

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

دسوال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 28 مارچ 2019ء بروز جمعرات بہ طابق 20 ربیع المرجب 1440 ھجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجیمہ۔	03
2	پی ایس ڈی پی 19-2018 پر بحث۔	04

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب شمس الدین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔ جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 28 مارچ 2019ء بروز جمعرات بہ طابق 20 رجب المربج 1440 ہجری،
بوقت شام 04:04 بجکر 55 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موئی خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی
ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

يَا يَاهَا الَّذِينَ امْنَوْا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ حَ وَمَنْ يَفْعُلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ ﴿٥﴾ وَإِنْفَقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاهُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخْرَجْتَنِي إِلَى أَحَلٍ قَرِيبٍ لَا فَاصْدَقُ وَأَكُنْ مِنَ الصَّلِحِينَ ﴿٦﴾ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ط وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٧﴾

﴿پارہ نمبر ۲۸ سورہ المناقون آیات نمبر ۹ تا ۱۱﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! غافل نہ کر دیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں۔ اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا اس سے پہلے کہ آپنے تم میں کسی کو موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں۔ اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو جب آپنچا اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ دومنٹ ملک صاحب! یہ مہمان آئے ہوئے ہیں ان کو میں خوش آمدید کہہ دوں۔ ہم معزز نمبر ان قومی اسلامی بوجتنان اسلامی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں ساتھ ہی یونگ پولیٹیشن فیلوشپ پروگرام کے وفد اور یونیورسٹی لاء کان لج کوئٹہ کے طلباء کو بھی بوجتنان اسلامی آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ (فائدہ حزب اختلاف): جناب اسپیکر! ہم آپ کے مشکور ہیں آپ نے مہربانی کی، جو ریکارڈ ہے پی اینڈ ڈی کا، وہ آپ کے حکم کے تحت یہاں ایوان میں لایا گیا ہے۔ اُس کا تھوڑا سا میں ایک جو اصل لفظ ہے، وہ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا:

And to enclose here with the authorization release position of ongoing and new schemes during the current financial year 2018-19, placed at F.a and F.b.

جناب! یہ تو ایک lump sum ہے اور اس صورتحال میں یہ کسی کے سمجھ میں آیا گا ہی نہیں۔ ہماری گزارش ہوگی کہ آپ اپنی صدارت میں پی اینڈ ڈی کے جنہوں نے یہ release کیا ہے جنہوں نے authorization کیا ہے ان کو بلا لجھے گا۔ اور ان کے بلانے کے بعد تاکہ پتہ چلے کہ کوئی اسکیم ہیں کہاں کب release ہوئے ہیں۔ دوسری بات کل جب ہمارے فاضل اور انتہائی معزز حکومتی ارکان سے بات ہوئی تو ان کا فرمان تھا کہ new-schemes کے بارے میں تو ہم نے contradiction کئے ہیں اور on-going کے باوجود ہم نے contradiction کے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اور بالکل اس کے پیسے contradiction نہیں ہوئے ہیں۔ تو یہ apparent ہے۔ اُن کی بات بالکل صحیح ہو سکتی ہے اور یہ جو انہوں نے کاغذ بھرے ہیں اس سے پہلے بھی جناب! اس طرح کے کئی ہر روز اخبارات میں بھی آ جاتا ہے کہ جی ٹینڈر نوٹس، اگلے دن وہ cancel ہو جاتے ہیں اسامیوں کے اشتہار آتے ہیں پھر منسون ہو جاتے ہیں۔ تو خیر وہ clear کرینگے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں گورنمنٹ کے جو ہمارے نمبر ان ہیں ان سے ہم لوگ پوچھتے ہیں اس بارے میں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں آج کے جوان لوگوں نے table کیا ہوا ہے۔

میرا خڑھیں لانگو: جناب اسپیکر! ملک صاحب نے بات کی اس میں contradiction بھی ہے اس میں آپ روڈسیکٹر کے جو new-schemes کے جیسے پی اینڈ ڈی پارٹمنٹ نے دی ہیں۔ اس میں ایک اسکیم دی ہوئی ہے جبکہ یہاں contradiction جو انہوں نے کی ہیں اسکیم روڈسیکٹر میں انہوں نے دو اسکیمیں دی ہیں ایک کا پی ایس ڈی پی نمبر 3486 اور دوسرے کا پی ایس ڈی پی نمبر 2863 تو اس طرح کی چیزیں اب اسلامی

میں انہوں نے وہ کئے ہیں کہ اسمبلی کو بھی dark میں رکھ کے وہ چیزیں اسمبلی کے پاس بھوار ہے ہیں۔ اس میں جناب اپیکر! اس میں ایک کمٹی بنالیں آپ کے چیزبر میں ان تمام چیزوں کو ہم ان کے ساتھ discuss کر لیں تاکہ یہ clear ہوں۔ اس طرح پی اینڈ ڈی پارٹمنٹ والوں نے اس اسمبلی کو بھی گمراہ کرنے کی انہوں نے کوشش کی ہے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: جی شکر یہ۔ جی شناہ بلوج صاحب۔

جناب شناہ اللہ بلوج: **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**۔ شکر یہ جناب اپیکر سب سے پہلے تو میں گیلوں میں تشریف فرمایا اپنے معزز اکیں قومی اسمبلی اور یگ پولٹکل I think fellowship association کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں بلوجستان اسمبلی کے سیشن کو observe کرنے آنے والے colleagues کو اپنے میں پہنچ لے دنوں اپیکر صاحب نے رولنگ دی تھی۔ اُس رولنگ کو اگر اچھے طریقے سے پڑھا جائے، اُس رولنگ میں یہ تھا کہ تمام ایکیسوں کی تفصیلات دی جائیں۔ ٹھیک۔ جن کے against authorization ہوئی ہے۔ کن کن اضلاع میں ہوئی ہے کس مد میں ہوئی ہے اور کیا وہ authorizations یا وہ ڈولپمنٹ ایکیسوں جو کورٹ کے آڑ فیصلے کے مطابق ہوئی ہیں یا نہیں؟ دیکھیں! بات یہ ہے کہ یہ جو دو صفحے ہیں یہ جناب اپیکر! آپ کی اس معزز کری، اس معزز چیز کے شایان شان نہیں ہے۔ اتنا بڑا بلوجستان سیکرٹریٹ پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ کا محلہ یہ ہیں going on اور یہ جناب والا new۔ ایک ٹیبل بنائے کچھ دیا جس میں منیریز کے نام ڈال دیئے گئے ہیں ایلوکشن، authorization، پروجیکٹ کہاں ہے، کونسے پروجیکٹ کے against ہوئے ہیں۔ لئے پرسٹ complete ہوئے ہیں، کس حلے میں یا کس ڈسٹرکٹ میں ہے۔ ہم یہ تفصیل چاہتے تھے otherwise ہم بھی سارے پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ ہمیں بھی پڑھا اس لئے پی ایس ڈی پی کے ہم debate لائے تھے۔ جناب اپیکر! آپ کو یاد ہوگا میں آپ کو تھوڑا سا چیچھے لیجانا چاہوں گا 23 ستمبر 2018ء کو جب ہم اس اسمبلی میں منتخب ہو کے آئے، اگست میں پہلی ہماری حلقہ برداری ہوئی ہم نے یہ تھی کیا کہ بلوجستان کو ایک بڑی ڈولپمنٹ اس کا فریم ورک ہے paradigm shift جو ہے ڈولپمنٹ کا، particularly ہم بلوجستان کو دینا چاہتے ہیں۔ ستر سالوں کی محرومیوں سے بلوجستان کو یہ جو ہمارا بنس as-usual کی جو پالیسی ہے، جس میں حکومتیں آتی ہیں پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ کا ہمارا دیکھا نوی ملکہ ہے۔ نئی تفہیم رات ہوتی ہے۔ کچھ ادارے اس کی filteration کرتے ہیں اور اس کے بعد بلوجستان

میں ہر پی ایس ڈی پی بارہ سے پندرہ ہیں ارب lapse ہو جاتے ہیں۔ اور جو خرچ بھی ہو جاتے ہیں وہ کرپشن کی نظر ہو جاتے ہیں۔ بلوچستان نے کرپشن میں اپنا نام بنالیا ہے۔ گوکہ بلوچستان غربت میں سب سے زیادہ بدنام ہونا چاہیے تھا۔ بلوچستان میں جہالت سب سے زیادہ ہے، بلوچستان میں بھوک سب سے زیادہ ہے، افاس زیادہ ہے، بد نظمی سب سے زیادہ ہے، بد انتظامی سب سے زیادہ ہے، اداروں کی تباہ حالتی سب سے زیادہ ہے، لیکن بلوچستان کا نام کرپشن میں کیوں مشہور ہوا۔ اس لئے ہوا کہ پلک سیکٹر ڈولپمنٹ پلان یہاں 1972ء کے بعد اس ادارے کا قیام ہوا:

The public sector development plan never have been discussed in this Assembly in length.

کبھی بھی تفصیل کے ساتھ نہیں ہوا۔ ہم نے وہ قرار داد لائے۔ یہ اخبار گواہ ہے:

All debates in Balochistan Assembly over provincial PSDP. The Balochistan Assembly session on Saturday prolonged.

اس میں ساری تفصیل دی ہوئی ہے جس میں ہمارے گھنٹوں، گھنٹوں میں تقریریں جو ہم نے ستمبر میں کیں۔ ہمیں یہی ڈر تھا کہ جب ہم ستمبر سے 2018ء، ہم 2019ء میں پہنچیں گے۔ exactly یہ ہمارا idea تھا کہ ہمارے ساتھ یہ ہونے جا رہا ہے۔ بلوچستان میں ترقی کا عمل بھی روک جائیگا بلوچستان میں جو ترقیاتی عمل کے حوالے سے جو ایک ثابت قدم ہمیں اٹھانا چاہئے وہ بھی نہیں اٹھ پائے گا۔ بلوچستان میں جو پی ایس ڈی پی PSDP کو ٹھیک کرنے والے ہیں، یہ 2016ء سے، یہ ایک petition ہے میرے سامنے، 2016ء میں ہمارے ایک دوست ہیں colleague ہیں، بڑی اچھی social activists ہیں۔ جناب عالم مندو خیل صاحب نے جب اس وقت لگایا۔ اس میں انہوں نے، ان کا prayer کیا تھا؟ اس وقت اسمبلی تھی اس نے پانچ، چھ بڑی ثابت باتیں اپنے petition میں کیں۔ petition کا لب لباب یہ تھا کہ جناب والا! پرو انشل اسمبلی آف بلوچستان کے روڈ آف پرو سیجرز کو follow کیا جائے۔ اُنمیں جناب والا! request میں عدالت سے یہ تھا کہ بلوچستان گورنمنٹ روڈ آف بنس 2012ء کو فالو کیا جائے اس میں پلانگ کمیشن کی manual guide lines جو سپریم کورٹ کے 2013ء کے فیصلے کی روشنی میں، یہ سپریم کورٹ کا مکمل فیصلہ میرے ساتھ پڑا ہے، جو اس وقت جو سابقہ ہمارے وزیر اعظم تھے راجہ پرویز اشرف والا۔ تو راجہ پرویز اشرف کے کیس میں سپریم کورٹ نے ایک تفصیلی آرڈر جاری کیا۔ اس کے بعد یہ manual، یہ

پانچ، چھ چیزیں اس prayers کی بنیاد پر مانگی گئیں، وہ کیسیں ابھی تک بلوجستان ہائی کورٹ میں اس وقت زیر بحث ہے۔ جناب والا! اس کا جو آخری فیصلہ ہے وہ ابھی تین چار دن پہلے آیا ہے۔ بیس تاریخ کو آخری فیصلہ نہیں یعنی جو latest فیصلہ ہے جو تازہ ترین فیصلہ ہے وہ آیا ہوا ہے۔ اور جناب اسپیکر! میں اپنے معزز دوستوں کے لئے، خدارا! اپنے گلے میں خود پھندہ نہ ڈالیں۔ کورٹ کے جو بھی آرڈر رز ہوئے ہیں پی ایس ڈی پی کے متعلق ان کی یہ حکومت مسلسل violate کر رہی ہے۔ اور ہمیں اس میں چھنسنے کا ڈر نہیں ہے، ہم تو اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ دو بڑے نقصانات ہو رہے ہیں ایک تو ہمارے معزز دوستوں میں سے کافی دوست مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بلوجستان کے اندر بلوجستان میں جو ڈولپمنٹ کا فریم ورک ہے، idea تھا Revolutionaries Modernise اور جو کیا کہتے ہیں کہ وہ ثابت اور باعمل جو ترقی کا عمل ہے وہ بالکل چلے گا نہیں، وہ شروع ہی نہیں ہو گا اور نہیں ہوا۔ اس کورٹ کے فیصلے میں جناب والا! میں صرف پڑھ کے بتاتا ہوں آپ کو اور مختصر سا ہے بہت ضروری ہے اس لئے کہ اگر even ہمارے ساتھ یہ بھی کریں گے کوئی اسمبلی میں فنڈرپر، constituencies ممبران کو نہیں ایم پی ایز کو ہمیں پیسے نہیں چاہیے ہم زندگی بھرا س بات کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ بلوجستان کا ہر شہری ٹوب سے لیکر گوادریک، چمن سے لیکر جعفر آباد تک، حب سے لیکر روڈ ملازی تک، جدھر تک بھی ہے وہ یکساں حقدار ہیں پانی کا، روزگار کا، صحت، کا اچھی سڑک کا، اچھی صحت کی سہولتوں کا۔ ہم یہ تفہیق نہیں کریں گے کہ ہم حکومت میں آئے ہیں یا ہم کل حکومت میں آئیں گے ہمارے لئے کچھ خصوصی شہری ہو گے اور کچھ عمومی۔ یہ خصوصی، عمومی، اپنی، اپنی citizen کا یادو کہتے ہیں extra-ordinary citizen concept ہمارے پاس نہیں ہیں۔ جناب والا! کورٹ کا میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں کورٹ نے فیصلہ دیا ہے ہیں، تیس اور 2019ء کا تازہ فیصلہ ہے۔

The suggestions so given by the Petitioner are reasonable therefore, the government should consider the same.

اور اس petition میں وہی ساری جو ڈیبیٹ ہم نے کی تھی ستمبر، اکتوبر 2018ء میں کہ پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ کا بورڈ بننا چاہیے پی اینڈ ڈی کا پنجاب کے طرز پر۔ monitory evaluation کی جو اس کی کمیٹی بنی چاہیے تھی فنڈر کی تقسیم کا ایک equitable ایک distribution کا فارمولہ بننا چاہیے اور اس کے علاوہ جناب والا! آپ کے پاس ایک پروفیشنل پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ ہونا چاہیے اور لانگ ٹائم پلانگ کریں۔ یہ چھ مہینے، سات مہینے والی پلانگ نہیں کریں۔ تو کورٹ کہتا ہے:

The Chief Secretary with consultation of the ACS should take immediate steps for the posting of the required officers to functionalize, the monitoring and evaluation wing of the planning and development department at divisional level.

یعنی ڈویژنل لیول پر پلانگ اینڈ ڈپلمٹ یا کورٹ کے آرڈرز ہیں جناب والا! ان پر عملدرآمد، کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ پسیے ابھی اس وقت ہمارے حساب کے مطابق بلوچستان کی حکومت نے اٹھائیں ارب روپے release کئے ہیں۔ 28 ارب کا ہم ممبران اسٹبلی کو پڑھنے ہیں ہے کہ وہ کہاں خرچ ہوئے ہیں؟ اور جب ہم پوچھتے ہیں تو پھر وہ وصفیہ کا غذجھن دیتے ہیں ہمیں نہ اسکیم کا نام کا نہ اس کی beneficiaries کی تعداد کا پتہ ہے نہ اس کا ڈسٹرکٹ نہ اس کی لوکیشن نہ اس کی منشی نہ اس کے ڈیپارٹمنٹ نہ اس کے responsible لوگوں کا پتہ ہے۔ تو کورٹ نے کہا تھا کہ ڈویژنل لیول پر آپ اس ایک اینڈ ڈی، آف دی پلانگ اینڈ ڈپلمٹ۔ اس کے علاوہ The idea of the P&D board یہ ہمارا ہی جب ہم 22 ستمبر کے بعد سے لیکر دو اکتوبر تک جب ہماری ڈیبیٹ ہوئی تھی اُس میں آپ کو یاد ہو گا کہ سب سے زیادہ ہم نے emphasis کیا تھا۔

The idea of planning and development board is excellent which will be responsible for designing, assessing, viability, monitoring of schemes for the benefit of public at large. Similarly after the 18th constitutional amendment more funds are entrusted to the provinces.

یعنی صوبوں کو اٹھا رہو یہ ترمیم کے بعد بہت پسیے ملے ہیں:

Thus it is for provincial government to spend the amount in all districts accordingly.

یہ بلوچستان ہائی کورٹ کا 20 مارچ 2019ء کا فیصلہ ہے، سات دن پہلے کا۔ اور اگر یہ تقسیم ابھی اٹھائیں گے یہ جو آپ کے آفس کو یہ جا گیا ہے، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں بلکہ وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف ہے۔ میرا ڈسٹرکٹ نو ہزار، خاران نو ہزار چار سو چھاس square kilometer پر مشتمل ہے۔ پانی

کی مد میں گزشتہ نو مہینے میں ایک روپیہ میرے ڈسٹرکٹ میں ریلیز نہیں ہوا ہے۔ میرے ڈسٹرکٹ میں روڈ، سخت اور ایجوکیشن کی مد میں ایک روپیہ ریلیز نہیں ہوا ہے۔ یا تھا کیسے ارب روپے کیسے فلٹر ہوئے۔ کہاں ہے یہ فلٹریشن پلانٹ جو پیسوں کو اسکیموں کو فلٹر کرتا ہے اور پھر کچھ مخصوص علاقوں اور ڈسٹرکٹوں کو بھیجا ہے چند اسکیموں کو بھیجا ہے۔ اسکیموں کی فلٹریشن پلانٹ کا نہیں سنتا ہے۔ تو کہتا ہے:

Thus it is for provincial government to spend the amount in all districts accordingly, as such the provincial government was supposed to constitute.

ہم نے کہا تھا کہ اب سینیس بہت ہی supposed to constitute the forum to decide a formula for the distribution of funds amongst the districts. But because of non-availability of such forum there is no formula for that judicious.

بعنی انصاف پرمنی : distribution of funds

in this behalf of provincial finance commission would be appropriate an forum.

سر! میں کورٹ کا فیصلہ پڑھ رہا ہوں۔

جناب اصغر خان اچکزی: جناب اپنیکر! شاء صاحب کورٹ کے فیصلے سنارہے ہیں اور یہ پی اینڈ ڈی کا آیا ہوا کاغذ ہے اس سے اس کو اتفاق نہیں ہے۔ تو ایک ایسی تجویز اس ایوان کو دیدیں کہ جس پر عمل پیرا ہو کر ہم سب ایک دوسرے کو مطمئن کر دیں۔

جناب ڈپٹی اپنیکر: آپ دومنٹ تشریف رکھیں میں ان کو۔ شاء بلوج صاحب! آپ کی بات میں نے سن لی ہے۔ detail میں آپ نے بات کی ہے۔ تو ان سے ہم لوگ، آپ تشریف رکھیں۔

جناب شاء اللہ بلوج: سر! کورٹ نے یہاں ایک نصر اللہ بھائی دیکھیں سر! ایک منٹ میں اسکو ختم کر رہا ہوں۔

جناب اصغر خان اچکزی: جناب اپنیکر صاحب! یہ کورٹ کا معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی اپنیکر: اصغر صاحب! آپ دومنٹ، آپ کو میں سنتا ہوں۔

جناب شاء اللہ بلوج: میں نے تو آپ کو اس حکومت کو مورداً لازام نہیں ٹھہرایا میں نے یہی کہا کہ یہ پیشیں

جناب اپسکر! میں ختم کروں۔

جناب ڈپٹی اپسکر: میں بتاتا ہوں۔ order in the House سردار صاحب! آپ تشریف رکھیں میں بتاتا ہوں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں (وزیر خوراک و بہبود آبادی): ایسے نہیں چلے گا اس طرح بھی نہیں ہے کہ آپ کورٹ کے فیصلے اور ساری چیزیں یہاں پر کریں۔ ٹائم مقرر کریں جتنا اُسکا right ہے اُتنا میرا ہے۔ اس پر ہم سے جواب لیں۔ ہم انکوں رہے ہیں۔ جناب اپسکر! آپ ٹائم مقرر کریں لیڈر آف دی ہاؤس، اپوزیشن لیڈر اور پارلیمانی لیڈر کا ٹائم مقرر کریں۔ اُس میں وہ بولیں ہم patiently سنتے ہیں، ہم بولیں گے وہ patiently سئیں۔ اگر یہ پرکیش ہے اگر ڈیک بجانا ہے تو اتنے ڈیک یہاں بجھتے رہیں گے تو اُس کی آواز بھی نہیں جائیگی۔

جناب ڈپٹی اپسکر: چلیں آپ تشریف رکھیں شاء بلوج! آپ اپنی بات مختصر کریں۔ order in the House اچکزی صاحب! تشریف رکھیں اسکے بعد میں آپ کو اور سردار صاحب کو بولنے کا موقع دوں گا۔

جناب ڈپٹی اپسکر: بن مختصر کریں ایک منٹ آپ کے پاس ہے۔ order in the House جی شاء صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوج: شکریہ جناب اپسکر صاحب! ایک چیز بڑی اہمیت کی حامل ہے میرے دوست میرے لیے قابل احترام ہیں۔ میں آپ کو کیونکہ اگر آپ لوگوں نے یہ فیصلہ نہیں پڑھا ہے، میں آپ کو ایک مشکل اور مصیبت سے بچا رہا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے جناب اپسکر! دیکھیں کورٹ کا فیصلہ اس لیے ضروری ہے، کورٹ کا فیصلہ پڑھنا میرے اس لیے یہاں ضروری ہے کہ ہم چار ہے تھے کہ ہم نے جو تجویز ستمبر 2018ء میں دیں، اگر اس وقت آپ لوگ سنجیدگی سے اُس پر عمل کرتے، اپوزیشن کے ساتھ بیٹھتے، پی ایس ڈی پی کو اس اسمبلی میں لے آتے، اس کو revise کرتے، اس کو یہ اسمبلی کے جو روز آف برنس ہیں جناب اپسکر! پلانگ کمیشن کے manual کے تحت بناتے، ہماری monitoring and evaluation committees کی ہوتی۔ اچھا جناب والا! ایک لفظ کورٹ کا بولنا اور پڑھنا بہت ضروری ہے۔ کورٹ ہمارے لیے قابل احترام ہے۔

جناب اصغر خان اچکزی: جناب اپسکر! یہ فیصلہ کورٹ کا ہے، جائیں کورٹ مزید بھی پی ایس ڈی پی بند کروائیں۔ پہلے بھی لوگوں نے بند کروائی ہے یہ بھی بند کروائیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ یہ بوجستان کے عوام کے لیے

کیا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اصغر خان صاحب! ایک منٹ یہ بات پوری کر لیں۔

میر اندر حسین لاغو: جناب اسپیکر! آدھے بلوچستان کے فنڈز یہ چرانا چاہتے ہیں، ہم فنڈز کو بچانا چاہتے ہیں۔

جناب شناع اللہ بلوج: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔ میرے ساتھ بھی پڑا ہوا ہے آپ مہربانی کر کے آپ ختم کر دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اذان شروع ہے۔

(خاموشی۔ اذان عصر)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ جی شناع صاحب۔

جناب شناع اللہ بلوج: جس طرح آپ نے آرڈر کیا آپ کے احترام میں، میں صرف دو آخری ایک جو کورٹ کے۔ ہم سب کے لیے قابلِ افسوس ہوتا ہے کہ جب کسی حکومت کے حوالے سے کورٹ کے اس طرح کے آتے ہیں۔ پیرا 3 ہے:-
Remarks

We have observed that the government is not clear about different orders of this Court. Therefore once again it is reiterated that the constitutional petition has been filed for its limitation of the judgment of the Honourable Supreme Court.

یعنی ہماری عدالت یہ کہتی ہے کہ یہ جو موجودہ حکومت ہے، وہ کورٹ کے آرڈر کے بارے میں clear نہیں ہے۔ اور آخر میں جو ایک لفظ استعمال کیا گیا ہے:

to the government for the implementation of the judgment of the Honourable Supreme Court. But it seems that the government is confused.

یہ کورٹ کے آرڈر میں ہے فیصلے میں ہے اگر:

thus for the implementation of the judgment of the Honourable

Supreme Court, the government should follow.

یہاں جناب والا سے لیکر نتک کافی points ہیں۔ اس فیصلے کے دو تین اور صفحات ہیں۔ میں آخر میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہوں گا۔ یہاں محترم جام صاحب اس وقت نہیں ہیں، وزیر اعلیٰ بوجتنان ہیں انہوں نے یہاں ایک تو commitments کی ہیں۔ اور وہ August House ہے۔ یہ جام صاحب کا بیان ہے 2 اکتوبر 2018ء کو ہماری تقریروں کے بعد suggestions on PSDP from members will be taken seriously اس پر یہ ساری تفصیل ہے میری تقریر کی تفصیلات ہیں جام صاحب کی تقریر کی تفصیلات ہیں۔ اور یہ اس میں انہوں نے دو تین وعدے کیے ہیں۔ نمبر 1 کہ ہم ایک شائع کریں گے بوجتنان کے 18 سال میں پی ایس ڈی پی میں جتنی اسکیمیں تھیں۔ کتنے white paper پر کام ہوا کتنے پر نہیں ہوا، کتنی اسکیمیں جو ہیں وہ اس وقت خراب ہوئی ہیں یا ان پر مکمل عملدرآمد نہیں ہوا۔ اربوں روپوں کا بوجتنان کا جو loss ہیں white paper white paper بوجتنان میں ابھی تک انہوں نے شائع نہیں کیا ہے۔ دوسرا commitments انہوں نے یہ کی کہ اپوزیشن ارکین کے ساتھ میں کرنے کے آئک ٹینکنگ کمیٹی بنائیں گے جو پی ایس ڈی پی کو review کر گی۔ review کرنے کے بعد اسکیمیں جو public interest individual natures کی اسکیمیں جو ideas میں نہ ہوں جو large-scale، بڑی اسکیمیں نہیں ہیں۔ انکو کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں نکال کر ایک اچھی پی ایس ڈی پی بوجتنان میں revised پی ایس ڈی پی یہاں لائیں گے۔ جس کے لیے ہم نے انکو ideas دیئے ہیں۔ ہم نے ان کو کہا کہ ہم انکو cooperate کرنا چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! تو اس لیے اس ہاؤس میں جو commitments ہوتی ہیں، اُنکے فیصلوں کے احترام میں 22 اکتوبر 2018ء کو جو فیصلہ ہوا تھا، اُسکی implementation آپ پابندی بھی کرتے ہیں۔ کورٹ کے جو فیصلے ہوئے ہیں اور آپ سے یہ کہتے ہیں آپ ایک رولنگ دیس کہ پی ایس ڈی پی پر جتنی بھی کارروائی ہے اُسکو وک دیا جائے۔ ایک تو اس اسٹبل کی۔ اس اسٹبل میں ہونے والی commitments کی خلاف ورزی ہے اور جو کورٹ میں اس وقت کیسے چل رہا ہے اس کی خلاف ورزی ہے۔ تیسری اور آخری بات بالکل انہوں نے صحیح کہی کہ ہمارے پاس اس وقت راستہ نہیں ہے۔ جو حکومت فیصلے پوری نہیں پڑھتی ہے، ہم کورٹ جائیں گے۔ ہم اپنے حق کے لیے جائیں گے۔

بلوچستان میں پروگرامی کے خاتمے کے لیے جائیں گے۔ بلوچستان میں منصافانہ، مساوی تقسیم جو فنڈز کی ہوتی ہے، فارمولے کے لیے ہم کورٹ کے دروازے پر جائیں گے۔ کیونکہ جب جمہوری حکومتیں دو صفحے کا فیصلہ پڑھ نہیں سکتیں۔ اور کورٹ خود کہتا ہے کہ وہ confused ہے۔ ہم ایسی حکومت کے سامنے مثال بیٹھنے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں اُس کے ساتھ بات کرنے کے لیے بھی تیار نہیں ہے۔ شکریہ جناب اپیکر۔

جناب ڈپٹی اپیکر: شکریہ، سردار عبدالرحمن کھیتران! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر خوارک و ہبود آبادی): فلور مجھے دیا گیا ہے جناب۔ thank you

جناب اپیکر صاحب! ہمارے ایک فاضل دوست نے پہلے نمبر پر ان دو pages کا حوالہ دیا ہے۔ اور اُس نے کہا کہ اس August House میں اُس کے اپیکرنے ایک رونگ دی اور اُس کی violation ہوئی ہے۔ اس رونگ کی کاپی ہے میرے پاس جناب اپیکر صاحب:

During the course of discussion in Provincial Assembly on point of public importance raised by Malik Sikandar Khan Advocate, Leader of the Opposition and other honourable Members from opposition in the sitting held on 25th March 2019 appraised the House that Government of Balochistan, Planning and Development Department releases billions of rupees ignoring the constituencies of the opposition benches Members. They requested the honourable Speaker to intervene into the matter by issuing and appropriate ruling on the keen desirous of the honourable Members, the honourable Speaker has given following in ruling. "Secretary Assembly may write to the Additional Chief Secretary Development, Government of Balochistan, Planning and Development Department to submit report regarding PSDP releases explaining the status of the authorization of the funds for new and ongoing schemes during current financial years 2018-19 by the P&D department on 27th March 2019. It is therefore requested in keeping of view of ruling of

honourable Speaker detail report 28 march. .

آگے کہہ رہا ہے کہ 28 مارچ کے لیے اس میں کئی پر بھی نہیں ہیں رولنگ میں کہ جی wise schemes آپ کو اس کی report submit کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شناصر صاحب! میں کہہ رہا ہوں کہ اجازت نہیں ہے۔

وزیر خوراک و بہبود آبادی: جناب اسپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ میں ایک غریب ثاث کا پڑھا ہوا بندہ ہوں، ہم اپنے کو کہتے ہیں ٹائیرین۔ میرے honourable فاضل دوست ماسکو میں بھی پڑھے ہیں، باہر بھی پڑھے ہیں مجھ سے بہت اچھی طرح انگریزی جانتے ہیں۔ انگریزی میری مادری زبان نہیں ہے، میری مادری زبان مجھے اُس پر فخر ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ کوئی اتنی بڑی چیز نہیں ہے کہ اس پر ہم ایک دوسرے کو page 2 کی دلکشی 1-ongoing page کے کے کیا یا releases کی یا new کا ہے، ہم نے جتنی authorization کی یا sector wiselivestock, forestry, fisheries, industries وغیرہ وغیرہ ہم نے ان کو یا detail اگر میرے دوست اس چیز سے مطمئن نہیں ہیں۔ جس type we are here میں چاہتے ہیں۔ سر! اس حد تک ہم جانے کو تیار ہیں کہ یہ سیشن دو تاریخ تک ہیں۔ یہ question اسی اجلاس میں لے آئیں، ہم پوری کی پوری detail ان کو دینے کو تیار ہے آپ کے honourable leader of chamber میں بیٹھ کر ہمارا ACSI میں بیٹھے گا چونکہ P&D کا حکمہ میرے the house honourable member cabinet کے کسی کو وہ کریگا ہم انکو مطمئن کریں گے ضلع wise یو نین depute sector پر۔ اس کی پوزیشن یہ ہے اس پر ہم نے۔ میں ہمیشہ ان بھائیوں سے کہتا ہوں کہ ہم بھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ میں مانتا ہوں کہ کوتاہی ہو رہی ہے، ہم میں بیٹھ کر اس صوبے کی بھلانی کی بات کرنی ہے ماضی میں کیا ہوا کیا نہیں ہوا ہم اس میں جانا نہیں چاہتے۔ جناب اسپیکر صاحب! ماضی کے چیف منسٹر صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں ماضی کے منسٹر بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ کل تک جو ادھر تھے آج ادھر ہیں کل ہم ادھر تھے آج ادھر ہیں۔ یہ ایک musical chair politics ہے کوئی چیز اس میں حرف آخر نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! ہم نے ادھر مہنگیں لگائی ہوئی ہے کہ ساری زندگی ہم نے ادھر بیٹھنا ہے۔ ہمارا ایک گھنٹے کا ایک منٹ کا بھی پتہ نہیں ہے کہ کل ہم ادھر ہوں یہ ادھر ہوں۔ ہم نے اس بلوچستان کے حوالے سے ہم سب کا یہ

ایمان ہے یہ نظریہ ہے کہ یہ پسمندہ صوبہ ہے۔ پسمندہ صوبے اور ان غریب عوام کی بھلائی کیلئے ہم نے مل بیٹھ کر کرنا ہے۔ آج بھی میں اپنے قائد کی بات پر قائم ہوں کہ ہم کبھی بھی نہیں چاہیں گے کہ یہ پورا آدھے کو ہم ignore کر دیں اور اس آدھے کی ہم خیر مناتے رہیں۔ اگر یہ یہ آنکھ ہے تو یہ یہ آنکھ ہے۔ ہمارے لیے ہر لحاظ سے قبل احترام ہیں۔ اب آتے ہیں جناب اپسیکر صاحب! کورٹ کی طرف۔ میرے فاضل دوست نے کورٹ کا حوالہ دیا ہے مارچ کا۔ میں نے بھی ایک چھوٹی سی ڈگری لی ہے جسکو LB law کہتے ہیں۔ میرے فاضل دوست نے جو حوالہ دیا ہے کہ کورٹ نے فیصلہ دیا ہے۔ ابھی تک کورٹ کا کوئی فیصلہ جناب اپسیکر صاحب! نہیں آیا۔ آتی ہیں کیس چل رہا ہوتا ہے۔ اس میں observation ہے فاضل نج صاحبان کی directions آتی ہیں۔ اس پر advises یا direction آتی ہیں۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ جی منصفافہ تقسیم ہونی چاہیے اضلاع پر۔ پرانے کمیشن کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ سپریم کورٹ کا جو فیصلہ ہے رحیم زیارت والاؤ اس کی روشنی میں۔ ہم کورٹ کے بارے میں، contempt of court کے بارے میں تصور بھی نہیں کر سکتے جناب اپسیکر صاحب! اس کی روح کے مطابق میں ذمہ داری سے ایک ذمہ دار مفسٹر ایک ذمہ دار ممبر کی حیثیت سے میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی بھی ہماری حکومت اسیاقدام نہیں کر گی جہاں پر سپریم کورٹ کا کوئی فیصلہ آیا ہے اسکی violation ہو۔ کیونکہ ان سے پہلے ہم suffer کریں گے۔ ہماری گورنمنٹ suffer کر گی contempt of Court میں یا ہم یہاں اس معزز ایوان کے سامنے کوئی ایسی commitmen نہیں کریں گے جس میں ہم contempt of this august House کے زمرے میں آجائیں۔ الہڑایہ چیزیں اب ہمیں آئے ہوئے کوئی سات آٹھ مہینے ہو گئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں، میری خواہش ہے۔ شاید اپوزیشن جانتی ہے میں اللہ کو حاضر و ناظر کر کے کہتا ہوں کہ میں اپنے سے زیادہ ان کیلئے fight کر رہا ہوں گورنمنٹ میں کہ وہ بھی منتخب نمائندے ہیں۔ ہم نے ہر اس طبق پر جو جس حد تک ہم جاسکتے ہیں، ہم نے انکو obligate کرنا ہے۔ ہم نے اُنکے مشورے لینے ہیں۔ چاہے وہ ایڈمنیسٹریشن سائیڈ سے ہوں، چاہے ڈولپہنٹ سائیڈ سے۔ آپ لوگوں کا خدا حاضر ہے۔ میں ابھی آج پندرہ، میں منٹ اس ایوان میں وہ معزز رکن موجود ہے کہ میں نے کیا کہا۔ ہیں کوتا ہیاں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کوتا ہی نہیں ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ۔ جہاں تک کورٹ کا سوال ہے تفصیلی اس پر جو observations آتی ہیں آج تک۔ بارہ، چودہ نمبر تک جو بھی ہیں گورنمنٹ کی PSDP کے سلسلے میں releases کے سلسلے میں۔ ہم نے تفصیلی جواب بنائے ہیں جناب اپسیکر! اب ہم جا رہے ہیں کورٹ میں فائل سلسلے میں۔ ہم کورٹ سے advise لینا چاہتے

ہیں فیصلے کی صورت میں کہ وہ ہمیں کیا advise کرتا ہے۔ کہ آرڈر شیٹیں تو پچاس سال تک ختم نہیں ہونگیں۔ جیسے آپ کے دیوانی کیسز ہوتے ہیں، یہ کیس دیوانی صورت اختیار کر گیا ہے۔ 2016ء سے لیکر آج 2019ء میں ہم کھڑے ہیں۔ ماضی میں میں نہیں جانا چاہتا کہ 2016ء سے پہلے کیا تھا۔ عالم صاحب میرے لیئے قابل احترام ہیں۔ وہ بھی میری طرح شاید، میں تھوڑا اساز یادہ بزرگ ہو گیا ہوں۔ مجھ سے تھوڑا سا کم بزرگ ہو گا۔ وہ بھی اسی بلوجستان کا رہنے والا تھا۔ انہی ایوانوں میں ہم نے اُسے دیکھا ہے۔ انہی منسٹروں کے کمروں میں ہم نے دیکھا ہے۔ وہ جہاں سے تعلق رکھتا ہے وہ اس صوبے کا حصہ ہے۔ 2016ء سے پہلے وہ کہاں تھا، کیا تھا؟ اس گھر ای میں آپ بھی جناب اپیکر صاحب! سمجھتے ہیں اور ہم بھی سمجھتے ہیں۔ میں آج commitment دیتا ہوں اس پورے ایوان کو۔ ہم ہر حالت میں، ہماری گورنمنٹ اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلنا چاہتی ہے۔ دو قدم ہم بڑھتے ہیں اور دو قدم یہ آگے آئیں۔ نظریہ ایک ہے کہ پاکستان زندہ باد۔ بلوجستان کی محرومیوں کو دُور کرنا، چاہے وہ روزگار کے سلسلے میں ہے، ترقی کے پیسے کے حوالے سے ہے۔ کسی ضلع کو، کسی حلقتے کو ignore کرنے کے حوالے سے ہے۔ اُس میں ہم بیٹھنے کو تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: شکریہ سردار صاحب۔

وزیر خوارک و بہبود آبادی: جی۔ نہ میرے قائد ایوان نے اس چیز سے bailout کیا ہے۔ نہ میرے یہ ساتھی جو ٹریپلری پنځور پر ہیں یہ bailout کرتے ہیں، بسم اللہ۔ احتیاج سے کچھ نہیں ہو گا۔ ڈیک بجائیں گے، ہم بجائیں گے۔ ایک وہ سلسلہ فائل کچھ نہیں ہو گا۔ میں دست بستہ گزارش کرتا ہوں ساتھیوں سے ملکر بیٹھیں۔ میں انکے پاس جانے کو تیار ہیں۔ میرے قائد ایوان انکے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔ بلوجستان کے حوالے سے۔ پاکستان کے حوالے سے ہم ہر حالت میں تیار ہیں۔ Thank you very much.

جناب ڈپٹی اپیکر: شکریہ جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: شکریہ جناب اپیکر! جناب اپیکر! کچھ دن جب میر عبدالقدوس بنزنجو اجلاس کو چیز کر رہے تھے، تو اُس دن دوستوں نے دونوں اطراف سے PSDP سال 19-2018ء کے بارے میں باتیں کیں۔ جو بھی authorizations وغیرہ جو بھی ڈیپارٹمنٹس کیلئے آئے ہیں تو وہ ایسا ہے کہ جو وقت دیں تاکہ ایوان کے دونوں اطراف سے معزز اراکین، اپیکر صاحب کی صدارت میں بیٹھ کر وہ اس پر مذاکرات کریں اور بات کریں اور ایک خوبصورت راستہ بلوجستان کے عوام کی بہتری کیلئے بکال سکیں۔ جناب اپیکر! اس پر تو مجھے زیادہ بحث نہیں آتی۔ لیکن اس پر ہوا یہ تھا کہ اس پر ہم بیٹھ

کربات کریں گے۔ جس طرح ابھی سردار عبدالرحمٰن کھیڑان صاحب نے بات کی انہوں نے ٹھیک کہا کہ دونوں اطراف سے ایک مذکوری حزب اختلاف اور حکومتی ارکین کو نامزد کرتے ہیں اور آپ بھی نامزد کریں اس پی ایس ڈی پی 2019ء پر بیٹھ کربات کرتے ہیں، اس میں کوئی راکٹ سامنے کی بات نہیں ہے جناب اسپیکر! یہ ہمیں assurance دی گئی تھی۔ تو اس پر آپ رولنگ دیں کہ اس پر۔۔۔ آپ ڈپٹی اسپیکر صاحب ہیں لیکن آپ بھی ہمارے لیئے قابلِ احترام ہیں۔ تو آپ رولنگ دیں کہ اس پر ہم بھی اور آپ بھی آپ کی صدارت میں ہم بیٹھ کر اس پر بات چیت کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: شکریہ جناب اسپیکر۔ فلور پر آج بات کرتے ہوئے مجھے بڑا دکھ ہے۔ اس لیئے کہ اس ہاؤس کو اور اس ہاؤس کے ممبران جو ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو بہت عرصے سے ہمارے خاندانی تعلقات ہیں families کے تعلقات ہیں ایک دوسرے کو بہتر جانتے ہیں۔ بوجتانی ہیں اور ایک چھوٹی سی، بڑے سے صوبے کے تھوڑے لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اور ہم نے یہی assurance پہلے دن سے دی تھی۔ یہ روایت ہے کہ کچھ لوگ گورنمنٹ میں ہوتے ہیں اور کچھ اپوزیشن میں ہوتے ہیں۔ یہ چلتا رہتا ہے۔ ہم اپوزیشن میں ہیں آپ گورنمنٹ میں ہیں ویکم ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور پہلے دن سے ہم۔۔۔ (مداخلت) تھوڑی دیر بیٹھیں میں نے بھی نماز نہیں پڑھی۔ تو ہم نے پہلے دن سے گزارش کی تھی کہ ہم اس ہاؤس کو ایک مثالی ہاؤس پاکستان میں دکھائیں گے۔ نہ یقینی اسمبلی کی طرح ہوگا اور نہ یہ پنجاب اور KPK اور سندھ کی طرح ہوگا۔ ہم اپنی روایات کو سامنے رکھ کر اس کو چلائیں گے۔ اور ہم یہاں کے عوام کے ایک کروڑ چھیس لاکھ کے نمائندوں کے ہم collective، ائمکن نمائندے ہیں اس ایوان کے۔ اور اس غربت اور اس مجبوری اور بیچارگی کے شکار جو ہمارے لوگ ہیں ہم سب ائمکن نمائندے ہیں۔ اور ہم نے ان پر، سردار صاحب! آپ کی توجہ چاہیے۔ نہیں سُن کیسے رہے ہو؟ میں نہیں سُن رہا ہوں۔ آپ ادھر بات کر رہے ہیں تو میں نہیں سن رہا۔ لیکن میں نہیں بول سکتا ہوں اور آپ بول رہے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in the House

انجینئر سید محمد فضل آغا: تو گزارش یہ ہے کہ ہمیں پوری انکو یقین دہانی کرائی تھی اور یہ مختلف فورمز پر مختلف

حوالے سے ہمیں ہاؤس کے اندر یہ یقین دہنیاں بھی کرتے رہے۔ اور ہم اُس اپنی روایت کو سامنے رکھ کر ان پر اعتماد کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن ہم نے یہ دیکھا ہے کہ انہوں نے مختلف حوالوں سے یہ ہمارے جو اپوزیشن کے لوگ ہیں انکو انہوں نے ایک مذاق بنادیا۔ کبھی دوآدمیوں کی کمیٹی ہے۔ عبدالخالق ہزارہ صاحب ہیں فلاں ہے کہ جی ہم آپ کو یہ دیں گے۔ ہم کوئی بھکاری ہیں کہ یہ ہمیں دیں گے؟ یہ عوام کیلئے ہم مانگ رہے ہیں۔ نہ کمیٹی کی سفی جاتی ہے۔ پھر ایک کمیٹی محترم سردار صاحب بھوتانی صاحب کی سربراہی میں بنائی جاتی ہے۔ پھر ساتھیوں سے مذاق ہوتا ہے۔ پھر وہ کمیٹی غائب۔ پھر تیسری اور اب چوتھی کل سردار صاحب محترم نے بڑی اچھی زبان استعمال کرتے ہیں ہاؤس میں۔ اس ہاؤس کوئیرے خیال میں صحیح رکھنے میں انکا بڑا کردار ہے۔ کل یہ دو دفعہ آئے اور انکو خود پتہ ہے۔ یہ اپنی گریبان میں دیکھیں کہ یہ کیا انہوں نے ہمارے ساتھیوں کے ساتھ کیتے۔ تو ہم یہ اب سوچھنے پر، کہنے پر، یہاں یہ اپنی آواز پہنچانے پر اور عوام کو دکھانے پر مجبور ہوئے ہیں کہ پچھلے چھ مہینے یا آٹھ مہینوں سے جس طرح سے ہمیں دھوکہ دیا جا رہا ہے ہمیں ورغلایا جا رہا ہے۔ ہمیں کسی مشورے میں شامل نہیں کیا جا رہا ہے۔ بلوجستان کے معاملات کو ہم سے چھپائے رکھتے جاتے ہیں۔ کیوں ہم بلوجستانی نہیں ہیں ہماری بلوجستانیت پر شک ہے ہماری عوام دوستی پر شک ہے؟ نماہندگی پر اشک ہے؟ جتنے آپ ہیں شاید اس سے کم نہیں زیادہ ہم اتنے ہی بلوجستانی ہیں۔ جتنے آپ ہمدرد ہیں بلوجستان کے ہم اتنے ہی ہمدرد ہیں۔ آپ یقین جانیں اسپیکر صاحب! آپ کا سیکرٹریٹ ہے۔ چھ مہینے ہو گئے ہم نے مختلف مکملوں سے حال احوال پوچھا ہے۔ چھ مہینے میں کسی محکمے سے کوئی جواب نہیں آتا ہے۔ اب یہ ہم اور آپ نے مل کر اسکا حساب لینا ہے۔ یہ جو اربوں اور کھربوں روپے پچھلے دس سال سے خانہ خراب انکا ہوا ہے۔ یہ کہاں گئے؟ پچھلے سال میں بھی حساب۔ اس سال میں بھی حساب۔ اب چھ مہینے سے اگر کوئی۔ میں آپکو ریکارڈ بھی دیتا ہوں۔ کل بھی میرا، پرسوں سوال تھا کہ چھ مہینے سے پہلے کا دیا ہوا ہے ”کہ جواب موصول نہیں ہوا“۔ آج بھی یہاں جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ اگر ہمیں چھ مہینے کا اس سال سوال کا جواب آج نہیں ہوتا ہے تو اس کا مطلب کہ پانچ سال میں ہم تو کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو ہماری PSDP کے حوالے سے جو ہماری گورنمنٹ کے بھائی ہیں جو کیبینٹ کے ہمارے معزز اکیلن ہیں انکو پتہ ہے کہ وہاں کیا ہورہا ہے کیا نہیں ہورہا۔ اب سردار صاحب نے کہا اور نواب صاحب نے بھی اُن سے agree کیا کہ جی کل بیٹھ کر یہ جو دیئے گئے، اس پر بیٹھ کر۔ بھائی یہ اس طرح نہیں ہے۔ جب چھ مہینے کوئی ملکہ آپ نے کسی اکاؤنٹ کا حساب مجھ کو نہیں دے سکتی ہے تو پھر آپ کو دو دن میں ایڈیشنل سیکرٹری ڈوپلینٹ کیا حساب دیں گے کس طرح مطمئن کر دیں گے۔ آپ نہیں لے سکتے ہیں، بھائی!

آپ منظر ہیں گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے سوالات ہر منظر کے پڑے ہوئے ہیں۔ چھ، چھ مہینے سے کسی منظر نے جواب نہیں دیتے، جوابات موصول نہیں ہوئے۔ تو آپ ان سے پوچھ لیں کہ جواب کیوں موصول نہیں ہوا۔ حصول یہ ہے کہ ایک مہینے کے اندر جواب اس ہاؤس کے فلور پر آنا چاہیے۔ اس ہماری اسپلی کے سیکرٹریٹ میں آنا چاہیے۔ اس میں اسپلی سیکرٹریٹ کی بھی بہت مہربانی ہے ہم لوگوں کے ساتھ کہ یہ آپ لوگوں کو ٹینشن نہیں ہے۔ ورنہ میں تو یہ حق بجانب ہوں کہ اس ہاؤس میں ہم رہتے ہوئے ہم نے ان حقوق کا بھی استحقاق کیا ہے۔ پورے عوام کا استحقاق کیا ہے۔ ہم نے اس ہاؤس کو صحیح طرح کسی معاملے سے آگاہ نہیں کیا ہے۔ ہم نے یہ پیک کے حوالے سے اس ہاؤس کو کبھی اعتماد میں نہیں لیا ہے۔ آج تک صحیح طرح آگاہ نہیں کیا گیا ہے۔ ہمیں گودار کے معاملات میں اس ہاؤس کو اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے۔ صحیح طرح ہمیں آگاہ نہیں کیا گیا ہے۔ ابھی لینڈا یکوزیشن کی بات نہیں۔ یہ کچھ نہیں ہوا ہے۔ پھر اس ہاؤس کا یہ استحقاق ہے۔ ہم اور آپ اس کشتمیں یعنی اکٹھے ہی حصہ دار ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی privileges آپکے زیادہ ہونگے اگر کم ہونگے لیکن وہ بات نہیں ہے۔ لیکن اگر بلوجستان ڈوپتا ہے جس طرح ستر سال میں اس کا خانہ خراب ہو اے۔ اور آئندہ بھی یہ ہوتا رہیگا، تو ہم اور آپ اسکے برابر کے ذمہ دار ہیں۔ ہم نے آپ سے کوئی چیز مانگی نہیں ہے۔ اور اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے؟ اب ہمارے اس ۲۲، ۲۳ ۲۴، ۲۵ لوگوں کو ساتھ بٹھا کر ایک اعتماد میں لیتے کیوں نہیں ہیں بھائی! یہ پیسے نہ آپکے ہیں نہ ہمارے بلکہ یہ عوام کے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپلکر: شنکر یہ آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: ایک منٹ۔ اس طرح نہیں۔ یہ معاملہ کافی دریک چلتا ہا ہے۔ معزز اسپلکر صاحب! جب میں اس دن نہیں بول سکا۔ یہ پوری وہ باتیں ہیں جو نہ میری ذاتی interest کی ہیں نہ اپوزیشن کی interest کی ہیں۔ نہ ہمیں کوئی privileges چاہیے نہ ہمیں اعتماد چاہیے۔ ہمیں اس ہاؤس کی interest چاہیے۔ ہمیں اس ہاؤس کو ایک مثالی ہاؤس بنانا چاہیے۔ مجھے دکھ ہے کچھلے اس سیشن میں اس ہاؤس کو جس طرح ہم نے یعنی حکومت والوں نے مجبور کر کے اس ہاؤس کو تماشا بنا یا۔ اور وہ پاکستان میں ایک تماشا بنا ہوا ہے۔ لوگ ہم پر باتیں کرتے ہیں۔ اس بات کا مجھے دکھ ہے۔ میری گزارش ان سے یہ ہے۔ کھیتر ان صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے معزز نوابزادہ صاحب، سردار صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہ جو چویں لوگ اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں یہ آپکے بھائی ہیں۔ بھائی یہ بلوجستان کا ہمارا مشترکہ بجٹ ہے۔ آپ اور کھیتر ان صاحب کہتے ہیں کہ میں ان سے آپ کیلئے لڑتا رہا۔ اس کا مطلب ہے ہاں وہ اس سائیڈ ہمارے یعنی ہمیں oppose کرنے

والے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے خالف لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں accommodate کرنے والے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو بھی لوگ کھیتر ان صاحب! آپ کی طرف بیٹھے ہیں اور اپوزیشن کو دھمکاتے ہیں، وہ نہ بلوجستان کے دوست ہیں نہ پاکستان کے دوست ہیں نہ آپ کے دوست ہیں۔ میں ریکارڈ پر آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں نے آپکو ورغلایا ہے۔ جن لوگوں نے آپکو ہمارے خالف بنایا ہے وہ اس ملک کے دوست نہیں ہیں وہ اس ملک کے دوست نہیں رہے ہیں۔ سب کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اور آپ سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان سب کو ساتھ لیکر چلیں یا آپ کے بھائی ہیں یا آپ کے ساتھ چلیں گے۔ ہم بلوجستان کیلئے اپنی جان دیں گے ہم پاکستان کیلئے اپنی جان دیں گے۔ لیکن کیبنت کے مبروں کے ساتھ، اپنی پارٹی کے لوگوں کے ساتھ یہ سمجھانے کی کوشش کریں۔ وہ ہماری خالفت کرتے ہیں۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ سب لوگ اسی تنخواہ پر کام کریں گے تو آپ ان سے جان چھڑائیں۔ بہت شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکر یہ۔ اصغر ترین صاحب! بات سنیں۔ ابھی آپ لوگوں نے بالکل مختصر اس پربات کرنی ہے۔۔۔ (مداخلت) خیر ہے وہ بات کر لیں پھر اصغر صاحب! آپ بات کریں۔ دو منٹ مہربانی کریں۔

جناب اصغر علی ترین: پی اینڈ ڈی کی طرف سے دو صفحات ہمیں موصول ہوئے ہیں ایک میں لکھا ہوا ہے on going اسکیمات ہیں اور دوسرے میں ہے نیواسکیمات۔ جوئی اسکیم ہیں اس میں انڈسٹریز کا ذکر ہے۔ پلچر کا ہے۔ پی اینج ای کا ہے۔ کمپنیکیشن کا ہے۔ واٹر، ایجوکیشن، ہیلتھ، پلک ہیلتھ انجینئرنگ اور سوشن ویلفیر کا ہے۔ یہ تقریباً نو ڈیپارٹمنٹوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ میں آپکو بتاتا چلوں جناب اسپیکر! کہ اتنا بڑا دھوکہ اور اتنا بڑا فراڈ جو ایوان کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور یہ ایوان کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ یہ میں آپکو بتاؤں۔ اس میں نیواسکیمات میں ایریکیشن کا ذکر نہیں ہے۔ نیواسکیمات میں ایریکیشن کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ جو ہمارے پاس ایک ثبوت ہے اُس میں ایریکیشن کے بھی فنڈ زفافس سے release ہو چکے ہیں۔ جس میں میں آپکو بتاؤں PSDP نمبر۔۔۔ (مداخلت۔ آوازیں)

جناب ڈپٹی اسپیکر: نواب صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔

جناب اصغر علی ترین: میں آپ کو بتا رہا ہوں PSDP نمبر جو ریلیز ہوئے ہیں فناں سے، وہ 0757 یہ ہے یہ ریلیز ہو چکا ہے جس کا ذکر یہاں نہیں ہے۔ دوسرا اس میں ہے 0769 یہ آپ نکال لیں یہ بھی ریلیز ہو چکے ہیں نیوفافس میں۔ اور یہ آپ آجائیں یہاں پر 1202 سے لیکر 1217 تک تقریباً 6th میں 1206, 12013, 12014, 12017, یہ ایریکیشن کے یہ تمام تراوہ بھی اس میں ایریکیشن کے ہیں۔

جناب اسپیکر! بارہ، اُنہیں اور بارہ بائیس سے لیکر 1246 تک یا ایگیشن کے سارے فناں سے ریلیز ہو چکے ہیں۔ جناب اسپیکر! اب حکومت چارہ ہی ہے کہ یہ بلوجستان ترقی کرے۔ جیسے انکے اقدامات ہیں یہ ترقی کا پہیہ تو بجائے آگے جانے کے پیچھے آ رہا ہے۔ اُس کی مثال میں آپکو بتادوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے یعنی چاہے وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہو۔ اُسکا بھی سربراہ ڈسٹرکٹ میں ڈپٹی کمشنر کو بنایا گیا ہے۔ چاہے وہ ڈولپمنٹ کے حوالے سے ہو، اُسکا سربراہ بھی DC کو بنایا گیا ہے۔ یعنی ڈی سی کیا انجینر ہے؟ یہ ڈیپارٹمنٹ کس کیلئے ہے؟ یعنی سے ہو، اُسکا سربراہ بھی ایک ڈسٹرکٹ کا کوٹھ ہے کہ ڈسٹرکٹ میں یونوکریاں تقسیم ہوں گیں۔ ایک زون کا کوٹھ ہے۔ اب زون کے کوٹھ میں ڈسٹرکٹ کا کیا کام ہے؟ یعنی آپ تو پیچھے جا رہے ہیں۔ آپ نے تو ڈپٹی کمشنر کو ناہیلیت، پی ایچ ای، ایجوکیشن، ڈولپمنٹ۔ ہر چیز آپ نے ڈپٹی کمشنر کے سرپرڈال دیتے ہیں۔ ایک اٹھارہ گریڈ کا آفسر ہے اسکو آپ نے تمام پرپورے ڈیپارٹمنٹ کا نچوڑنکاں کر اسکو آپ نے سربراہ بنادیا ہے۔ یہ تو انگریزوں کا ایک فلسفہ ہے۔ ایک تو ڈسٹرکٹ کا کوٹھ ہے کہ ڈسٹرکٹ میں یونوکریاں تقسیم ہوں گی، ایک زون کا کوٹھ ہے اب زون کے کوٹھ میں ڈی سی کا کام ہے یعنی آپ تو پیچھے جا رہے ہیں آپ نے تو ڈپٹی کمشنر کو ناہیلیت، پی ایچ ای، ایجوکیشن، ڈولپمنٹ ہر چیز آپ نے سارا ڈپٹی کمشنر کے سرپرڈال دی ہے۔ انگریزوں کا ایک فلسفہ ہے۔ یہ تو آپ پیچھے جا رہے ہیں اس سے کیا ترقی ہوگی۔ یعنی اس اقدام سے ہم پیچھے آئے ہیں۔ اور دوسری بات یہ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو نیواسکیمات ہیں یہ جو پی اینڈ ڈی نے ہمیں table کئے ہیں۔ یہ totally filtered ہیں یہ میں عوام کو بتاتا چلو جناب اسپیکر! یہ water filtration کا سنا تھا کہ پانی فلٹر ہوتا ہے۔ لیکن یہ پی ایس ڈی پی فلٹر ہو رہی ہے پہلی بار ہم نے سننا ہے کہ کوئی PSDP filter ہو رہی ہے۔ یہ جو نیواسکیمات ہیں ان کا تعلق صرف گورنمنٹ کی پیچوں سے ہے۔ اگر ان نیواسکیمات میں کوئی بھی اسکیم مجھے یہ حکومتی پیچوں میں کوئی بتادیں کہ اس میں ایک بھی کام اپوزیشن سے ہوا تو میں بالکل جرمانے کیلئے تیا ہوں۔ یعنی آپ اس طرح filtration کر کے بلوجستان کی ترقی چاہتے ہیں یا اس طرح filtration کر کے بلوجستان کا امن رکھنا چاہتے۔ تعلیم، صحت اور بیروزگاری ختم کرنا چاہتے ہیں اس تو یہ مزید یہ بڑھتا جائیگا۔ اب ایک ڈسٹرکٹ میں دو ڈسٹرکٹ میں پانی کا مسئلہ ہے ایک ڈسٹرکٹ کو پانی دیا جائے اور دوسرے ڈسٹرکٹ کو اس سے محروم رکھا جائے۔ یہ تو متوازی ہے یا ایسا نہیں چلے گا۔ یہ جو ہمارے سامنے دو

صحیح کی اتنی بڑی اربوں روپے کی یہ پی ایس ڈی پی ہمارے سامنے رکھ دی ہے۔ اس میں ہمیں سخت تحفظات ہیں۔ اس سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے تحفظات ہیں، گورنمنٹ سے تحفظات ہیں آپ سے میری ریکویسٹ ہے کہ جیسے نواب صاحب نے کہا آپ ایک کمیٹی بنائیں اور اس میں گورنمنٹ کے بھی ممبر ہوں، اور اپوزیشن سے بھی ہوں اور اس کے بعد اس کو discuss کریں یہ دو صفحے دینا یہ جان چھڑانا یہ کوئی اچھا عمل نہیں ہے۔ اس سے ترقی نہیں ہو سکتی بہت شکریہ۔ جناب اسپیکر! اور آپ یرولنگ دے دیں کمیٹی کے بارے میں کہ ایک کمیٹی بنائیں تاکہ مل بیٹھ کے اس کو ہم دیکھیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی اصغر خان اچکزی صاحب۔

جناب اصغر خان اچکزی: مہربانی جناب اسپیکر! یقیناً آج ایک مرتبہ پھر انہائی غصے میں نظر آرہے ہیں۔ جناب اسپیکر! یقیناً PSDP ایک حساس مسئلہ ہے۔ اور اس مسئلے پر یہ صرف اپوزیشن کا نہیں، ٹریئری پنچھر کا نہیں، یہ اپوزیشن کا بھی مسئلہ ہے۔ جتنا ایک نمائندے کی حیثیت سے ٹریئری پنچھر کے ساتھی اس پی ایس ڈی پی میں حق رکھتے ہیں، اتنا ہی ہمارے اپوزیشن کے ساتھی بھی حق رکھتے ہیں۔ لیکن پرسوں سے جو طریقہ کا اختیار کیا گیا ہے، اوقل تو پی ایس ڈی پی کا موجودہ مسئلہ جناب اسپیکر! یہ ہمارے دور حکومت کا مسئلہ نہیں ہے جو ہمیں درپیش ہے۔ یہ مسئلہ ہمیں پچھلی حکومت سے درپیش ہے۔ اگر اس میں کورٹ کے حوالے سے تحفظات سامنے آرہے ہیں تو یہ کیس بھی 2016ء میں پچھلی حکومت میں ہی کورٹ میں دائرہ ہوا ہے۔ اور پچھلی حکومت کے ہی غلط منصوبوں کی وجہ سے آج ہم یہ پی ایس ڈی پی کے حوالے سے مشکلات سے دوچار ہیں۔ جناب اسپیکر! ایک بات میں کہتا ہوں یقیناً ہم سب جب بات کرتے ہیں تو روایات کی بات کرتے ہیں اقدار کی بات کرتے ہیں۔ لیکن پرسوں اسی اسمبلی میں الفاظ کا جو چنا و کیا گیا۔ میرے خیال میں ہم ایک قبائلی سوسائٹی میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو بہ نسبت دوسرے صوبوں کے مہذب اور روایات کے امین سمجھتے ہوئے الفاظ کے چنا و میں جو کچھ کہا گیا میرے خیال میں اس ہاؤس میں خاص کر میں بر ملا کہوں ثناء بھائی نے یا اس کے بعد نصر اللہ زیرے نے جو کچھ کہا، میرے خیال میں الفاظ کا یہ چنا و ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ نہیں کرنا چاہیے۔ یقیناً اگر اس طرح کے الفاظ دوسرے طرف سے بھی آئیں تو ہمارے ہاں مشہور ہے کہ ”گولی سے مار کھاؤ اُس کا اتنا درد اور تکلیف نہیں ہوتا ہے جتنا زبان سے کسی کو درد اور تکلیف پہنچتا ہے“۔ تو یقیناً ہمیں الفاظ کا چنا و ہر صورت میں کرنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! جس طرح میں نے شروع میں بھی کہا بھی بھی میں کہتا ہوں کہ پی ایس ڈی پی پر آج ہمارے سامنے ہمارے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے جو ڈاکو منٹس لا کے رکھ دیئے ہیں اگر ہمارے

اپوزیشن کے دوست اس سے مطمئن نہیں ہیں اس کے اطمینان کیلئے اس ہاؤس کے اطمینان کے لئے کوئی ایسا طریقہ کارروضع ہونا چاہیے جس سے ہم سب کا اتفاق ہو۔ لیکن چھ مہینے کی حکومت میں ہر چیز پر موجودہ حکومت کو موردا الزام ٹھہرانا میرے خیال میں جو طریقہ کارہ بات پر ہمیں موردا الزام ٹھہراتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ یہ طریقہ کارہ درست اسلئے نہیں ہے کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ پیشی ترین صاحب، چیئرمین نے اجلاس کی صدارت کی)

جناب اصغر خان اچھزی: welcome Madam Speaker - میڈم چیئرمین! یقیناً ہمیں درپیش ان مشکلات میں کل کی ماضی کی حکومتوں کا بڑا خل ہے۔ اور جو پروجیکٹس ماضی میں بنانے کی کوشش ہو رہی تھی، خاص کر آپ دیکھ لیں کہ پٹ فیڈر سے پروجیکٹ واٹر کا کوئی کو صاف پانی مہیا کرنے کا جو پروجیکٹ تھا جو اربوں روپے کا تھا۔ جو ممکن ہی نہیں تھا اس طرح کے پروجیکٹس سے کوئٹ نے ہم پر ایک طرح سے پابندیاں لگادی ہیں جس کی وجہ سے ہم آج مشکلات سے دوچار ہیں۔ تو یقیناً اس کا حل ہم سب کو نکالنا چاہئے۔ اس کا حل یہ نہیں ہے کہ صرف ہم حکومت پر تقدیم کریں۔ اور دوسری بات میں یہ کہوں کہ ہماری یہاں بلوچستان اسمبلی میں اس طرح کا ماحول پیدا کر کے، میں یہ بات بر ملا کہتا ہوں کہ اگر ہماری بلوچستان نیشنل پارٹی کے ساتھی اس سے کم و بیش کوئی پانچ فیصد احتجاج و فاق میں کر لیں تو مجھے پورا یقین ہے کہ ہم اس پورے بلوچستان کو اور بلوچستان میں رہنے والے تمام لوگوں کو خوش کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں کیلئے وہ پروجیکٹس لاسکتے ہیں۔

میر اختر حسین لانگو: پوائنٹ آف آرڈر میڈم چیئرمین! میں ایک personal clarification میں کہہ رہا ہوں۔ آپ اصغر خان بھائی کا احترام کرتے ہیں۔ ہم ان سے 1935ء کے زnlے کے حوالے سے ہم ان سے مطالبات نہیں کر رہے ہیں، ہم انہی 8 مہینوں کا مطالبہ کر رہے ہیں اور قومی اسمبلی میں وفاقی حکومت کے ساتھ جو معاملات ہیں وہ ہم بہتر جانتے ہیں۔

میڈم چیئرمین: تو آپ بیٹھیں، اصغر بھائی بات کریں۔ لانگو صاحب! پھر آپ بات کریں۔

جناب اصغر خان اچھزی: میڈم چیئرمین! ہماری ہر دوسرے بات میں غلط ڈالنا۔ ہم 15 اور آدھے آدھے گھنٹے تک ہمارے دوستوں کو موقع دے دیتے ہیں تو کم از کم ہمیں بھی موقع مانا جائیے۔ آٹھ مہینے میں بالفرض یہاں بات سی پیک کی ہمارے آغا صاحب نے کی میڈم اپسیکر! یعنی سی پیک کے قصور وار، ہم نہیں ہیں موجودہ حکومت نہیں ہے۔ سی پیک کے ذمہ دار کل کی حکومت ہے اور کل کے نواز شریف کے اتحادی ہیں۔ جب ہم اس پر بات کرتے تو لوگ تنخ پا ہو جاتے ہیں کیوں؟ ہم نے دیکھا ہے کہ نواز شریف نے اور کل کی

حکومت نے سی پیک کے حوالے سے لوگوں کو کونسے دھوکے نہیں دیئے۔ اُس کی کابینہ نے کیا کچھ نہیں کیا ہمارے ساتھ اس صوبے کے ساتھ۔ لیکن پھر بھی جب ہم اس پربات کرتے ہیں، لوگ کہتے ہیں کہ اس پربات نہیں ہونی چاہیے۔ ہمارے آغا صاحب یہاں تک بھی گئے۔ ایک تو اس ملک میں 1947ء سے ایک سلسلہ چلا ہے ٹھوکیٹ باñٹے جا رہے ہیں۔ مجھ سے زیادہ وفادار، مجھ سے زیادہ اس دھرتی سے پیار کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ دنیا کو پہنچے ہے کہ اس دھرتی کو خون آلو دکس نے کیا اور اس دھرتی کیلئے خون کس نے دیا؟ یہ سب کو پہنچے ہے لیکن کم از کم ایسے الفاظ کا چناو کہ سی پیک میں بھی حکومت کو موردا نہ امام ٹھہرانا۔ یہاں ہر مسئلے میں کل کے کوڑ کے پیچیدہ مسائل میں جس میں ہم سب الجھے ہوئے ہیں اس میں موجودہ حکومت کو ٹھہرانا۔ میڈم چیئرپرنس! اور خاص کر جب ہم بات کرتے ہیں جب ہم بات کرنے کیلئے اٹھ جاتے ہیں تو یقیناً میں پھر یہ بات دھرالیتا ہوں کہ ہمیں الفاظ کا صحیح چناو کرنا چاہیے۔ پرسوں یہاں جو الفاظ کا چناو کیا گیا۔ اگر اسی طرح کاروباری ٹریڈری پیغام سے بھی ہو جائے تو پھر ہمارے اور اس میں خدا نخواستہ یہاں کیا کچھ نہیں ہوگا۔ ہر طرف سے اگر ہم ایک دوسرے کے خلاف آوازیں کسیں گے ایک دوسرے کی تقریر میں ڈیک بجائیں گے۔ میرے خیال میں تو کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں پختونخواہ صوبے میں جو کچھ کبھی ہوا ہے پنجاب اسمبلی میں ہوا ہے یا سندھ اسمبلی میں ہوا ہے وہ نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن پرسوں سے تو یہ سب حکومت کی کمزوری ہے یا حکومت صبر و تحمل کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اگر حکومت بھی صبر و تحمل کا مظاہرہ ختم کر دے تو دوسروں کی طرح یہ ایوان بھی محلی بازار بن جاتا ہے۔ تو یقیناً ہم نہیں کہتے ہماری اپوزیشن میں اس صوبے کی تاریخ سے واقف سیاسی جماعتوں کے اکابرین ساتھی اور دوست بیٹھے ہیں۔ ان کی تاریخیں قربانیوں سے بری پڑی ہیں۔ لیکن اگر ہم اس ایوان میں، اس ایوان کو چھ ماہ میں اس طرح لیکے آگئے تو آگے پانچ سال ہم اس کو چلانے، میرے خیال میں یہ پھر کسی کی بس کی بات نہیں ہوگی۔ تو یقیناً میڈم اپیکر! اپوزیشن کے ہر اس ایجنسی کی ہر اس بات کی جو اس صوبے کے مفاد کیلئے ہو اس صوبے میں بسنے والے عوام کے مفاد میں ہو۔ ہم تیار ہیں ٹریڈری پیغام کے حوالے سے۔ جس طرح آغا صاحب نے کہا تین نہیں چار کمیٹیاں ان کے پاس گئی ہیں۔ یہ تو خدا نخواستہ کسی کو ٹرخانے کیلئے تو نہیں گئیں۔ یہ چار کمیٹیاں جب حکومت کی طرف سے اپوزیشن کے پاس مسلسل جاری ہیں اور ان سے گفت شدید کر رہی ہیں۔ تو اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ ہم اس مسئلے کو مل کر حل کر لیں۔ لیکن اس مسئلے پر اگر ہم ایک دوسرے کی ٹالکیں کھینچیں گے، ایک دوسرے کو برا بھلا کہیں گے میرے خیال میں ہمارا ایک برادرانہ مشورہ ہے پیش ہر لحاظ سے اپنے مسائل ہر لحاظ سے اپنے حقوق کی بات بیشک جس بھی طریقے سے کرنا چاہتے ہیں کر لیں۔ ہم تیار ہیں اپوزیشن کے ساتھ اس پربات کرنے کو۔ ہر مسئلے کے

حل نکالنے کیلئے۔ لیکن رویہ اور طریقہ کا رجوا پنیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ طریقہ اور رویہ نہ اس صوبے کی روایات سے اور نہ ہی اس صوبے کے اقدار سے اور نہ اس معزز ایوان سے۔ thank you

میڈم چیئرمین: لانگو صاحب! بیٹھ کے بات نہیں کرنا۔ کھڑے ہو جائیں

جناب نصراللہ خان زیری: میڈم چیئرمین صاحبہ۔

میڈم چیئرمین: جی زیریے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیری: میڈم چیئرمین صاحبہ! میں ذاتی نقطہ وضاحت کر دوں۔ میرے فاضل دوست نے بڑی اچھی باتیں کیں۔

(اس موقع پر اجلاس کی صدارت سردار بابرخان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر نے دوبارہ سنبھالی)

جناب نصراللہ خان زیری: چونکہ میرے دوست نے میرا نام لیا۔ یقیناً یہ ایک august house ہے اس کی عزت و تکریم ہم سب پر فرض ہے۔ جناب اسپیکر! اگر میرے دوست خود اپنی تقریر میں اس دن ایسے الفاظ کا چنانہ کردیں تو یقیناً ہماری طرف سے بھی وہ الفاظ ادا نہیں ہوتے۔ یہ اچھی بات ہے کہ انہوں نے احساس کر لیا کہ اس طرح آئندہ نہیں ہو گا۔ جناب اسپیکر! کورٹ نے کبھی بھی پہٹ فیڈر کینال سے جو منصوبہ تھا اُس کو ختم کرنے کی بات نہیں کی ہے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے۔ دوسری یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے 5 دسمبر 2013ء کو ایک گائیڈ لائے فیصلہ دیا تھا کہ حکومت سے کہا گیا تھا کہ اس parameters میں آپ نے بحث PSDP نیو اسکیمات on going اسکیمات آپ نے بنانی ہیں۔ پھر اگست 2014ء میں ہمارے فاضل دوست انجینئر زمرک صاحب گئے تھے عدالت اُس وقت اُس کے بعد بھی ہائی کورٹ نے implementation کے طور پر سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا جو گائیڈ لائے دی تھی بعد میں زمرک صاحب کے فیصلے میں ہائی کورٹ نے بھی وہی کہا تھا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کو آپ endorse کریں۔ جناب اسپیکر! چونکہ آج پہلے point of order پر اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا تھا جو نہیں دو صفحوں کا یہ تھا یا ان پر آپ یہ اجلاس ملتوی کریں ایک کمیٹی بنائیں اپنی صدارت میں پھر اُس میں اپوزیشن اور اس حزب اقتدار کے ممبران ہوں گے تاکہ یہ ہمیں سمجھا سکے کہ کس طرح یہ انہوں نے ongoing releases میں کتنی releases کی ہیں، نیو اسکیمات میں کتنی کی ہیں، اور جو کورٹ کی جو خاص حدود ہیں اُس کے مطابق کی ہے ہمیں وہ سمجھائیں ہمیں یہ تو سمجھنہیں آرہی ہے کہ کیا لکھا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ زیریے صاحب اس پر اسی طرح کرتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اپوزیشن لیڈر نے جو کہا تھا اُسکے مطابق آپ اجلاس ملتوی کر دیں وہ پندرہ منٹ کے لیے اور اپوزیشن کو آپ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہمیں سمجھائے کہ کس طرح انہوں نے یہ تیار کیا ہے؟

thank you very much

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکر یہ۔ جی ملک نصیر شاہ ولی صاحب!

ملک نصیر احمد شاہ ولی: شکر یہ جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں یہ موجودہ اجلاس کی دوسری کارروائی ہے اور اجلاس کا جواجندہ ہے اُس سے ہٹ کر باقی ہو رہی ہیں PSDP کے متعلق۔ اور وہ ساری باقی point of order پر ہو رہی ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ابھی میرے دوست نے شاید قائد ایوان کو یا اس کو دیکھا، کچھ واپس وہی سلسلہ ہے گزشتہ دو دنوں سے میرے خیال میں یہ سب خاموش تھے کسی نے بھی PSDP کے حوالے سے کوئی جواب بھی نہیں دیا اور نہ ہی اپوزیشن کو مطمئن کر سکا۔ جناب اسپیکر صاحب! بلوجستان ہم سب کا ہے، اس صوبے میں بننے والے ایک عام غریب شخص کا جتنا حصہ اس صوبے پر ہے اُتنا ہی حصہ اس اسٹبلی میں بیٹھنے والے ایک ممبر کا ایک وزیر کا بھی اُتنا ہی حصہ ہے۔ بدقتی یہ ہے کہ PSDP پر اپوزیشن کی طرف سے پہلے جو requisition بلایا تھا اور اس پر جتنی بحث اور اس کی ہر پہلو پر بحث ہوتی رہی لیکن آخر میں جب یہ طے پایا گیا کہ اس PSDP پر ہم مل بیٹھ کر ایک فیصلہ کریں گے اور جس سے اپوزیشن بھی مطمئن ہوگی۔ لیکن جناب اسپیکر! ہوا یہ کہ آج اُسی PSDP پر جب یہ lapse ہونے جا رہا ہے بار بار اخبارات میں بھی دیکھا گیا، ہمارے بیانات بھی آرہے ہیں، اپوزیشن اُس پر احتجاج بھی کر رہی ہے تو بڑی عجلت میں بڑی جلدی میں اخبارات میں جو بیانات آتے ہیں کہ 42 ارب روپے میں سے 33 ارب روپے جاری کردیے گئے۔ جب پہلے سیشن میں جناب اسپیکر صاحب! ہم نے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے وزراء سے تفصیل طلب کی کہ بتایا جائے کہ وہ 33 ارب کس مد میں خرچ کیے گئے؟ تو اس ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے خیال میں تمام وزراء اُس سے لاعلم تھے کسی نے اس کا انہار نہیں کیا کہ اس مد میں اتنے پیسے release کیے گئے۔ آج بھی جب اپوزیشن کے اُس دن کے احتجاج کے بعد جناب اسپیکر! جب یہ کارروائی ملتوی ہوئی اور یہ طے پایا کہ اسپیکر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنے گی اور وہ PSDP پر مل کر بات کریں گے۔ لیکن اُس سے پہلے اسپیکر کی رونگ کے ساتھ ہی یہ دو pages ہمیں موصول ہوئے ہیں on going schemes، جس طرح پہلے کہا جاتا تھا کہ court کی واضح directions ہے کہ new schemes کیا ہے کہ health education پر پیسے خرچ کیے جائے، direction پر پیسے خرچ کے جناب اسپیکر!

جائز، public health, water, new schemes آج کی جو جناب اپنے خرچ کرنے جائیں۔ جناب اپنے صاحب! لیکن ہم نے دیکھا کہ آپ کو نظر آئے گا، آپ کو اس میں نظر آئے گا، آپ کو اس میں نظر آئے گا، آپ کو اس میں نظر آئے گا، آپ کو نظر آئے گا، آپ کو نظر آئے گا۔ جناب اپنے صاحب! ایک طرف تو جو کورٹ کے order ہے اس کی واضح توہین عدالت بھی ہوتی ہے اور دوسرا طرف سے حکومت گزشتہ 6 مہینے سے اپوزیشن کو ٹرخا رہا ہے۔ کبھی ایک کمیٹی بنائے گا کہ وہ وقت ضائع کرنے کو شش کرتی ہے کبھی دوسرا کمیٹی بنائے گا جناب اپنے صاحب! اس میں اپوزیشن کو طفل تسلیاں دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جناب اپنے صاحب! اس دن کے اجلاس میں بھی ہم نے کہا کہ PSDP میں پڑے ہوئے پیے بلوجستان کے ہیں وہ کسی کی ذاتی میراث نہیں ہیں کہ اس کا جس طرح دل چاہے وہ اُسی طرح خرچ کریں۔ اگر آج ان تمام پارٹیوں کے ہوتے ہوئے ہم ایک ایسی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں جس کا وجود بلوجستان کے عام عوام کے اندر ہے۔ وہ ہم سے ضرور پوچھ جائے گا اور ہمارا حق بتا ہے کہ اس اسمبلی کے اندر آ کر ہم اپنی حکومت سے ضرور پوچھیں کہ یہ PSDP جو آج خرچ ہونے جا رہا ہے کس مد میں خرچ ہونے جا رہا ہے۔ کس بندے کو کس شخص کو آپ لکھنا نواز ہے ہیں؟ اس کے اندر جس طرح میرے دوستوں نے کہا کہ وہ اسکیمیں 33 ارب روپے تو جناب اپنے صاحب! اس کے اندر نہیں ہیں۔ اس دن وزیر اعلیٰ صاحب کا بیان اخبار میں آیا تھا کہ 42 ارب روپے میں سے 33 ارب روپے خرچ کیے گئے ہیں۔ اخبارات میں آج بھی آتا ہے جس طرح میرے دوست اصغر خان نے کہا ”کہ بلوجستان کی روایات ہیں“۔ بالکل بلوجستان کی روایات ہم سب کا احترام کرتے ہیں، ہم نے کسی کے خلاف کوئی گالی کوئی غلط الفاظ استعمال نہیں کیا۔ لیکن یہ بھی بلوجستان کی روایات ہیں بلوجستان میں چوری اور ڈاکہ زندگی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بلوجستان کے عوام کے حق پر اگر کوئی ڈاکہ ڈالتا ہے بلوجستان کے عوام کے حق پر اگر کوئی چوری اور ڈاکہ زندگی ہم دیکھتے ہیں تو بلوجستان نیشنل پارٹی کا ہر MPA ہر ساتھی جمیعت علماء اسلام کا ہر ساتھی اور ہمارے اتحادی پشاونوالی عوامی پارٹی کے دوست ہمارے اتحادی نواب صاحب ہم اس کے خلاف ضرور اٹھیں گے۔ جناب اپنے صاحب! آج میرے دوستوں کا یہ خیال ہے کہ شاید ایک دو دن یا اجلاس کے بعد یہ سلسہ ہتم جائے گا ابھی اچھا ہے کہ قائدِ ایوان اس اسمبلی کے اندر موجود ہیں، ہم ان کے سامنے بھی یہ بات بتانا چاہتے ہیں کہ ہم نے آپ سے ملاقاتیں کیں، PSDP کے حوالے سے ہم نے آپ سے بات کی، آپ کی کمیٹیوں سے بات کی اور کل سردار صاحب کی سربراہی میں جو کمیٹی آپ نے بھیجی اس سے اور ان تمام باتوں سے ہم مطمئن نہیں ہیں۔

آج پھر ایک موقع ہے اس فلور پر ہم پھر بتانا چاہتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! ہمارے دوستوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسپیکر کی سربراہی میں اگر کمیٹی بنے گی وہ اس PSDP پر ہمارے ساتھ مل کر بات کریں گی، ہم اُس پر بات کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اگر ایسا نہیں کیا جاتا جناب اسپیکر صاحب! پھر اسی اسمبلی کے اس فلور پر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جس ہم نے کہا کہ ہم اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر بھر پورا احتجاج کریں گے۔ اپنے اتحاد یوں کے ساتھ اپنے پارٹی کے دوستوں کے ساتھ بلوجستان کے عوام کے ساتھ۔ ہمارے دوستوں نے کہا کہ اس کو عدالت میں لے جائیں گے۔ ہم اسکو روڑوں پر بھی لا میں گے تاکہ عام عوام کو بھی پتہ ہو کہ بلوجستان کے کوئی play card بھی رکھے ہوئے ہیں کہ ساتھ کیا ہونے جا رہا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! آج ہمارے ساتھ assurance چاہتے ہیں کہ آپ کوئی کمیٹی بنائیں گے اور آپ کی سربراہی میں PSDP پر کوئی بات ہو گی تو بسم اللہ نہیں تو پھر اُس کے بعد اپوزیشن بیٹھ کر اپنا لائچہ عمل طے کرے گی۔ بہت ہی مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔ جی مختصر بات کرے میر یونس عزیز زہری۔
میر یونس عزیز زہری: جی point of order جناب اسپیکر! مختصر بات کروں گا۔ پچھلے سیشن میں اور اُس سے پچھلے سیشن میں میں نے ایک question اٹھایا تھا کہ میرے حلقے خضدار میں جس طرح پچھلی گورنمنٹ میں جس طرح لوٹ کھوٹ ہوئی ہے اُس کے کچھ documents میرے پاس ہیں تو قائد ایوان نے یہ کہا تھا کہ آپ اُن چیزوں کو ایوان میں لے کر آئے ہم اس پر بیٹھ کے کمیٹی بنائیں گے اور باقاعدہ ان پر ہم جا کے دیکھیں گے اور آپ کو بھی board on ہیں گے۔ اُس کے بعد میں نے question ڈال دیا میرا یہاں آگیا question پر میں نے ڈھانی ارب روپے کی کرپشن یہاں پر ثابت کر دیا کہ ڈھانی ارب کی کرپشن کے cases ہیں خدار! ان پر انکوائری کی جائے ان کو دیکھا جائے کہ آیا یہ کہاں گئے اور کس نے کھائی؟ اُس پر جناب اسپیکر! نے اور وزیر بلدیات نہیں ہے اُس نے یہی کہا تھا کہ ہم کمیٹی بنادیں گے اور یہی طے ہو گیا کہ کمیٹی بنائیں گے اور اس پر جا کے دیکھ لیں گے اور آپ کو بھی ساتھ لے جائیں گے آپ ان کی identify کر لیں۔ تو کمیٹی بنی ہے لیکن کمیٹی کی جو رفتہ ہے وہ چیزوں کی طرح جا رہی ہے مجھے یہ نہیں پتہ کہ وہ کب جائے گی مجھے یہ assure کیا جائے کہ جی یہ کمیٹی کب جائے گی اور کب ان چیزوں کی identify کرے گی اور ان پر عمل درآمد ہو گا اور بلوجستان کو اس لوٹ کھوٹ سے ہم بچا دیں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (مشیر وزیر اعلیٰ کھیل و ثقافت): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! میں تو نہیں کہوں گا کہ ہمارے دوست طیش میں ہیں میں کہوں گا کہ وہ سیاسی مودع احتجاج کے موڑ میں ہیں۔ دوستوں کی طرف سے ظاہریہ ہو رہا ہے کہ شاید حکومتی جو پیغمبر ہیں انہوں نے پوری گائے کھالیے ہیں اور ہمارے حلقوں کو کم از کم ایک لیٹر یا پانچ لیٹر دو دھن بھی نہیں ملا ہے۔ یا اس طرح ان کو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ انہے ہمیں میسر نہیں ہو رہے ہیں اور ساری مرغیاں پورا پولٹری فارم انہوں نے کھالیا ہے۔ آپ باور کر لیں میرے جو ساتھ یہاں کوئی district سے، 9 حلقتے ہیں پانچ اپوزیشن میں بیٹھے ہیں چار یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ جا کر خود کوئی وائے کم از کم آپ دیکھ لیں کہ ہمارے حلقوں میں کیا ہوا ہے اور آپ کے حلقوں میں کیا ہوا۔ PSDP کا ایک آپ کو بھی معلوم ہے ہمیں بھی معلوم ہے کہ ہائی کورٹ نے کہا ہے اور ہائی کورٹ کے سامنے ہم کچھ بول نہیں سکتے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ بھائی اس کو rationalize کر دیں، تین sectors میں تقسیم کر دیں۔ میں نے cabinet میں جام صاحب کے سامنے بولا سارے اپنے members کے سامنے بولا خدا را ہمارے کورٹ نے تو یہ پابندی لگادی ہے لیکن میں واحد آدمی ہوں پورے صوبے میں پورے ملک میں میں کہتا ہوں کہ خصوصاً میری community کے اندر مجھے اسکوں نہیں چاہیے، آپ انہی اندازہ لگائیں مجھے اسکوں نہیں چاہیے۔ لیکن مجھے cricket academy چاہیے، مجھے food stall چاہیے، مجھے football ground چاہیے، مجھے BHU چاہیے، مجھے بہت ساری اور چیزیں ہیں مجھے scholarship چاہیے۔ پچھلے ادوار میں آپ کو بھی معلوم ہے ہمیں بھی معلوم ہیں کہ ہائی کورٹ نے صوابیدی فنڈ کو ختم کیا۔ ہوا یہ تھا میں یہ نہیں کہوں گا کہ کس نے کیا تھا کس نے نہیں کیا تھا ہمارے ایسے نمائندے تھے جنہوں نے convent city grammar school کے طلباء اپنے رشتہ داروں کو دس دس لاکھ چھ چھ لاکھ پانچ لاکھ scholarship دیا تھا۔ اور غریب نبچے جوڑ بیکڑ والے تھے مزدور کا رتھے کوئی کی کان میں مزدوری کرتا تھا ان بچاروں کو پانچ پانچ ہزار روپے اسکار لرشپ دیتے تھے جو واقعتاً deserve کرتے تھے اور پڑھنے والے لوگ تھے۔ پچھلی بار بھی میں نے یہ کہا تھا کہ پچھلے ادوار میں CMIT کی report آئی ہوئی ہے ہمارے علاقے میں ہمارے بلوچستان میں construction میرے حلقة میں بھی ہوئی ہے دوسرے حلقوں میں بھی ہوئی ہے۔ آپ باور کر لیں کہ ایک BHU کا میں آپ کو بتا دوں ایک construction کا کھڑا کیا ہوا ہے لیکن structure میں نہ پلتھر ہوا ہے نہ اس کے اوپر جھٹ

ہے، نہ electricity کا کام ہوا ہے اور نہ وہاں فرش ڈالا گیا ہے، ایک چھوٹا لڑکا پتھر سے ایسا مار رہا ہے اور ریت نکل رہا ہے۔ اور اُس کو payment ہوا ہے 100% میں خدارا اگر ہم نے PSDP کو rationalize کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یقین مانیں کہ میں خصوصی طور پر ہزارہ ڈیوکریٹک پارٹی کا یہ vision ہے یہ نظریہ ہے کہ ہم میرٹ پر بھی کسی صورت سودا بازی نہیں کریں گے۔ ہم میرٹ کو منظر رکھیں گے اور آپ بھی برائے مہربانی ہم سب اکٹھے ہیں اس باؤس کو چلانے والے ہیں، ہم سب چلانے والے یقینی طور پر کوئی میں اگر ہزارہ 26 اور 27 میں ترقیاتی کام ہونگے، تو دوسرے کوئی میں ترقیاتی کام نہیں ہو گے تو ہمارا کوئی پسمند ہو گا۔ اور یہ واحد اسی مرتبہ ہے کہ ہمارے دوستوں نے یہ فیصلہ کیا حکومتی بخوبی کیا ہے کہ ہم نے ہر صورت میں میرٹ کو پامال نہیں کرنا ہے۔ اور ہم نے تمام صوبے کو چلانا ہے نیا بوجتان تو اس طرح نہیں بننے گا کہ ثناء کے حلقے میں کوئی کام نہ ہوا ہو نصر اللہ کے حلقے میں کوئی کام نہ ہوا ہو اور ہمارے حلقے میں کام ہوا ہو یہ کس طرح چل سکتا ہے۔ اس لیے ہم بھی ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم بجائے ایک دوسرے کو بلیک میلنگ والی سیاست کریں کہ ہم بلیک میل کریں اگر نہیں ہوا تو اس سے بہتری ہے کہ گفت و شنید کا راستہ اپنائیں ہم ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھیں، ایک دوسرے کے ساتھ بات کریں اور ایک اچھے طریقے سے PSDP کو rationalize کر کے جائیں اور آنے والا ہمارے لیے پانچ سال ہے۔ اور یہ ہماری سب سے بد قسمتی ہے اگر ہماری یہ حکومت رہی، یہ واحد حکومت ہے PSDP خود نہیں بنائی ہے ہم نے بجٹ خود نہیں بنایا۔ جب ایک حکومت بجٹ خود نہیں بنایا انہوں نے اُس پر اتنا زیادہ الزام ٹھہرانا بھی اچھی بات نہیں ہے۔ ہم ready ہیں بہت سارے ایسے دوست ہے نواب صاحب نے ایک اچھی تجویز دی آپ کی طرف سے اچھی تجویز آرہی ہیں۔ جو اچھی تجویز ہوں گی یقینی طور پر ہم میں بیٹھ کے خامیاں رہی ہیں کوتاہیاں رہی ہیں لیکن اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ چل نہیں سکتے کیوں نہیں چل سکتے؟ بالکل چل سکتے ہیں اور جا بھی سکتے ہیں اور اس PSDP پر ہم چاہتے یہی ہے کہ ہمارے نئے میں جو مطلب ایک ایسا راستہ لکھا جائے کہ نئے میں درمیانی راستہ بیٹھ کر مطلب آگے کا اعمال طے کریں۔ اور اس لیے میری گزارش ہے آپ سے سارے اپوزیشن ساتھیوں سے کہ وہ طور پر behave rationally کریں اور ایسے الفاظ سے ہمیں گریز کرنا چاہئے جن سے کسی کی دل آزاری ہوتی ہے اور وہ غیر پاریمانی الفاظ ہوتے ہیں۔ thank you very much

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ عبدالخالق ہزارہ صاحب! میرے خیال سے ابھی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ کارروائی پڑی ہوئی ہے۔ زا بدلی رکی صاحب! آپ دو بات کریں پھر اُس کے بعد۔ جی۔

میرزادعلی ریکی: thank you جناب اپیکر۔ بات چل رہی تھی 19-2018 PSDP کی جو نیواں سکیمات ہیں جیسا ہمارے عبدالخالق بھائی نے کہا کہ میرے ڈسٹرکٹ میں کام نہیں ہوا ہے مجھے ایک روپیہ نہیں ملا ہوا ہے اور میں یہ بھی انشاء اللہ prove کروں گا اسمبلی میں کچھ حلقوں میں ساٹھ، ستر، آسی کروڑ روپے بھی ہوئی ہیں اور tender بھی ہوئے ہیں، عبدالخالق صاحب! میں نے قائد ایوان کو بھی release tender کے ذریعے میں نے بالکل اسکیمات WhatsApp کی ہیں کہ ان مذلاع میں tender کی وجہ پر بھی ہوئے ہیں اور کام بھی ہوا ہے۔ اُس میں چاہے ڈسٹرکٹ واشک ہے چاہے خاران ہے چاہے اور ڈسٹرکٹ ہیں کہ وہ ڈسٹرکٹوں میں education اور health یا روڈیا کوئی اور اسکیمات کی ہمیں ضرورت نہیں ہے، ہم نہیں کہتے ہیں جناب اپیکر صاحب! ہمیں فند دیدیں۔ ہمارے ڈسٹرکتوں میں کام ہو جائے ہم چاہتے ہیں کام ہو جائے ہم چاہتے ہیں۔ جناب اپیکر صاحب health کے حوالے سے education کے حوالے سے خاص طور پر واشک کیلئے جناب اپیکر صاحب! میں رورہا ہوں۔ قائد ایوان صاحب! please آپ واشک میں آجائیں ماشکیل، گھڑان، جنگلیاں میں آجائیں خدارا! آپ آجائیں آپ خود دیکھیں آپ کہتے خدا نخواستہ زابد جھوٹ بول رہا ہے۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں آپ خود آجائیں اپنی کابینہ کے ساتھ most welcome آکے check کریں۔ کہ وہاں کام ہوا ہے کہ نہیں؟ کام ہونے کی ضرورت ہے یہ نہیں ہے باقی جناب اپیکر صاحب! میرے ڈسٹرکٹ میں ایسی مداخلت ہو رہی ہے جناب اپیکر! ابھی کیا کہوں بار بار اسی حوالے سے کہہ رہا ہوں کہ میرے ڈسٹرکٹ میں کیوں مداخلت ہو رہی ہے میرے اوپر نہیں واشک کے عوام پر آپ لوگ کیوں ظلم کر رہے ہیں واشک کے health کے حوالے سے education کے حوالے سے جناب اپیکر! آپ جائیں واشک میں 15 سے 20 ڈیپارٹمنٹ میں آپ کو ایک آفسرو واشک میں نہیں ملے گا جناب اپیکر صاحب! ایک بھی آفسرو ہاں بیٹھنے کو تیار ہی نہیں ہے بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ وہاں بندے بیٹھنے کے لیے تیار ہی نہیں ہیں آپ نے ایسے بندوں کی appointment کی ہوئی ہے جو وہ آتے ہی نہیں ہیں اپنے گھر میں بیٹھے ہیں laptop اے اگر کام ہے اپنے گھر کو بیٹھک بنائے کوئی میں یا سیکرٹریٹ میں اپنا جواب دیدیتے ہیں۔ جناب اپیکر صاحب! وہاں کوئی بیٹھنے کے لیے تیار نہیں ہے قائد ایوان صاحب please واشک کے عوام پر حرم کریں اللہ آپ کے اوپر حرم کرے گا۔ thank you جناب اپیکر۔

جناب ڈپٹی اپیکر: جی عبد الواحد صدیقی صاحب۔

حاجی عبد الواحد صدیقی: جناب اپیکر صاحب! جناب اصغر خان اچکزئی صاحب ہمارے محترم ہیں۔ وہ

جس انداز سے ہمیں یہاں بلوجستان اسٹبلی کی روایا یت کا سبق سمجھا رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم بلوجستان کی روایا یت کو جانتے بھی ہیں اور ان سے واسطہ بھی پڑا ہے لیکن ہمارا یہ عمل حکومتی خیز کے رویوں پر منحصر ہے۔ اگر وہ ہمیں اپنا ہم پلہ نہیں سمجھتے یہاں تک کہ ہمارے حزب اختلاف کے اراکین سے کہا جاتا ہے کہ آپ اپنی اسکیمات یا جو بھی سفارشات اپنے DCO کے پاس جمع کرنے ہیں۔ ہمیں یہ علم ہے کہ ہمارے تمام اپوزیشن کے حلقوں میں جو کہ ان لوگوں نے alternate بٹھا رکھے ہیں۔ وہ لوگ جو انتخابات میں شکست کھا گئے اپنے تمام تراجموراں کے ذریعے چلا رہے ہیں، ہم خاموش رہے PSDP پر ہم نے بحث شروع کی۔ ہم نے تجویز دی کہ خدارا! منی بجٹ بنا کے اس اسٹبلی کے floor پر لا کیں تاکہ ابھی ہی ختم ہو جائے۔ اگر آپ میں یہ اصلاحیت نہیں ہے کہ 9 مہینے گزرنے کے باوجود بھی آپ ابھی تک PSDP میں clear نہیں ہوئے ہیں، گلہ ہم سے کر رہے ہیں۔ 9 مہینے مسلسل ہم نے انتظار کیا ہے ہمیں پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن اپنے علاقے کی ترقی پر اپنے ضلعے کی ترقی پر ہم کسی سے compromise نہیں کرنا چاہتے۔ آج ہمارے تمام تعلیمی ادارے، اس وقت آپ خود جا کے دیکھیں کہ تمام ہائی اسکولز میں ایس ٹی سائنس اور جزل کی تمام پوٹھیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ کیا کوئی آپ مثال لیتے ہیں۔ ہمارے دور دراز علاقوں میں آپ بھی اسی ضلع سے تعلق رکھتے ہیں، جا کے آپ تمام ہائی اسکولز کی پوٹھیں دیکھیں۔ جہاں سائنس ٹیچر میسر نہ ہوں، جہاں ایس ٹی سائنس میسر نہ ہوں، جہاں سائنس لیبارٹری میسر نہ ہوں، وہ کیا میرٹ کو follow کر سکیں گے۔ کوئی والوں کے ساتھ 9 سوکی لگ بھگ پوٹھیں ہمارے ضلع پشین میں خالی پڑی ہیں۔ کیوں اُس کو پڑھیں کر رہے ہیں۔ ہم گزشتہ حکومت کی بات نہیں کرتے ان 9 مہینوں کی ہم بات کرتے ہیں۔ آپ 9 مہینے میں ان پوٹھوں کو پڑھیں کر سکے ایک روز اشتہار لگ جاتا ہے۔ کبھی BTS اور کبھی NTS سے لوگوں کو آپ اٹوادیتے ہیں، وہ غریب بچے جو بلوجستان کے دور دار ز علاقوں سے آ جاتے ہیں۔ ہزار 12 سورو پے جمع کرتے ہیں NTS اور BTS کو اور دوسرے دن واپس cancel ہو جاتے ہیں۔ ان کا حساب پھر کون دے گا۔ اس کو پھر آپ ہی لوگوں نے manage کرنا ہے کہ آپ کے ساتھ احساس کرنا ہے کہ ایک غریب بچہ موی خیل سے آکے ہزاروں روپے کسی سے قرض لے کے ایک پوسٹ کے لیے apply کرتا ہے دوسرے دن وہ واپس فیس بھی جمع ہو جاتی ہے، تب بھی وہ ان کو پھر میل جاتا ہے، پوٹھیں cancel ہیں۔ آپ اپنے رویوں کو درست کریں پھر ہم سے گلہ کریں اگر آپ کا رو یہ اسی طرح ہو 9 مہینے سے ہم مسلسل چیز رہے ہیں کہ خدارا اپنی اس حالت کو سنبھالیں ہمارے تعلیمی ادارے suffer کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صدیقی صاحب! تھوڑا اختصر کر دیں تاکہ ان لوگوں کو بھی موقع دیں۔ جی۔

حاجی عبدالواحد صدیقی: تو اس حوالے سے بھی ہم بلوجستان کی روایت جانتے بھی ہیں اور اُنے واسطہ بھی پڑا ہے۔ لیکن اگر آپ کا روایہ یہی ہوگا آپ کی روشنی ہو گی آپ کے روایہ میں change نہیں آئے گا تو انشاء اللہ آپ بے فکر ہیں ہم پورا کوئی اور پورے بلوجستان کو block کر دیں گے۔ جب تک آپ اپنے روایہ میں change نہیں لائیں گے۔ آپ حزب اختلاف کو حزب اختلاف کی حیثیت نہیں دینگے۔ آج تک ہماری وہ اسٹینڈنگ کمیٹی جو ہم قائد ایوان سے مل کے فیصلہ ہوا ہے ہم نے اپنی list اور یادی ہے پورے دو مہینے گزر گئے ہیں ابھی تک اُن کا نظریہ نہیں ہو رہا ہے۔ کیوں نہیں ہو رہا ہے اور ہم لوگوں سے جو وعدہ کیا گیا تھا، ہمیں جو list گئی تھی آج اُس میں بھی change لا یا گیا ہے۔ ہماری اُن تجویز کو بھی قبول نہیں کرتے اور کہتے یہ ہیں کہ ہم نے کب آپ کو ignore کیا ہے۔ کس میدان میں ہمارا ساتھ دیا ہے ہماری بات کس نے مانی ہے اپنے روایہ کو درست کر لیں ہمارا احتجاج سخت ہو گا اور پھر نہ آپ رہیں گے اور نہ آپ کی حکومت، انشاء اللہ۔ شکریہ

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ صدیقی صاحب میرے خیال جام صاحب اپوزیشن لیڈرنے بھی بات کریں، آپ سب نے میرے خیال سے بات کریں۔ شاہ صاحب آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔ جی۔ ملک صاحب۔

ملک سعیدرخان ایڈو و کیٹ (فائدہ حزب اختلاف): جناب اسپیکر! ہماری ملاقات کے حوالے سے خیالات کا اظہار کیا ہے میں اُس سے متعلق دو منٹ بات کروں گا۔ ہمارے انتہائی قبل قدر سردار عبدالرحمن کھتیران صاحب کل تشریف لائے تھے ہم اُن کے مشکور ہیں ہمارے بڑے بھی ہیں ویسے بھی ہر حوالے سے۔ لیکن میں اُن سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا جو آپ کل ٹریزیری بخزر کی طرف سے آپ ایک proposal لیکر آئے تھے۔ آپ اپنے ضمیر کے ساتھ دیکھ لیں ہم کوئی چیز اپنے لیے تو نہیں مانگ رہے ہیں آپ اپنے ضمیر کے مطابق اُس سے مطمئن ہیں کہ نہیں؟ ہم اپنے لیے کچھ نہیں مانگ رہے ہیں۔ ہم نے تو کل بھی اور اُس سے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ ہمارے حلقات بھی جام صاحب کے حلقات کی طرح کے حلقات ہیں۔ ہمارے حلقات بھی نصیب اللہ مری کے حلقات کی طرح کے حلقات ہیں۔ ہمارے حلقات بھی سردار عبدالرحمن کھتیران صاحب کے حلقات کی طرح کا حلقات ہیں۔ اُن لوگوں کو بھی پانی، تعلیم اور صحت کی ضرورت ہے، کیا اگر بلوجستان میں ترقیاتی کام ہوتا ہے اور ہمارے یہ تمام 23 حلقات اُس سے محروم ہوتے ہیں۔ اگر یہ انصاف ہے تو یہ کہے اور اگر یہ بے انصاف ہے تو پھر ہمیں بتایا جائے کہ اس بے انصاف کے خلاف ہم احتجاج نہ کریں تو کیا کریں؟ ہم احتجاج پر مجبور ہوئے ہیں ہم نے کبھی خود احتجاج نہیں کیا ہے۔ جناب اسپیکر! آپ کے علم میں ہے نہیں تو میں ایک دفعہ پھر اس کی گردان کرتا ہوں میں گزارش کرتا

ہوں کہ ہمارے پاس ہمارے انتہائی قابل قدر ٹریشری بخزر کے ساتھی آئے ہیں۔ ایک دفعہ نہیں دو تین دفعے آئے ہیں۔ وہ اپنے proposals لیکر آئے ہیں۔ لیکن یہ خود دیکھ لیں کہ کیا وہ انصاف پر منی proposal ہیں یا نہیں۔ اور لیڈر آف ہاؤس نے خود فرمایا کہ جی آپ اس کو 15 پر رکھیں، 15 سے آپ اس کو لیں آگے چلاتے ہیں جس حد تک پہنچتا ہے۔ میں نے اُن کی خدمت میں گزارش کی کہ ٹھیک ہے آپ کی بات میں اپنے ساتھیوں تک لے جاؤں گا 15 کروڑ روپے انہوں نے کہا کہ ترقیاتی کام کے لئے رکھیں ہر حلقة کے لیے۔ میں نے کہا یہ proposal اپنے ساتھیوں تک لیکر جاؤں گا لیکن ہمیں یہ تو پتہ چلیں کہ کل کتنے پیسے ہیں اور ٹریشری بخزر کو کتنے پیسے مل رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو 19-2018 کی PSDP ہے اس کا کیا result ہوگا؟ اُس کے بار میں انہوں نے جواب نہیں دیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پشتومیں کہتے ہیں:

کہ وہ یووارخطائے ستم نو دی تاخداۓ خوار کی۔ کہ دی بل وار خطائے ستم نو دی تاخداۓ خوار کڑی، او کہ دریم وار خطائے ستم نو دی ماخداۓ خوار کی۔ (تواب ہمارے لیے کوئی بات رہ ہی نہیں گئی ہے ہمیں بار بار اس طرح کے ۔۔۔ دوسری گزارش میں یہ کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں تاکہ سردار عبدالرحمن صاحب وضاحت کر سکیں۔

فائدہ حزب اختلاف: سردار صاحب! میں ایک بات پوری کرنا چاہتا ہوں۔ اصغر صاحب نے کہا کہ ہم ایک ہیں ہمیں ایک دوسرے کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہئے۔ یہ میں اُن سے پوچھتا ہوں آپ اپنے خمیر کے مطابق دیکھیں۔ قلعہ عبداللہ میں ہمارا ساتھی گلتان کا ایم پی اے ہے اُن کی تمام اسکیمات کو انہوں نے تبدیل کرایا ہے کہ نہیں کرایا ہے؟ اگر نہیں کرائے ہیں تو ہم اس ایوان میں وہ ثبوت بھی پیش کریں گے۔ کیا یہ انصاف ہے کیا اس انصاف کیلئے ہم خاموش رہیں؟ اور دوسری گزارش میں یہ کروں گا انہوں نے فرمایا کہ ہم حقوق میں یکساں ہیں۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ آپ کے حقوق کو بھی اسی قسم کی ترقی ملے۔ مجھے بتائیں آپ یعنی ایک انتہائی قابل قدر سیاستدان ہیں۔ آپ نے کسی بھی آپ کی جو گورنمنٹ کے فورم ہے کہ اُس میں یہ کہا ہے کہ جی یہ برابری کی بنیاد پر۔ اور اگر برابری کی بنیاد پر حقوق ترقیاتی حقوقوں کو نہیں ملتے تو ہمارا احتجاج حق بجانب ہے۔ ہماری چیخ و پکار حق بجانب ہے اور ہم یہ احتجاج چیخ و پکار کریں گے۔ last گزارش میری یہ ہے جناب اسپیکر! کہ اب یہ بات آئی ہم نے گزارش کی کہ یہ جو کچھ آج آیا ہے۔ اس پر آپ کی مہربانی، چیئرمیٹ کی مہربانی آپ حضرات نے ان کو پابند کیا انہوں نے یہ releases دیئے۔ میں پھر دہراوں گا کہ کل تک ہمیں یہی ٹریشری بخزر کی طرف سے یہی کہا گیا کہ نئی جو پی ایس ڈی پی ہے 19-2018ء کی۔ ایک بھی، اس پر کبھی بھی ہم بیٹھنے نہیں ہیں۔ کبھی بھی اس

سلسلے میں ہم نے کوئی بات نہیں کی ہے۔ اور اس کے بعد ہم اس پر بات کریں گے۔ تو مجھے یہ بتایا جائے کہ اگر ٹریڈری پیچزوالے کہتے ہیں کہ نئی پی ایس ڈی پی پر ہم نے کوئی بات نہیں کی ہے۔ اور یہ releases کیسے ہوتے ہیں۔ کس بات کا اعتماد کیا جائے کس بات پر بھروسہ کیا جائے میری گزارش یہ ہو گی کہ اگر یہ کمیٹی منت ہے اور کل اس پر یقینی ہے تو ٹھیک ہے جی۔ تو آج اس کا رروائی proceeding کوکل کیلئے ملتوی کیا جائے۔ اگر نہیں ہے تو میں نے کہہ دیا کہ ہم اپنا احتجاج جو ہمارے بس میں ہو گا۔ apparent ظاہر ہے انصافی ہمارے ساتھ ہو رہی ہے۔ اس کے خلاف ہمارا چیخنا ہمارا احتجاج کرنا یہ ہمارا فرض ہے۔ Thank you Sardarsar Sahib مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی سردار عبدالرحمن صاحب! اوضاحت کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: جناب اسپیکر! شکر یہ میں قائد حزب اختلاف کا دل سے احترام کرتا ہوں۔ بلکہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ بہت پیار کرتے ہیں۔ میں تو اس پارٹی میں رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ تو دکھائی دے رہا ہے سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: انشاء اللہ میرا آج بھی پیار ہے اور کل بھی پیار تھا۔ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب، حضرت مولانا واسع صاحب، حضرت مولانا شیرانی صاحب بھائیوں سے زیادہ میری قدر کرتے ہیں اور اسی طرح ملک سکندر میرا colleague بھی سلسلہ بھی ہے۔ انہوں نے ایک بات کی میں باوضو کھڑا ہوں نماز پڑھ کر آیا ہوں انہوں نے کہا کہ سردار عبدالرحمن کھیتران اپنے ضمیر کو جھنچوڑ کر کہہ دیں کہ equality مساوات ہے یا نہیں۔ میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ جتنے بھی الیکشن لڑ کے آئے ہیں جسے اگر کوئی فنڈ دو چار دن میں یا ایک دن میں یا ہفتے میں ریلیز کیا جا رہا ہے، برابری کی بنیاد پر ان حلقوں میں جا رہا ہے۔ میں اپنا ایمان کسی کے لئے نہیں، نہ جام صاحب کی حکومت کیلئے خراب کرتا ہوں، میں اپنے اللہ کو جوابدہ ہوں۔ مجھے قبر میں اکیلا جانا ہے میرا اُدھر کوئی ساتھی نہیں ہو گا۔ تو میں یہ حلفاً کہتا ہوں کہ جتنے بھی حلقوں کو جو بھی چیز جا رہی ہے فنڈ جو بھی ہے سو فیصد equal اگر ایک روپیہ جائے گا بھی 51 حلقة ہیں ہمارے ان حلقوں کو جارہے ہیں۔ اپیشیل سیٹوں کی الگ بات ہے۔ وہ ہمارے پاس بھی ہیں اور آپ کے پاس بھی ہیں۔ میں اپنے قائد ایوان کے پاس گیا اُن کو request کی میں نے کہا دیکھیں ہم سب منتخب ہو کر آئے ہیں ہم نے اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلنا ہے۔ اور انہوں نے بڑا دل کیا اتنا بڑا دل کر کے اُس نے کہا کہ آپ جائیں، ہم ہر طریقے سے اُن کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ آج بھی میں کہتا ہوں اپنے قائد ایوان کی اجازت

سے ملک صاحب! میں گزارش کروں گا۔ کہ آج بھی آپ کی طرف یہ نہیں ہے۔ آپ کے حلقے کو ignore نظر انداز نہیں کیا جائے گا یہ میں ذمہ داری سے اس ایوان میں کہہ رہا ہوں۔ آج کے بجٹ میں نہیں یہ پانچ سال جو ہم میں مینڈیٹ دیا گیا ہے، پانچ سال میں آپ کے حلقے کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ باقی انتظامی طور پر آپ بھی بیٹھیں، ہم بھی بیٹھیں، کوئی انتظامی آپ اُس میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں یا ہماری طرف سے یا ہم نے حکومت چلانی ہے۔ حکومت کی اپنی کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں۔ وہ بھی ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔ اب آپ آئیں new پر کہ آپ نے کیوں؟ ٹھیک ہے، ثناء صاحب بیٹھے ہوئے ہیں بار بار کورٹ کے فیصلے۔ کورٹ نے چار سیکٹر میں allow کیا تھا۔ آپ اس کے ایلوکیشن دیکھیں اخخاریزیشن دیکھیں سینڈسٹرنگ پر۔ انہی چار سیکٹر زکو ہم نے ترجیح priority دی ہے۔ اُس میں ریلیز ہوئی کسی کا حلقہ نظر انداز نہیں ہوا ہے۔ ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں آپ کیوں احتجاج کرتے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ بات چیت کرنے کو تیار ہیں، ہم آپ کی تجاویز لینے کو تیار ہیں۔ تحفظی دیر پہلے ثناء صاحب کہ رہے تھے۔ کہ ہم آپ کیلئے کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے کر رہے ہیں۔ تو بسم اللہ بیٹھیں ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ وہ کرسی اور اس کرسی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ بھی لال گرسی ہے وہ بھی لال گرسی ہے۔ وہ بھی ایسے گھومتی ہے اور یہ بھی ویسے گھومتی ہے۔ یہ میوزیکل چیز ہے یہ گھوم کر ادھر آجائیگی اور وہ ادھر سے ادھر آجائیگی۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ احتجاج میں کچھ نہیں رکھا۔ آپ احتجاج کریں گے مثال کے طور پر اس پوزیشن پر چلے جائیں گے، کس کا نقصان ہو گا بلوجستان کا نقصان ہے۔ ذاتی طور پر میری آپ کی جام صاحب کی اس ٹریپری پیپر کی، آپ کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ ہم سب بلوجستان کی ترقی چاہتے ہیں۔ اس کا احساس محرومی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تو جب ہمارا مشن ہی ایک ہے ہم پاکستانی ہیں ہم پاکستان کی خبر مناتے ہیں۔ ہم اپنے پاکستانی ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کہ سبز ہلالی پر چم کو ہم سلام کریں۔ آپ بھی وہی چاہتے ہیں، ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔ ہم اس بلوجستان کے باسی ہیں۔ ہم اس بلوجستان کی ترقی چاہتے ہیں اس میں روزگار دینا چاہتے ہیں احساس محرومی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آئیے مل کر چلتے ہیں کندھا سے کندھا مل کر چلتے ہیں احتجاج میں کیا رکھا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ جو مجھ سے آپ نے پوچھا میں اپنے اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کے کہتا ہوں کہ برابری کا حقوقوں کا سلسلہ ہے۔ میں آپ کے پاس چل کر آیا تجاویز لے کر آیا نعوذ باللہ وہ قرآن شریف کی لکیریں نہیں ہیں کہ زیرِ بنہیں ہے کہ وہ تبدیل نہیں ہو سکتے ہیں۔ بیٹھیں ہمارے ساتھ محبت سے ہم چلتے ہیں۔ تجاویز دیں اچھی تجاویز دیں ترقی کے حوالے سے تجاویز دیں، روزگار کے حوالے سے تجاویز

دے ہم دیکھیں گے کہ کسی پر consensus بنتے ہیں ہم اُس پر چلیں گے۔ کہیں پر اختلاف ہوتا ہے آپ اور ہم اختلاف کرتے ہیں آپ کے ذہن میں آتا ہے کہ یہ صحیح اختلاف کر رہا ہے آپ مان لیں۔ آپ کرتے ہیں ہم اُس کو مان لیں تو اس طریقے سے چلنا ہے۔ thank you very much.

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ سردار صاحب۔ جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر! سکر راجح الوقت اور قانون راجح الوقت ہم سب تسلیم کرتے ہیں۔ اُس دن جب میر عبدالقدوس اجلاس کی صدارت کر رہے تھے آپ تشریف فرماتھے، اُس دن PSDP اور بلوچستان کے معاملات کے بارے میں ہم بات کرنا چاہتے تھے۔ تو اُس دن انہوں نے لفظ *assurance* پی ایس ڈی پی پر وعدہ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ لیکن انہوں نے کہا پی ایس ڈی پی پر *on-going* اور جو آنے والی ہے۔ بالکل *very simple* یعنی میں اس کو سمجھوں گا کہ جو *P&D* کی ایک *clarification* وضاحت آتی ہے۔

اور ان دو روز کے اخبارات میں۔ اور جو اسپیکر صاحب کے کہنے پر ایک کاغذ آیا ہے۔

P&D ڈیپارٹمنٹ سے، ہمیں کہا گیا تھا، اسپیکر میر عبدالقدوس بزرجنو صاحب نے کہ اس پر ہماری بات چیت ہو گی۔ اس پر ایوان دونوں اطراف سے اراکین نامزد کئے جائیں گے، ہم اُن کی سربراہی میں یا آپ کی سربراہی میں ہم بات کریں گے۔ جناب اسپیکر! اتنی تقریر کرنے کی ضرورت ہے نہ اتنی بھی تھیوری اور تھیس دینے کی ضرورت ہے۔ جناب اسپیکر! قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں ہم بلوچستان کی صرف پی ایس ڈی پی نہیں، میں کہتا ہوں کہ ہر مسئلے پر ہم گورنمنٹ کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! ہم پی ایس ڈی پی پر، ہم *on-going* پر بات کرنا چاہتے ہیں PSDP پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ریکوڈ پر بات کرنا چاہتے ہیں ہم گوادر پورٹ پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم لینڈ ایکو زیشن جو آج ہماری کوست کی حالت ہے۔ ہم اُس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سی پیک کے مغربی روٹ پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ باتیں ہماری ہیں پشتہ میں کہتے ہیں ”خبر ڈیر سرے یو“۔ براہوی میں بھی کہتے ہیں ”ہیئت باز کا ٹم تا ایسٹ“۔ اس کے بعد میں ہر اجلاس attend کروں گا۔ لیکن میں گزارش کرتا ہوں آپ سے آپ نے بحیثیت اسپیکر continue کرنا ہے، جو assurance ہمیں میر عبدالقدوس نے دیا ہے آپ نے کہنا ہے اس طرف اور اس طرف سے کہ ہم اپنے اراکین نامزد کریں تاکہ کمیٹی میں بیٹھیں۔ جناب اسپیکر! ہم ہر مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں ہم گورنمنٹ سے۔ ہم جو سیکورٹی اور ایک جو پلنڈہ آیا ہے۔ جو سیکورٹی پر کروڑ ہا۔ صرف مستونگ پر مہینے کے پانچ کروڑ روپے

فرنڈیئر کو پر خرچہ ہو رہا ہے۔ ہم سب پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ صرف پی ایس ڈی پی پر ہم بات نہیں کرنا چاہتے میرے کان میں یہ بھی شنید میں بھی آیا ہے کہ آپ کو تاؤن کمیٹیز میں حصہ دیا جائے گا۔ آپ کو ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈز میں حصہ دیا جائے گا۔ نہیں کوئی حصہ نہیں ہے۔ نہ ڈسٹرکٹ کونسل تاؤن کمیٹی میونسل کمیٹی نہ میٹرو پولیشن کمیٹی۔ ہمارے ساتھ گورنمنٹ بیٹھ کے بلوچستان کے سارے مسائل پر بات کرے۔ that is all

Mr.Speaker thank you very much

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی احسان شاہ۔

سید احسان شاہ: جناب اسپیکر! شکریہ جب سے یہ اجلاس شروع ہے اس اجلاس میں آئے دن یہی پی ایس ڈی پی کاررونا اپوزیشن کی جانب سے، کچھ گورنمنٹ کی جانب سے بھی بہت سارے دوست ہیں۔ فرض کریں میں خود ہوں مجھے پی ایس ڈی پی کے بارے میں کچھ نہیں پتہ، نہ میں کسی مینگ میں شریک ہوں۔ لیکن میں چونکہ ٹریشوری بچر کا حصہ ہوں۔ اور میری یہ کوشش ہے کہ دونوں طرف سے معاملات ٹھیک ہوں۔ میں نے اُس دن ایک رائے دی تھی۔ دیکھئے جہاں ہم روایط کو ضوابط پر فویت دیتے ہیں وہاں پر مسئلے آ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر جناب والا! ہم مرکز سے جو پیسے لیتے ہیں NFC کے تحت ہم ایک فارمولے کے تحت لیتے ہیں اُس فارمولے کے تحت ایک حصہ جتنی بھی collection ہوتی ہے پاکستان میں ایک حصہ فیڈریشن کے پاس رہتا ہے، باقی inverse trickle down population density، population collection میں ریونو اُس میں poverty ہے، یہ چار انڈیکٹرز ہیں۔ جناب والا! کسی زمانے میں اسی صوبے میں جب بڑے جام صاحب کی حکومت جام یوسف صاحب اُس وقت یہاں پر DFC ہوتا تھا۔ DFC کا کام یہ تھا کہ جس فارمولے کے تحت فیڈرل گورنمنٹ سے ہم صوبے پیسے مانگتے ہیں پھر ہمارے درمیان بھی انصاف ہو۔ وہ تھا لوکل گورنمنٹ کیلئے اُس کا چیئر مین ہوتا تھا فائز منٹر۔ اور اُس کے ساتھ باقی ممبرز ہوتے تھے باقی۔ میں نے اُس دن بھی رائے دی۔ آج بھی قائد ایوان بیٹھے ہیں جام صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اُس DFC کو بحال کیا جائے۔ اُس کے تحت اگر جس ضلع کو جتنے پیسے جانے ہیں اُس فارمولے کے تحت وہ جائیں۔ اب بات آ جاتی ہے وہاں پر ممبران کی ایک ڈسٹرکٹ میں دو ممبرز ہیں، ایک میں ایک ممبر ہے، ایک میں چار ممبرز ہیں۔ اب اُس کے تناسب سے ظاہر ہے کہ جس ڈسٹرکٹ میں زیادہ ممبرز ہیں پاپولیشن بھی زیادہ ہوگی۔ رقبہ کہیں کم کہیں پر زیادہ۔ اگر اس بنیاد پر چیزیں ہوں تو میرے خیال میں نہ اپوزیشن کوشکائیت ہوگی نہ

ٹریشوری بچز کو تو میں قائد ایوان کی ذرا توجہ چاہوں گا کہ اگر ڈی ایف سی کو جمال رکھا جائے اور یہ ساری چیزیں اُس میں جا کر decide ہوں۔ اچھا! اب پریشر زیادہ آتا ہے حکمہ پی اینڈ ڈی پر۔ کوئی اسکیم ہو، ہم جاتے ہیں پی اینڈ ڈی کبھی ACS صاحب مینٹ میں ہیں۔ میں تو تقریباً چار پانچ مرتبہ گیا ہوں بھٹی صاحب سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔ تو جب ہم ٹریشوری بچوں کا یہ حال ہے کہ ہم جاتے ہیں وہاں۔ تو اپوزیشن والوں کو بھی میں گزارش کروں گا کہ یہ گلہ آپ کا بجا ہے لیکن آپ دیکھیں گورنمنٹ کی بھی مشکلات ہیں۔ گورنمنٹ کی مشکلات کیا ہیں کہ فنڈ نہیں ہے۔ دوسری جانب کوڑت میں کیس ہے۔ اب کوڑت میں جن چار سیکٹروں کی اجازت دی ہے۔ ایک مینٹ میں اتفاق سے CM ہاؤس میں بیٹھا ہوا تھا۔ بھٹی صاحب اور کچھ دوست اُس وقت ہائیکورٹ سے آئے تھے انہوں نے کہا کہ جی ہائیکورٹ نے اب چار سیکٹروں کی اجازت دے دی ہے۔ لیکن ان چار سیکٹروں میں بھی ہائیکورٹ نے پابندی لگائی ہے۔ میرے علم کے مطابق جو on-going اسکیم میں ہیں پہلے تو ان کو مکمل کیا جائے۔ اب کچھ اسکیم میں ایسی ہیں جو انفرادی نوعیت کی ہیں۔ انفرادی نوعیت کے حوالے سے کوڑت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ساری انفرادی نوعیت کی اسکیم میں ہٹا دیں۔ اور میرے خیال میں گورنمنٹ نے کوئی چار سو اسکیم میں delete کی ہیں اُس پی ایس ڈی پی سے جو انفرادی نوعیت کی تھیں۔ اجتماعی نوعیت کی ہیں وہ حلقة کے نمائندوں کو دکھائے جائیں گے کہ جی یہ اجتماعی نوعیت کی ہیں اور اس پر خرچ یہ ہو چکا ہے ان کو مکمل ہونا چاہے۔ اس بات پر نہیں کہ مجھ سے پہلے والے ایک پی اے نے دیتے ہیں یا میری کسی مخالف جماعت نے دی ہیں۔ ہیں تو اس علاقے میں لگیں گے۔ اگر اسکو اڑیں واٹر سپلائی اسکیم ہیں۔ تو میری یہ گزارش ہو گی قائد ایوان سے اور حزب اختلاف کے دوستوں سے کہ آپ DFC پر متفق ہو جائیں۔ اس میں آپ کے بھی نمائندے ہوں گے، ٹریشوری بچز کے بھی نمائندے ہوں گے۔ اور اس فارمولے کے تحت آپ چیزوں کو جانے دیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دومنٹ شناہ بلوج صاحب تشریف رکھیں۔ کیونکہ آگے کارروائی بھی رہتی ہے۔

جناب ثناء اللہ بلوج: جناب! دومنٹ سے بھی کم، میں نے تفصیلات کر لی شروع میں، میں دوبارہ دہرانا نہیں چاہوں گا۔ سب سے پہلے آپ کاشکریہ، اصغر خان اچکزئی صاحب نے کافی دوستوں نے تھوڑی سی اپنی رنجیدگی کا اظہار کیا، کہ ہمارے پچھلے سیشن میں کچھ الفاظ کی جو ہیر پھیر ہوئی ہے جس سے کچھ دوستوں کی دل آزاری ہوئی ہے، ہم personally ہماری کسی سے ذاتی عناد نہیں ہے۔ اگر کسی دوست کی دل آزاری ہوئی ہے، ہم اس کیلئے معذرت خواہ ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم یہاں ایک سنجیدہ بحث بلوجستان کی تعمیر و ترقی کے حوالے سے ہم نے متعارف کر دیا ستمبر 2018ء میں، پہلک سیکٹر ڈولپمنٹ پلان کے حوالے سے۔ ادھر کوئی مسئلہ حلقة

کا نہیں ہے ادھر مسئلہ کسی ممبر کا نہیں ہے ادھر مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان کا overall development کا جو ایجنسڈ ہے وہ تریک پر نہیں ہے۔ جب بلوچستان کی جو ترقی کی سمت ہے، وہ گزشتہ تیس پینتیس سالوں سے غلط جگہ پر کھڑی ہے۔ یہ حکومت پانچ سال میں، بیشک ہمارے بھی آپ میں تھے۔ اگر اس کی سمت درست نہیں ہے بلوچستان ترقی کی وہ منازل طنیں کر سکتا، تو اس لئے آپ کو یاد ہو گا یہ پی ایس ڈی پی کی discussion رونا دھونا نہیں تھا بڑی sensible discussion ستمبر 2018 میں ہم لے آئے۔ اُس پر ہم نے ڈیریٹ گھنٹے تقریر کی آپ کو ساری تجاویز دیں۔ اور وہ تجاویز آج آزادی بل کورٹ سات دن پہلے اپنے فیصلے میں دھرا تا ہے آزادی بل کورٹ وہی چیزیں جو دھرا رہے ہیں جو آج احسان شاہ کہہ رہے ہیں ہم بھی کہہ رہے تھے کہ بلوچستان میں آپ نے ایک فارمولہ بنانا ہے پیرا 2 ہے اگر آپ کہتے ہیں میں دوبارہ دھرا دوں گا پنج نمبر 2 ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شاء بلوچ صاحب! اس پر بات ہو گئی ہے میرے خیال سے۔

جناب شناہ اللہ بلوچ: سر! ہو گیا ٹھیک ہے میں اس کو دوبارہ نہیں، تو اب کہنے کا مقصد یہ ہے میں کمپلیٹ کروں شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ: شاء صاحب! ایک منٹ آپ کا لوں گا، جناب! اجازت ہے۔ دیکھیں جس طرح نواب صاحب نے کہا سو بات ایک بات۔ یہ بات اپنی جگہ پر کہ ہم پورے بلوچستان کے ڈولپمنٹ پلان کو ڈسکس کرنا چاہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اپوزیشن کو یہی خدشہ ہے کہ ٹریشوری پیپر کا حصہ زیادہ ہو گا پی ایس ڈی پی میں اور ان کے حلقوں کو نظر انداز کیا جائیگا اور ان کے حلقوں میں پی ایس ڈی پی کا expenditure بھی طریقہ کار دوسرا ہو گا ہم صحیح بات پر کیوں نہیں آتے حقیقت تو یہ ہے۔ آپ اس بات کی گورنمنٹ کی ٹریشوری پیپروں سے آپ اسکی گارنٹی لیں، آپ پورے ڈولپمنٹ پلان کی بات۔ وہ تو، اگر اس کا throw-forward آپ دیکھیں موجودہ پی ایس ڈی پی کا۔ میں کہتا ہوں یہ پانچ سال ہے اگلے بیس سال میں بھی مکمل نہیں ہو گا۔ وہ تو جا کے پتہ نہیں پانچ سو چھوٹے سوارب روپے ہیں وہ کب جا کے مکمل ہو گا۔ لیکن آپ اُسی پوائنٹ پر آئیں جس نقطے کی تکلیف ہے اس پر بات کریں۔

جناب شناہ اللہ بلوچ: شاہ صاحب Thank you دیکھئے جناب اسپیکر صاحب! مختصر یہ ہے کہ ہم نے پہلے بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی اس پی ایس ڈی پی اس حوالے سے شاہ صاحب دوبارہ آگئے ہیں کہ جی خدشات۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اپوزیشن کے تمام دوستوں میں یہ خدشات پائے جاتے ہیں حکومت نے جو بنیادی، شروع میں فیصلے کیے اس سے ہمارے خدشات میں اضافہ ہوا تمام اپوزیشن متاثر ہوئی ہماری اس حد

تک کہ ہمارے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کو ہمارے ڈسٹرکٹس کی ایک کمپوزیشنز کو، ڈیموگرافی کو چیخ کرنے کی بھی فیصلے کیے جو ہم نے کورٹ سے جا کر کوادیے۔ ہم نے یہ خدشات ظاہر کیے لیکن ہم نے ان کو کورٹ کے۔ اب ڈولپمنٹ جو ہے یہ بلوجستان کے taxpayers کی money ہے۔ یہ پاکستان کے taxpayers کی money ہے۔ جو بلوجستان کے taxpayers ہیں وہ بلوجستان کے کونے کونے میں آباد ہیں۔ ہم یہی کہہ رہے ہیں شاہ صاحب ایک فارمولہ بنائیں اس فارمولے کے تحت جو کورٹ نے آپ کو بتایا پلانگ کمیشن کا ہے، پاپلیشن ہے، ایریا ہے، اینجکیشن کا انڈکس ہے ہیلتھ کا انڈکس ہے ڈسٹرکٹس کا، ہمارے ایریا ز کا وہ نکال کے ایک فارمولہ بنائیں اور اس فارمولے کو باقاعدہ اس اسلامی میں ہم متفقہ طور پر منظور کریں گے۔ جب ہم متفقہ طور پر منظور کریں گے ہم کورٹ میں آپ کے ساتھ جائیں گے کہ بلوجستان کی اسلامی نے متفقہ طور پر ایک فارمولہ طے کیا ہے۔ ہم نہیں چاہتے ہیں کہ یہاں آنے والی حکومتیں یا کوئی بھی حکومت اپوزیشن اور حکومتی پیغمبر پر کسی شخص کی ساتھ discrimination کرے، جو آئین کے آرٹیکل 38 کی خلاف ورزی ہے۔ Principle of policy, Chapter-2 Article-38 جس میں سماجی اور معاشرتی برابری کی بات کی گئی ہے ہم آپ کے ساتھ کورٹ میں جانے کو تیار ہیں دو دن میں ہم کورٹ سے کیس نکلوادیں گے۔ یہ بات ہم نے ستمبر 2018 میں آپ کو بتائی ہم نے آپ کو ایک متفقہ پی ایس ڈی پی بنانے کی ادھر بات کی۔ لیکن آپ اکیلے بیٹھ کے ساری چیزیں کر رہے ہیں۔ آج سات آٹھ مہینے کے بعد یہ frustration بڑھی ہے۔ اگر یہ چیزیں کرتے ہیں اگر آپ ایک اچھی سی کمیٹی بناتے ہیں اسے سی ایس ڈولپمنٹ بیٹھے ہیں۔ آپ کی اچھی ٹیم بیٹھی ہوئی ہے ہم اپنے دوست کو آفر کرتے ہیں دو دن آکے سر جوڑ کے بیٹھتے ہیں اس کے اوپر، تیسرے دن آخر متفقہ یہاں بلوجستان کا ڈولپمنٹ اینڈ افارمولہ پی ایس ڈی پی کیلئے اگر یہ گزر گئے ہیں اس کو جانے دیں۔ آنے والی پی ایس ڈی پی ابھی تک کورٹ نے آرڈر کئے تھے کہ اکتوبر 2018 میں آپ نے جو 2019-2020 کی پی ایس ڈی پی بنانے کیلئے اکتوبر میں آپ نے وہ کورٹ کا decision ہے۔ ہم تو کورٹ نہیں جا رہے ہیں ہم جائیں تو ہر دوسرے صفحے پر آپ کورٹ کی تو ہیں عدالت میں پھنس جائیں گے۔ ابھی دیکھیں یہ جو ایک فیصلہ ہوا ہے بلوجستان عوامی ڈولپمنٹ نند 19 مارچ 2019ء یہ 5 ہزار 3 سو میلین روپیے کے ہیں 33 ڈسٹرکٹس کو۔ میں آپ کو بتاؤں جناب اپیکٹر! اگر ہم یہ اٹھا کے جائیں ایمانداری سے، میں اگر اس کو اٹھا کے کورٹ میں جا ہوں یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ پڑا ہوا ہے راجہ پرویز اشرف والے میں اس کا آخری پیرا پڑھیں۔ ہم آپ کو ایمانداری سے ایک سینئر بھی اگر ہم کورٹ کی طرف جائیں آپ

کی گورنمنٹ کو چلنے نہیں دیں گی۔ ہم نے 2018ء میں آپ کے ساتھ بھائی بندی کی بنیاد پر بات کرنے کی کوشش کی۔ ابھی آپ جناب اپسیکر! اس وقت ہمارے سب کیلئے قابل قبول ہے آپ ایک کمیٹی بنائیں، حکومت سے یہ کہیں کہ یہ بلوجستان کی ترقی کیلئے اگروہ بات کرنا چاہتے ہیں ہم سنجیدہ بنیادوں پر بات کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اگروہ کہتے ہیں کہ فیصلے سڑکوں پر کریں گے ہم سڑک پر کریں گے وہ کہتے ہیں فیصلے کورٹ میں کرنے ہیں ہم کورٹ میں کریں گے اگروہ فیصلے کہیں پر بھی کرنا چاہتے ہیں ہم ان کے ساتھ جانے کیلئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: شکریہ۔ جی زمرک صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیریزراحت دو آپریٹو): شکریہ، مسئلہ یہ ہے کہ میرے خیال سے چار بجے یا ساڑھے بجے جب بھی اسٹبلی کا اجلاس شروع ہوتا ہے۔ شکریہ، مسئلہ یہ ہے کہ rules of procedure کے تحت یہ ہونا چاہیے میرے خیال سے کچھ بھی نہیں ہوا ہے جو انہوں نے سوال وجواب ہیں وہ بھی اسی طرح پڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے بلزم اور ہماری قراردادیں بھی اسی طرح پڑی ہوئی ہیں۔ ہم اس پر شروع ہے تین گھنٹے سے کہ پی ایس ڈی پی۔ یہ تین دن سے ہم کسی کو نصیحت نہیں کرنا چاہتے سارے یہاں سینٹر ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی دودو دفعہ منتخب ہوئے ہیں کوئی پہلی دفعہ منتخب ہوا ہے کوئی تین دفعہ منتخب ہوئے ہیں۔ جس طرح اپوزیشن چلانا چاہتے ہیں یا ان کی مرضی ہے جس طرح ہم چلانا چاہتے ہیں وہ ہماری مرضی ہے اگروہ مل کے چلانا چاہتے ہیں تو good and well ہم ان کے ساتھ دیں گے اگروہ اسی طرح چلانا چاہتے ہیں جس طرح پرسوں کی طرح تو پھر بھی چلائیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ ہم بھی پانچ سال ادھر بیٹھے ہوئے تھے آپ پوچھیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔ یہی جواب ہمیں یہاں سے مل رہا تھا کہ یہ ٹریزیری پیپر کا کام ہے گورنمنٹ چلانا اور گورنمنٹ گورنمنٹ ہوتی ہے آپ گورنمنٹ کا حصہ نہیں ہیں۔ آپ اپوزیشن اور گورنمنٹ ٹریزیری پیپر میں فرق کیا ہے یہ ہمیں بتایا جائے۔ ہم بلوجستان کے ہر ایشور پر، چاہے وہ امن و امان کے حوالے سے ہے as a whole، چاہے وہ ایجوکیشن سے تعلق رکھتا ہے۔ چاہے وہ ہمیلت سے تعلق رکھتا ہے چاہے وہ واٹر کا ہو چاہیے ڈیزیز کا ہوان پر، ہم آپ سے مشاورت چاکستے ہیں۔ آپ کی ذاتی اسکیموں کیلئے کوئی آپ کو نہیں کہہ سکتا کہ آپ اسکیمات دیدیں، آپ کیوں اس پر لڑتے ہیں؟

جناب ثناء اللہ بلوج: آپ ثبوت دیں، ایک ثبوت آپ پیش کریں۔ ہم بلوجستان کے ڈولپیمنٹ ایچنڈا کی بات کرتے ہیں ہم بلوجستان میں لانگ ٹرم پلانگ کی بات کرتے ہیں ہم بلوجستان میں فارمولے کی بات کرتے ہیں کہ 35 سال سے ذاتی اسکیموں کا سلسہ چل رہا تھا۔۔۔ (مداخلت۔شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: oreder in the House --- (مدخلت۔شور) آپ لوگ تشریف رکھیں۔ order in the House --- (مدخلت۔شور) آپ لوگ تشریف رکھیں۔ زمرک خان! آپ تشریف رکھیں۔ (مدخلت۔شور) آپ سب تشریف رکھیں۔ اختر حسین لانگو صاحب! آپ تشریف رکھیں میں بات کرتا ہوں۔ (مدخلت۔شور) ملک صاحب! آپ لوگ تشریف رکھیں قائد ایوان سے میں بات کرتا ہوں، شناہ بھائی تشریف رکھیں۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔ (مدخلت۔شور) order in the House زمرک خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ (مدخلت۔شور) شناہ بلوچ صاحب! کھیت ان صاحب آپ لوگ تشریف رکھیں۔ ملک صاحب بعد میں۔ ملک صاحب! میں نے آپ کی بات سن لی۔

ملک نصیر احمد شاہوی: نہیں نہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ بھی سنیں۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ مجھے موقع دیں۔ آج ہم اس ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نے بڑے مہذبانہ انداز میں بات کی ہے۔ ہم نے پی ایس ڈی پی پر اس لئے نو مہینے سے پی ایس ڈی پی جو ہے ہم یہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام کی ہے یہ کسی کی ذات کی نہیں ہے۔ اگر ہم نے کہا کہ زمرک خان کی جو منشی ہے اس کی مراعات ہمیں دی جائیں۔ اگر ہم نے کہا کہ اس کی گاڑی ہمیں چاہیے، اگر ہم نے اس سے کوئی چیز مانگی ہے۔ ہم اگر پی ایس ڈی پی میں، میں بلوچستان کے اپنے حلقة کیلئے حق مانگتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک چیز نہیں ہے۔ یہ ہم حکومت کا حصہ ہیں۔ آپ اپنے حلقة کیلئے کچھ نہیں مانگ سکتے ہیں۔ دیکھیں! یہ ہمارے دوست ضرور ہے۔ لیکن اس قسم کی حرکات سے ہم سب کو مشتعل کر کے آج ہم نے یہ اس لئے لائے تھے ہمیں معلوم تھا کہ حکومت کی طرف سے اس قسم کا جواب ملتا تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زمرک خان! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر زراعت و کوآپریٹوو: سر! ایک منٹ، اگر میری کسی بات پر آپ لوگوں کو اچھا نہیں لگا تو میں مغدرت چاہتا ہوں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: اس سے کوئی چیز مانگتے ہیں یا خدا نو استاد فلور پر ہم نے رشوت مانگی ہم نے جب بھی بات کی بلوچستان کی بات کی ہے وہ تو اس قسم کی کچھ آوازیں دیکھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! اذان شروع ہے۔

(خاموشی۔ اذان مغرب)

اب نماز مغرب کیلئے پندرہ منٹ کا وقفہ ہے اس کے بعد پھر آ کربات سنیں گے۔

(اجلاس کی دوبارہ کارروائی 07:45 منٹ پر جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی)
جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم۔ مولوی نوراللہ صاحب! آپ تو کوئی بات نہیں کہنا چاہ رہے ہیں؟ آپ دو منٹ تشریف رکھیں مولانا صاحب بات کریں۔

مولوی نوراللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمُجَدِّدِ وَالْفَرْقَانِ الْمُحْمَدِ۔ عَاجِلٌ وَّهُوَ أَقْرَبُ
الْتَّقْوَىٰ۔ صَدِقُ اللّٰهِ أَعْلَى الْعَظِيمِ۔ بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی اور اسی طرح بحیثیت ایک مسلمان، یہاں اسمبلی فلور پر
ہمارے حکومتی اراکین نے جو باتیں کیں وہ میرے خیال میں انصاف کے مطابق نہیں۔ جناب اسپیکر! پورے
ہاؤس کے سامنے جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب نے اپنے جوش خطابت میں آکے فرمایا کہ عدالت نے آڑورز
جاری کیا ہے کہ تعلیم اور ہیلتھ، پلک ہیلتھ، ان تین سیکٹرز میں اسکیمیں جاری رکھی جائیں۔ وہ انتخاب کے ساتھ فرما
رہے تھے کہ میرے حلقے میں مجھے اسکول نہیں چاہیے۔ ہاؤس اس بات پر گواہ ہے۔ مجھے قبائل گراؤ نڈ اور کرکٹ
گراؤ نڈ، اس طرح کے مسائل ہمیں دلچسپی ہے۔ میں آپ کے توسط سے ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ اپنے
حلقے کے عوام کو ناخواندہ اور جاہل رکھنا چاہتے ہیں؟ یا یہ ہے کہ ان کے حلقے کے لوگوں کے بچوں کے تعلیمی مسائل
حل ہیں؟ میرے خیال یہی ہو گا کہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جن مسائل اور جن وسائل کی ضرورت ہے اُنکے
حلقے میں میسر ہیں۔ اس وجہ سے وہ اپنے حلقوں میں تعلیمی حوالے سے بجٹ لگانا نہیں چاہتے ہیں۔ پھر یہاں یہ کہا
جارہا ہے کہ تمام حلقوں کو یکساں فنڈر زدیے جانے چاہیں۔ میں اپنے حلقے کے عوام کے مسائل کا یہاں آپ کے
توسط سے حکومت کے ذمہ داروں کو گوشہ نگار کرنا چاہتا ہوں میرے ضلع کی چار تھیصیلیں ہیں، دو تھیصیل ہیں اور دو
سب تھیصیل ہیں، سب تھیصیل ایک تھیصیل لوئی بند ہے، دوسری تھیصیل بادی ہے۔ ان دو تھیصیلوں میں انتظامی
آفیسرز کا کوئی دفتر نہیں ہے۔ ایک کا ذمہ دار آفیسر مسلم باغ میں بیٹھ کے تین سو کلومیٹر کا سفر عام آدمی ایک لوک
سریقیکیٹ حاصل کرنے کے لئے یہ سفر طے کرتا ہے۔ پوری تھیصیل میں کوئی ایک ہائی اسکول نہیں ہے۔ اور ہیں کلو
میٹر کے طول و عرض میں کوئی پرانگری اسکول نہیں ہے۔ آج تک برقراری کی وجہ سے ہمارے پہاڑوں میں لوگ
گھروں میں محصور ہیں، یہاں گھروں میں پڑے ہیں، روڈ زندہ ہونے کی وجہ سے ان کو ہسپتال تک نہیں پہنچا سکتے۔
اور یہاں کروڑوں روپیہ، اربوں روپیہ کوئی میں کیا مسائل ہیں؟ جب ہم مرکز سے فنڈر زایں ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے جب ہمارے نمائندے وہاں چلے جاتے ہیں تو پنجاب سے گله اور شکوہ کرتے ہیں کہ بلوچستان آدھا
پاکستان ہے ربے کی بنیاد پر ہمیں فنڈر ملنا چاہیے یہی بات وہیں ہو رہی ہے یا نہیں اس میں صداقت ہے یا نہیں؟

پسمندگی کی بنیاد پر دیا جائے رقبے کی بنیاد پر دیا جائے غربت کی بنیاد پر دیا جائے کشراجہتی غربت کی بنیاد پر یہ مختلف باتیں اور دلائل دیتے رہے ہیں۔ ہمارے علاقے کے حالات میرا حلقة جو ہے وہ دوسوکلو میٹر طولاً اور دوسو میٹر ارضاء اس کاربے ہے۔ آپ اندازہ کر لیں عبدالخالق ہزارہ کا حلقة جو وہ تین بائی تین کلومیٹر ہے۔ پھر ہمارے اس حلقتے کا فنڈ اس حلقتے کے برابر دینا کوئی انصاف ہے؟ یہ تعلیمی مسائل کی ضرورت محسوس نہیں کر رہے ہیں۔ اور ہمارے علاقے کے عوام کے بچے تعلیم کو جانتے نہیں ہیں۔ اور بڑے جو ہیں وہ تعلیم کی ضرورت محسوس نہیں کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ پسمندہ رکھے گئے ہیں ان لوگوں کو۔ ان لوگوں کا یہ تصور نہیں ہے کہ نسلکے میں پانی واٹر سپلائی کی اسکیم منظور کر کے اس طرح بھی لوگ پانی کی۔ آپ ہمارے حلقتے میں آئیں حکومتی ذمہدار ہمارے ساتھ چلے جائیں میں حلفیہ کہتا ہوں کہ کوئی یہ نہیں سمجھے گا کہ یہ پاکستان کا حصہ ہے۔ بلکہ یہ کہے گا کہ شاید یہ افغانستان کا حصہ ہو گا۔ اتنا پسمندہ رکھا گیا ہے، نہ روڑ ہے، نہ بجلی ہے، نہ پانی ہے، نہ ڈپنسری ہے، نہ بی ایچ یو ہے، کچھ بھی نہیں ہے پھر بھی کہا جاتا ہے ابھی پچھلے یہ پی ایس ڈی پی میں ہمارے حلقتے کے حوالے سے ڈیڑھ سو واٹر سپلائی کی اسکیمیں ہیں جو ضرورت کی بنیاد پر بجٹ میں منظور ہوئی تھیں۔ عدالت نے ان سے 45 اسکیمیں، کہتا ہے کہ یہ انفرادی اسکیمیں ہیں نکال کر کے ایک سو پانچ اسکیمیں رہتی ہیں ابھی میں گورنمنٹ کے ذمہ داروں سے اور خاص کر متعلقہ منستر صاحب سے کہ ہماری ان ایک سو پانچ اسکیمیوں میں سے کتنی اسکیمیں جوئی ہیں ساری کتنی اسکیمیں ہمیں دی گئی ہیں۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے بہت سارے گھریں اپنے آبائی گاؤں کو چھوڑ کر کے قلعہ سیف اللہ یا مسلم باغ منتقل ہو چکے ہیں۔ تو جناب عالی! عرض یہ ہے ہم اپنے لئے فنڈ نہیں مانگ رہے ہیں۔ اگر کسی منستر کو ذاتی طور پر غربت کا سامنا ہے۔ تو میں کچھ دے سکتا ہوں ذاتی مال سے۔ خدا کا قہر اس پر نازل ہو کہ عوام کا نوالہ چھیننے والا ہو۔ اور وہ اپنے آپ کو نماندہ کہہ لیں۔ ہم عوام کے لئے یہ جھگڑا کر رہے ہیں، شور مچا رہے ہیں، اپنے آپ کو بالکل نامناسب سے احتجاج کرتے ہوئے شرمندگی محسوس کر رہے ہیں۔ اور پھر بھی یہ ہمیں طمع دے رہے ہیں کہ اپنے لئے کچھ مانگ رہے ہیں۔ یہ میری گزارشات ہیں رحم کریں ان لوگوں پر۔ یہ بلوچستان ہے ہمارے حلقتے کے عوام بلوچستانی ہیں اس کے بعد پاکستانی ہیں۔ ٹیکس دے رہے ہیں۔ اور ان لوگوں نے اپنے آپ افسر ہو ڈی سی ہو، اے سی ہو، ڈی او ہو، اپنے بندوں کو وہاں ٹرانسفر کر کے ہمارے علاقے میں تعینات کیا ہوا ہے ابھی ان کے حوالے سے کچھ کمانا چاہتے ہیں کہ یہاں پہنچنے ان لوگوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے میں ڈی سی کے توسط سے یہ فنڈ اگر گورنمنٹ لگانا چاہتی ہے، ہم بھی ان کے ساتھ دینیں گے۔ مگر ڈی سی ان کی مرضی کا نہ ہو DO ان کی مرضی کا نہ ہو۔ تو عرض یہ ہے خدا کے واسطے ہم بھی عوامی

نمائندے ہیں، ہمیں بھی عوامی مسائل کا سامنا ہے اور وہ اسی حکومت کی امید پر وہ امید رکھے ہوئے ہیں کہ ہمارے مسائل حل ہوئے اور ان لوگوں نے ہمارے ان عوام کا یہ حشر کر دیا ہے۔ میں شہر بھاگ ناڑی کا کہتا ہوں میں قسمیہ اور حلفاء کہتا ہوں سوکلمیٹر پچاس کلو میٹر سے دو تین لائسنس کروڑوں اور اربوں روپے کے بجٹ لگا کے وہی تک پانچ پہنچایا ہے مگر وہ پانی پیتے ہیں جو گدھے نہیں پیتے ہیں۔ خدا کی قسم میں گیا تھا اگر پینے والا پانی اگر کوئی دیکھ لیتا خدا کی قسم نہ ہی یہ وضو کے لئے مناسب تھا، نہ بہانے کے لئے نہ پینے کے لئے بلکہ بخوبی اس سے وضو کریں گا اس کا وضو نہیں ہوگا۔ رحم کرو پوری تخلیل کے ہیڈ کوارٹر کی یہ حالت ہے بلوجوں میں۔ ہمارے علاقے میں جا کے پہاڑوں کے لوگوں کا آپ اندرہ کر لیں کہ ان کے کیا مسائل ہیں یہ کہن مشکلات سے دوچار ہیں اللہ رحم کرے ہم پر۔ میں اس انصاف کا واسطہ دیتا ہوں۔ میں اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کرپشن کرنے کے لئے والے بیباں اسمبلی میں ہوتے ہیں ہمارے سیکرٹریٹ میں ہوتے ہیں ہمارے ڈائریکٹریٹ میں ہوتے ہیں۔ عوام کا فنڈ کھانے والے بیہیں پر بیٹھے ہوتے ہیں ہم کس کو کہتے ہیں کہ چور کہاں ہے۔ کرپشن کس نے کی ہے۔ ان ممبروں نے کی ہے ان سیکرٹریوں نے کی ہے ان آفیسروں نے کی ہے اگر اس میں صداقت نہیں تو ہم دلائل بھی دے سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ مولا ناصاحب۔ جی ٹائیمس صاحب! آپ بات کریں۔

مسٹر ٹائیمس جانسن: ایک منسٹر کی وجہ سے ایک وزیر کی وجہ سے اپوزیشن کی رائے میں مزید ان کوئی اپنی پیدا کرنی پڑگئی ایک جو اپوزیشن کا احتجاج ہے اس میں اس کو مجبوراً شدت پیدا کرنی پڑگئی جس کے لئے ساری ذمہ داری اس طرف محسوس ایسا ہوتا ہے کہ وہاں سے یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ایک ماحول ہم لوگوں کا بنار ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ سب کہتے ہیں کہ زیادہ تر فنڈ کی بات ہے مساوی ہونا چاہیے تو اس میں ہماری معزز خواتین ممبران بھی ہیں، اس میں اقلیتی ممبرز بھی ہیں۔ تو میرا مطالبہ ہے اپنے اراکین سے کہ وہ ان کو بھی منظر رکھا جائے تاکہ ان کو بھی وہی ایکیمیں فنڈ دیجے جائیں تاکہ وہ اپنے حقوق میں بھی کام کر سکیں۔ thank you.

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ یقیناً خواتین اور اقلیتی ہمارے جتنے بھی بھائی ہیں ان کا بھی حق بتا ہے کہ انہیں فنڈ دیا جائے اور وہ خود استعمال کریں اپنے حلقوں میں جی دمڑ صاحب۔

جناب نور محمد درہ (وزیر پی ایچ ای و واسا): جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے۔ آج اپنے اپوزیشن کے دوستوں نے اقتدار کے دوستوں نے پی ایس ڈی پی بڑی پرسیر حاصل بات کی۔ یقیناً ہمارے دوستوں کے خدمشات حق بجانب ہیں۔ کیونکہ اپوزیشن کے دوست ہیں شاید کہیں نظر انداز ہوا ہوگا۔ اور بالخصوص آج

PSDP کے حوالے سے میں نے جوبات کی۔ PSDP تو ویسے پورے بلوجستان کے عوام کو پہنچا ہے PSDP کی حالت کا سب کو پہنچا ہے کہ under-trial ہے کورٹ میں۔ اور جہاں تک دس دن کروڑ کی بات ہوئی وہ بھی میرے خیال میں ابھی تک release تو نہیں ہوئے شاید ان کی کسی نے غلط معلومات دی ہوگی تو وہ توڑی سی کول رہے ہیں بہر حال کچھ جو ثابت بتیں ہیں انکی کسی حد تک ہم جماعت بھی کر سکتے ہیں ان کا حق بنتا ہے یقیناً یہ بھی نمائندے ہیں اپنے علاقے کے عوام سے جنہوں نے ووٹ لیا ہے۔ لیکن یہ ہے کہ یہ اسمبلی فورم ہے اس پر میرے خیال میں ایک اچھی روایات برقرار کرنی چاہئیں ایک اچھے انداز میں بات کرنا چاہیے تو آج کل سے یا پرسوں سے ہم جب دیکھ رہے ہیں ہمارے اپوزیشن کے دوست تو بالکل *pensive* پوزیشن میں ہیں جارحانہ انداز میں ہیں۔ تو میرے خیال میں ابھی مولانا صاحب نے جوبات کی ہر بات لا کر ہمارے ساتھ جوڑنا ہماری حکومت کے ساتھ جوڑنا ہماری حکومت کے تو کوئی پانچ سال سات مہینے ہوئے ہیں۔ ہمارے فاضل دوست مولانا صاحب نے اپنے حلقة کی بات کی۔ میرے خیال میں یہ سارے اپنے اراکین کو معلوم ہو گا اس حکومت کے بھی اور پچھلی حکومت کے بھی۔ اس حلقة میں میرے خیال میں 20 سال سے جتنا فڈ ملتا رہا پتہ نہیں چوری کس نے کی یہ مولانا صاحب کو معلوم ہے یہ چوری میرے خیال میں اپنے اوپر بھی ثابت کر رہے ہیں آپ۔ آپ کے ساتھی آپ کے اس حلقة سے۔ مولانا صاحب! ذرا سن لیں۔

مولانا نور اللہ: اس حوالے سے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کی تحقیقات کی جائے۔

وزیر پی ایچ ای و و اسما: ٹھیک ہے وہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ کے آپ میں پتہ نہیں کیا اختلاف ہے۔ بات یہ ہے کہ میرے خیال میں قلعہ سیف اللہ حلقة کو جتنا فڈ پچھلے پی ایس ڈی پی میں ملا ہے۔ وہ ongoing اسکیم میں ہمارے ACS صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میرے خیال میں جتنا فڈ ان کو ongoing اسکیم میں ملا ہو گا پورے بلوجستان میں دو حلقات ہیں دوسرے حلقات کا میں نام نہیں لیتا اس حلقات کا تو مولانا صاحب نمائندہ ہیں۔ ان کو پی ایس ڈی پی میں جتنے پیسے رکھے گئے ہیں اور وہ بھی اسی کی حکومت کا ہے وہ بھی پچھلی حکومت کا حصہ تھا اربوں روپے، مطلب میں نہیں کہہ سکتا ہوں ہمارے ہوتے ہوئے ہم سے انصاف کا تقاضہ تو کر رہے ہیں لیکن جب آپ حکومت میں تھے آپ کی پارٹی حکومت میں تھی پچھلی پی ایس ڈی پی آپ دیکھ لیں یہ کس نے بنائی ہے ہم نے تو نہیں بنائی ہے آپ کے ساتھیوں کی آپ کی پارٹی کی بنائی ہوئی پی ایس ڈی پی ہے اس میں کیا سلوک کیا گیا ہے ایک حلقات کے لیے دوارب رکھے گئے ہیں میرے حلقات کے لیے وہاں دس کروڑ بھی نہیں رکھے گئے ہیں اور پھر مولانا صاحب نے بات کی کہ مسلم باغ اتنا پسمندہ علاقہ ہے کہ آپ نہیں کہیں سکتے کہ یہ کوئی پاکستان کا

حصہ ہے میں بالکل مولانا صاحب سے 100% اتفاق کرتا ہوں مولانا صاحب صرف آپ کا حلقة نہیں پورے بلوجستان کو پسمندہ رکھا گیا۔ پورے بلوجستان کے ہر ڈسٹرکٹ کو پسمندہ رکھا گیا۔ لیکن وہ کون لوگ تھے ہمارے تواب پانچ چھ مہینے ہوئے ہیں ہم تو اسی پر رورہ ہے تھے کہ بھائی خدا کے واسطے ذرا ان لوگوں سے جان چھڑائیں۔ میرے حلقتے میں آپ آ جائیں 35 سال جس نے حکومت کی آپ جائیں آپ کے پوری پوری دودو یو نین کو نسل 60 by 60 کلو میٹر پر مشتمل ایک حلقتے میں آپ کو ایک پر ائمروی اسکول نظر نہیں آتا۔ آپ جا کر دیکھیں ایک واٹر سپلائی آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ لوگ گدھوں پر پانی لا کر وہ پانی پیتے ہیں گڑھوں میں جو بارشوں کا پانی کھڑا ہوتا ہے وہ مال موئی بھی پیتے ہیں اور لوگ بھی پیتے ہیں۔ ہم کس سے گلہ کریں ہم تو بھی آئے ہوئے ہیں مولانا صاحب! یہ سارے ان حلقوں پر آپ کے پارٹی کے لوگ رہے ہیں میرے زیارت پر آپ کی پارٹی نے 35 سال حکومت کی ہے۔ مسلم باغ پر آپ کی پارٹی نے 35 سال سے بھی زیادہ حکومت کی ہو گئی فنڈ تو بلوجستان کے سارے کچھ مخصوص علاقوں میں قلعہ سیف اللہ especially شامل تھا وہاں جاتے تھے بالکل آپ کی بات سے 100% اتفاق کرتا ہوں کہ ہم سے پچھلی حکومتوں میں زیادہ چوری ہوئی ہے۔ یہاں تو چوری ابھی صرف آپ لوگ اپوزیشن کی پیچھہ پر ہوتے ہوئے آپ ہماری طرف رخ کر رہے ہیں ایک دفعہ آپ کہتے ہیں کہ ہمارے حلقتے کو فنڈ نہیں مل رہا ہے دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ ہمارے حلقتے میں ان افسروں کو بھیجا جا رہا ہے پھر انہی افسروں کے ذریعے وہ چوری کر رہا ہے تو آپ کو جب فنڈ نہیں مل رہا ہے تو چوری ہم کس چیز سے کرتے ہیں تو بات یہ ہے مولانا صاحب کی، جو issue یہیں، genuine یہیں لیکن یہ ہے کہ تھوڑا سا بات منطق پر کیا کریں۔ چور کون ہے؟ چور کو چور کہنا چاہیے۔ جس نے چوری کی ہے ان کا نام آپ stage پر لیا کریں۔ آپ کا حلقتے سے نور محمد نے چوری نہیں کی ہے آپ کے حلقتے پر بلوجستان عوامی پارٹی کا کوئی نمائندہ نہیں رہا ہے۔ آپ کے حلقتے پر آپ کی پارٹی کا ہی کوئی 35 سال آپ کی پارٹی نے حکومت کی ہے۔ اور پسیے بھی آپ اگر آپ بلوجستان کی پی ایس ڈی پی کی اگر آپ تاریخ اٹھا لیں تو میرے خیال میں بلوجستان میں سب سے زیادہ فنڈ زاس حلقتے میں گئے ہیں۔ دوارب روپے تو صرف اس پچھلے پی ایس ڈی پی میں ہیں تو آپ یہ 35 سال کی پی ایس ڈی پی اٹھا کر جو کھربوں روپے میں حلقتے میں گئے ہوئے ہیں لیکن بالکل میں بھی کہتا ہوں آپ کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں لیکن یہ چوری ہوئی ہے۔ چور کو چور کہنا چاہیے حقیقت کو حقیقت کہنا چاہیے پی ایس ڈی پی کے حوالے سے بیشک آپ کا بھی حق بتتا ہے آپ کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے۔ ہم انصاف کے حوالے سے بالکل آپ کے ساتھ ہیں انشاء اللہ۔

مولوی نور اللہ: سابقہ ہم موجودہ ہودونوں کا دونوں کا احتساب ہونا چاہیے۔

وزیر پی انج ای و واسا: مولانا صاحب نے بھاگ ناڑی کی بات کی یقیناً ہر جگہ یہی حال ہے۔ اسی لیے تو ہم change لے آنا چاہتے تھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ دمڑ صاحب۔

وزیر پی انج ای و واسا: اسی لیے تو ہم کہتے تھے کہ بھائی جان چھڑراوں یہ روایتی پارٹیوں سے یہ جو روایتی سیاستدان ہیں ان سے چان چھڑراوں۔ بس صرف ووٹ لیتے تھے اپنی جیب بھرنے کے لیے۔ لیکن ابھی ہم جب سے ہماری حکومت آئی ہے ابھی جام صاحب نے جب سے چارچ سنبھالا ہے لیکن یہ کرپشن کا نام و نشان ہی مٹ گیا، کرپشن کا ابھی کوئی تصور ہی نہیں کر سکتا۔ ابھی جتنے پیسے دوستوں نے کہا کہ یہاں پی ایس ڈی پی کے حوالے سے کوئی filtration ہو رہی ہے میں کہتا ہوں کچھلی حکومتوں تو میں پی ایس ڈی پی فلٹرنیں ہوتی تھیں۔ کیا حالت بنی ہے دوارب کھرب روپے ایک حلقتے میں جا کر خرچ ہوئے ہیں لیکن وہاں ہمارے عوام کو پانی تک میسر نہیں ہے۔ ٹھیک ہے پی ایس ڈی پی فلٹر ہو رہی ہے لیکن چوری نہیں ہو رہا ہے یہاں پر۔ ایسے فلٹر ہو رہا ہے کہ وہاں پر چوری کا موقع آپ کو نہیں مل رہا ہے چور کو چوری کا موقع نہیں مل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ دمڑ صاحب۔

وزیر پی انج ای و واسا: چھان بین کر کے ہم ان کاموں پر پیسے خرچ کر رہے ہیں جہاں ضرورت ہے ضرورت کے مطابق پیسے خرچ کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک نعیم صاحب! آپ اگر خود بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کو نہیں بتائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! آج اجلاس شروع ہوا تو leader of the opposition نے حکومت کو ایک تجویز دی کہ آپ پی ایس ڈی پی پر ایک تمام حلقوں میں مساوی ڈیلوپمنٹ فاؤنڈیشن کا حق ہے۔ تمام حلقتے یہ عوام اس صوبے کا حصہ ہیں۔ تمام عوام جو صورت حال کا سامنا کر رہے ہیں وہ یکساں ہیں اس طرح نہیں ہے کہ پشین کے لوگ بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں اور کسی حلقتے کے لوگ کم ہیں جب تمام صوبے میں یکساں صورتحال ہے تو یہ حق ہے کہ تمام صوبے کا کہ وہاں یکساں ڈیلوپمنٹ کے کام ہوں۔ یہ پاکستان کا آئینہ ہمیں یہ provide کر رہا ہے کہ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے، ریاست حکومت کے ذریعے عوام کے

ذریعے عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے کام کرتی ہے۔ چاہے وہ مرکز میں ہو چاہے وہ صوبے میں ہو۔ لہذا ہم نے تجویز دی کہ آپ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنائیں جو جناب اپسیکر! آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی ہو وہ جا کر کے ان تمام پی ایس ڈی پی کوان کی تمام چاہے ongoing اسکیمات ہوں، چاہے new اسکیمات ہوں اُس کے حوالے سے وہ چیک کریں۔ ہم نے تجویز دی اب ہمیں حکومت ہماری تجویز کا جواب دے۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: آپ تشریف رکھیں میں بہتہ کرتا ہوں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اپسیکر! ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ جب آپ عوام کو مختلف حلقوں کو آپ ignore کریں گے تو ہم اس حوالے سے احتجاج کریں گے۔ ہم عوامی سطح پر بھی احتجاج کریں گے اسیلی کے اندر بھی احتجاج کریں گے اسیلی کے باہر بھی احتجاج کریں گے یہ ہمارا حق ہے کہ ہم احتجاج کریں اور اس طرح ہم نہیں چھوڑیں گے کہ ہمارے صوبے کے کم از کم 24 حلقات یہاں اپوزیشن کے ہمارے نمائندے ہیں یہ آدھی آبادی بن جاتے ہیں اس صوبے کی۔ اگر ایک کروڑ 23 لاکھ آبادی ہے تو 50 لاکھ لوگ ان حلقوں میں رہتے ہیں۔ تو کیا یہ 50 لاکھ لوگ ان ڈولپمنٹ کے کاموں سے وہ یکسر محروم ہو جائیں؟ یہ کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے اور اپنے حق کے لیے ہم کسی حد تک بھی جاسکتے ہیں۔ ہم عوامی طور پر جائیں گے ہم صوبے کو جام کریں گے ہر لحاظ سے۔ ہم عوام کو سڑکوں پر نکالیں گے اسیلی کے اندر اور باہر احتجاج کریں گے۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: شکریہ زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اور یہ حکومت نہ سوچھے کہ ہم ان کو ایک طرح فری اور خالی گراؤنڈ دیں گے۔ ہم نکلیں گے یہاں وہ پارٹیاں ہیں جو حقیقی طور پر عوامی۔ عوام کی نمائندہ پارٹیاں ہیں۔ چاہے وہ پشتو نخواہی عوامی پارٹی ہو چاہے وہ جمیعت علماء اسلام ہو چاہے وہ بوجستان نیشنل پارٹی ہو یہ عوام کی پارٹیاں ہیں یہ کسی safe home میں بنی گئی پارٹیاں نہیں ہیں۔ جو ابھی چند ہی جو safe house میں بنی تھی جو کسی کا لے کی گمراہی میں بنی تھیں۔ یہ وہ پارٹیاں نہیں ہیں یہ عوام کی پارٹیاں ہیں ان کو بھی بہتہ ہے کہ عوام کی پارٹیاں وہ عوام کی گود سے جنم لیتی ہیں یہ عوامی لیدر عوام کے نمائندے ہیں آپ دیکھیں گے کہ safe house میں بننے والی پارٹیاں کا کمال کیا ہو گا یہ عوام کی پارٹیوں کا کمال کیا ہو گا پھر آپ کو پتہ چل جائیگا میں سمجھتا ہوں جناب اپسیکر۔۔۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: زیرے صاحب! آپ کا ٹائم پورا ہو گیا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اپسیکر! میں آپ سے رولنگ چاہوں گا آپ کمیٹی کی تشكیل کریں اور یہ معاملہ ختم کر دیں ورنہ ہم احتجاج میں مزید سختی لائیں گے شاید وہ سوچ بھی نہ سکیں شکریہ جناب اپسیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی ملک صاحب!

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! آپ کے صرف دو منٹ لیتی ہوں اس کے بعد۔ جناب اسپیکر! میں اس کمیٹی کے بارے میں تھوڑی سی بات کروں گا کہ اگر قائد ایوان اس پر کمیٹی نہیں بنانا چاہتا تو پھر قائد عوام کو یہاں آ کر جواب دینا چاہیے کہ میں کمیٹی نہیں بناؤں گا اس کے بعد اپوزیشن جانے اس کا کام جانے۔ اور اس دن بھی اس ایوان میں اتنا احتجاج ہوا کہ آپ کے ڈیک کے سامنے لوگ آ کر کھڑے ہوئے ہم نے احتجاج کیا آج بھی پلے کارڈ زلوگوں نے اٹھائے، سیاہ پیاس ہم نے باندھی ہوئی ہیں۔ احتجاج پر احتجاج ہے۔ اور وہاں سے ہمارے دوست یہ کوشش کر رہے ہیں کہ مسئلہ اور خراب ہو جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! آپ رو لنگ دیدیں اگر قائد ایوان بیٹھا ہوا ہے اور ہر تو اس کو بلا یا جائے وہ آ کر ہمیں جواب دیدیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: باقی ان میں سے یہ ہمارے دوست ہمارے ساتھی ہیں ان میں سے ہم کسی کو نہیں سننے گے صاف بات ہے۔ یہ ہمارے دوست ہیں دیکھیں ما حول پہلے بھی خراب ہوا جب زمرک خان نے بولا۔ ایک ایسے طریقے سے جناب اسپیکر صاحب! وہ ایک ایسے انداز میں بولیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! تشریف رکھیں میں رو لنگ دیتا ہوں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: میں ایک دو بات کر کے ٹھیک ہے جناب اسپیکر! لیکن وہ بیٹھیں گے میرے خیال میں ہمارے ساتھی ہمارے دوست ہیں اس نے ایک وفع پہلے اس ایوان کا ما حول تھوڑا خراب ہو گیا ہم قائد ایوان کے منہ سے سننا چاہتے ہیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر راععت و کو آپریووز): میں نے کیا ما حول خراب کیا آپ بتائیں میں نے کیا بولا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب آپ تشریف رکھیں میں رو لنگ دیتا ہوں کہ جام صاحب اگر موجود ہیں تو۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! آپ رو لنگ دیدیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کھیتر ان صاحب! آپ جام صاحب کو چیک کریں اگر وہ یہاں موجود ہیں۔

حملک صاحب! آپ تشریف رکھیں میں قائد ایوان کو ہلا تا ہوں۔ آپ لوگ تشریف رکھیں میں رو لنگ

دیتا ہوں۔۔۔ (مداخلت-شور) زمرک خان میرے خیال سے مزید اس میں بحث کی ضرورت نہیں ہوگی۔ انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر رعایت و کوار پریوز): جناب اپیکر صاحب! میں اس کی بات کو سیکھنے کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھیں میرے خلاف باتیں ہوئی ہیں۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر ہے۔ میں صرف اتنا کہونگا کہ میں نے نہیں کہا ہے کہ میں آپ کو اسکیم نہیں دونگا۔۔۔ (مداخلت) اب آپ ہمیں بولنے کیوں نہیں دیتے ہیں۔ یا! میں نے جو کہا۔ نہیں آپ میری بات تو سن لیں۔ چلو میں اُس بات کو واپس کرتا ہوں۔ آپ اگر مجھے ٹائم نہیں دیں گے یا میری باتوں کو نہیں سنیں گے تو آپ ایک چیز سُن لیں کہ میں نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں یہ بات کی ہے۔ میں دوستوں سے یہ کہونگا کہ کبھی ناجائز نہیں کرنے دونگا۔ میں آپ سے اتنا کہونگا کہ اگر میرے حلقوے میں ایک۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی اپیکر: زمرک خان! میرے خیال سے آپ تشریف رکھیں۔۔۔ (مداخلت-شور) سب تشریف رکھیں۔ میں رولنگ دیتا ہوں order in the House آپ سب تشریف رکھیں میں رولنگ دیتا ہوں۔ زمرک خان! آپ بھی تشریف رکھیں۔۔۔ (مداخلت) مجھے کوئی رولنگ سے بند نہیں کر سکتا۔ زمرک خان! آپ تشریف رکھیں دیکھیں جب یہ بات کریں گے تو پھر وہاں سے بات کریں گے۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہیگا۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اپیکر صاحب! دیکھیں قواعد و انصباط کا، میں تو اسکو رولنگ کی بات کر رہا ہوں۔ میں آپ کی بات نہیں کر رہا ہوں میں انکی بات کر رہا ہوں۔ جناب اپیکر صاحب! آپ کو رولنگ دینے کا حق ہے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: آپ دو منٹ تشریف رکھیں تو میں رولنگ دیتا ہوں۔ یخوتین بھی بات بات پر کھڑی نہ ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ کھیت ان صاحب! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ میں رولنگ دے رہا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ مٹھا خان! ایک منٹ۔ کھیت ان صاحب! آپ لوگوں کی طرف سے کمیٹیز کا فائل ہو گیا؟

سردار عبدالحق کھیت ان (وزیر خوراک و ہبودا آبادی): جناب! ایسا ہے کہ آپ کے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں CM صاحب کے ساتھ، آپ کے اسٹینڈنگ کمیٹیوں کو فائل کر رہے ہیں۔ ایک آدھ جگہ تھوڑا سا ایک، دو جگہ باقی پھنسی ہوئیں ہیں باقی تقریباً فائل ہو گئی ہے۔ CM صاحب تشریف رکھتے ہیں اپنے چیپر میں۔ فائل کر رہے ہیں انشاء اللہ ابھی ہم ٹیبل کرتے ہیں اسکو。 otherwise آپ کے روز میرے سامنے ہیں جناب اپیکر صاحب! ثناء بلوج کو بھی اچھی طرح پتہ ہے کہ کتنے گھنٹے اسمبلی کا سیشن چل سکتا ہے۔ اس میں خلل کیا ہے۔ یہ میرے پاس رولر پڑا ہوا ہے۔ آپ سے گزارش یہ ہے کہ ہم مل کر چلانا چاہتے ہیں۔ ہم بار بار کہہ

رہے ہیں۔ آپ کے ساتھی، قائد حزب اختلاف وہاں بیٹھا ہوا ہے۔ اختر جان وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کے زہری صاحب وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سارے فائل کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ کیشیاں جلدی سے فائل ہونگے۔ باقی میری عرض سنیں۔ ٹھیک ہے۔ زیرے صاحب نے کہا کہ safe houses میں ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا۔ اگر ہم safe houses سے آئے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے orchid house تک۔۔ (مداخلت۔) بات کرنے دو۔ آپ کی بات کے درمیان میں نے ٹوکا ہے؟ کیوں نہیں یہ کوئی بات ہے؟ نہیں کیا ہے؟ نہیں میں اس سے ڈرتا نہیں ہوں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں اس طرح نہیں ہو گا۔ جناب اسپیکر! آپ کی روشنگ ہے۔ آپ روشنگ دے دیں۔۔ (مداخلت۔شور) نہیں میں اسپیکر سے مخاطب ہوں آپ سے نہیں۔

وزیر خوراک و بہبود آبادی: ایسا نہیں چلے گا۔ ٹھیک ہے سپیکر صاحب! میں ہاؤس کو چیلنج کرتا ہوں۔ یہ کل ادھر تھے۔ یہ اسکرپٹ دو بندی کے میرے سامنے باشیں۔ اپنے پشوں ایریے میں باشیں۔ میں آج انکو سب کچھ دینے کو تیار ہوں۔ یہ ڈاکٹر حامد کی پائپ لائن کو یہاں سے شروع ہوتا ہے خضدار سے ہوتے ہوئے سکھر سے ادھر پہنچی ہے۔ وہ بات میں اس کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہوں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in the House! ان دونوں کے مائیک بند کر دیں۔ کھیڑان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ اذان شروع ہے۔

(خاموشی۔ اذان)

انجینئر زمرک خان اچکزنی: جناب اسپیکر صاحب! اس بات پر یہ مجھے بولنے نہیں دیتے۔ اس طرح میں نکل جاؤ گا؟ اگر یہ لوگ کہتے ہیں تو میں اسمبلی سے نکل جاؤں؟ تو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ شاء صاحب آپ سب ہمارے بھائی ہیں ٹھیک ہے۔ اگر آج ہم ٹریڈی بچر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کل میں اپوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ یا ہمارے ساتھ یا کسی کے ساتھ نا انصافی ہو۔ دیکھیں، ہم نے قانون کو بھی دیکھنا ہے اور ہم نے سسٹم کو بھی دیکھنا ہے۔ پالیسیاں کیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہمارے اور پر اور بھی آدارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پلانگ کمیشن ہے۔ پی ایس ڈی پی کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے پڑے ہوئے ہیں۔ جہاں ہائی کورٹ میں ہمارے روزانہ ہفتے میں دو، تین دفعہ ہماری پیشیاں ہوتی ہیں۔ ہمارے CSA صاحب ادھر کھڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے سیکرٹریز صاحبان ادھر کھڑے ہوتے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم یہاں پر گرم گرم باتیں کرتے ہیں۔ اگر یہ اجازت دیتے ہیں میں تو خود کوئی اتنی بڑی چیز نہیں ہوں آپ کو صاف

بنا دوں۔ ایک ممبر کی حیثیت سے میں بھی اپنا حق رکھتا ہوں آپ بھی رکھتے ہیں یہاں سب مل کر بات کرتے ہیں سب برابر ہیں کوئی ایک دوسرے سے اوپنچانچا نہیں ہے۔ ٹھیک ہے آج جام صاحب چیف نسٹر ہیں سکندر صاحب اپوزیشن لیڈر ہیں۔ کل اس جگہ پر کوئی اور بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن سارے ممبرز ہیں۔ ادھر جب آتے ہیں پھر وہ حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ ممبرز کی حیثیت سے ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں آپکو ایک چیز بتاؤں کہ نصراللہ زیرے صاحب سے میں بالکل ایک برا درانہ یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل جب آپ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس وقت مزہ آتا کہ جب آج آپ یہ باتیں ادھر کرتے تو وہ کل کرتے ہمیں بھی وہ حقوق ادھر ملتے تو اچھا ہوتا۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں۔ یہ ہم نے ادھر کہا تھا۔ میں نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ زیارت وال صاحب آپ ادھر بیٹھے ہیں کل قدرتی اُسی طرح میں اکیلا اور آج یہ اکیلا ہے۔ یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ اکیلا آئینگے وہ اکیلا بالکل۔ اکلوتا جیسے میں تھا پچھلی حکومت میں یہ آگیا۔ اور اسی طرح میرے ساتھ ہوتا تھا کہ مجھے ایک روپیہ میرے حلقے کیلئے نہیں ملتا تھا۔ پچھلے 2013، 2014 کی PSDP آپ اٹھا کر دیکھ لیں۔ لیکن ہم ان چیزوں کو دوبارہ repeat نہیں کرنا چاہتے۔ یہاں ہم کوشش کرتے ہیں یہ جو پی ایس ڈی پی کی detail آئی ہوئی ہے۔ میں نے آج تک ACS کو نہیں کہا ہے کہ جی آپ نے یہ کہا تھا کہ کیسے خرچ کیئے، کیسے خرچ کیئے؟ اپنی پالیسی کے تحت وہ چلتا ہے۔ قانون کو سامنے رکھ کر وہ اپنی PSDP کی جو قانونی حیثیت ہے یا گورنمنٹ کے حوالے سے جس طرح خرچ ہوتا ہے وہ کہر ہے ہیں۔ قسم سے میں یہ کہتا ہوں کہ میری ذاتی یا میرے حلقے کی کوئی اسکیم اس میں نہیں ہے۔ لیکن اُس نے اچھے سے طریقے سے، ایک انصاف کے طریقے سے خرچ کیئے۔ کورٹ نے ان سے کہا ہے کہ آپ ongoing میں زیادہ سے زیادہ خرچ کریں۔ بائیس ارب روپے کم از کم انہوں نے release کیئے ہیں۔ اس دوران جو پانچ چھ مہینے میں ongoing اسکیمات کو تین سے چار ارب انہوں نے نیواسکیمات کے لئے دیئے ہیں وہ بھی اگر آپ detail دیکھ لیں۔ صرف سو شل ویلفیر کے علاوہ باقی سارے ہیلاتھ میں ہیں، ایجوکیشن میں ہیں، واٹر میں ہیں یا لاء اینڈ آرڈر کی جو situation بنی ہوئی ہے اس کے تحت انہوں نے کیئے ہیں۔ تو اس میں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ detail آگئی تو اس پر آپ کو اگر کوئی اعتراض ہے تو آپ وہ بتا دیں ہم مشاورت سے چلیں گے آپ کے ساتھ۔ آپ اچھی تجاویز دے دیں۔ ہماری ساری بیوروکریسی یہاں بیٹھی ہوئی ہے۔ ثناء صاحب! آپ بہتر طریقے سے جانتے ہیں سب جانتے ہیں۔ حاجی نصیر صاحب ماشاء اللہ ایک زمیندار کی حیثیت سے ایک یہاں ایک عوامی نمائندے کی حیثیت سے سب جانتے ہیں جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں اگر اس میں کوئی غلطی ہے آپ اس غلطی کو بتا دیں کہ ہم یہاں نکال

دیں۔ یہاں ہمارے لیڈر اف دی ہاؤس بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں بہت نرمی سے، یہ نہیں کہ ٹھیک ہے میر اطريقہ باقتوں کا ذرا تیز ہوگا۔ لیکن اگر ہم بات کرتے ہیں تو ٹھیک ہے اپوزیشن والے جو باتیں ہم پر کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ جی ہم پورے صوبے کو جام کر دیں گے ہم پورے کوئی کو جام کر دیں گے۔ کیا یہ جمہوری طریقہ ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں؟ جمہوری طریقے سے ہم نے اپنے حقوق استعمال کرنے ہیں۔ ہم نے اپنی رائے استعمال کرنی ہے کہ عوام اگر آپ کے ساتھ دے دیں تو آپ کو مبارک ہو۔ عوام اگر ہمارے ساتھ دے دیں تو ہمیں مبارک ہو۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں ہماری تو آپ کے ساتھ ایک نظریاتی سوچ ہے۔ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ہم اور بی این پی ہے۔ جمعیت ہمارے ساتھ ہے۔ پشتوخوا ہے۔ سارے ہم ایک دوسرے کے ساتھ نظریاتی اگر ہمارا منشور اٹھائیں ہمارا پروگرام اٹھائیں تو میرے خیال سے کسی کا ایسا پروگرام نہیں ہے جو عوام کے مفاد میں نہ ہو۔ لیکن یہاں بیٹھے ہوئے اگر آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جی ہم ٹریزیری پیچر کو بالکل نہیں سنیں گے۔ ہم اپنی بات یہاں منوار کر جائیں گے تو وہ کس طرح ہوگا؟ یہاں اگر بیل آئیگا تو یہاں ہمارے اڑتیں کے ایوان میں آپ لوگ چوہیں ہیں۔ تو ہم پھر بھی بیل پاس کر سکتے ہیں۔ ہم اسمبلی کی کارروائی بھی کر سکتے ہیں۔ ہم کمیٹی بھی بناسکتے ہیں۔ لیکن ہم اپوزیشن کو چاہتے ہیں کہ اپوزیشن اور ہم ساتھ چلیں۔ آپ اچھی سی تجاویز دے دیں اس اس گورنمنٹ کو۔ آپ PSDP کے حوالے سے جو بھی آپ تجاویز دیتے ہیں ہم تیار ہیں چاہے وہ پیک سیکٹر میں کوئی بھی ایکیم ہو۔ چاہے وہ ہیلتھ کے حوالے سے ہو چاہے وہ پانی کے حوالے سے ہو۔ چاہے کانٹ کے حوالے سے ہو۔ چاہے ایجوکیشن کے حوالے سے ہو۔ لیکن خُدا رامیں آپ کو ایک request کرتا ہوں براہ کرم اس کو چلنے دیں۔ ہمارے leader of the House جام صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے آپ یہ surity لے لیں کہ ہر حلقة میں برابری کی بنیاد پر PSDP خرچ ہوگی۔ بالکل یہ ذمہ داری آپ کو دیں گے ہمارے leader of the House۔ ہم انکے ساتھ ایک کیبینٹ کی صورت میں ہم چلتے ہیں۔ اگر آپ کا کوئی کام غلط ہوا۔ کوئی چیز غلط ہوئی تو آپ اسمبلی میں بھی اٹھاسکتے ہیں۔ آپ جلسہ بھی کر سکتے ہیں۔ آپ پلے کارڈ بھی اٹھاسکتے ہیں۔ جس طرح آج آپ سب لوگوں نے اٹھائے کہنا اہل حکومت، نا اہل حکومت۔ یہ بالکل نا اہل حکومت تو آپ کو پتہ چل جائیگا کہ ہم نا اہل ہیں یا اہل ہیں۔ ہم نے یہاں حکومت بنائی ہے یہ اپوزیشن کہتی رہتی ہے۔ بالکل آپ کا حق ہے آپ ہم پر اعتراض کریں۔ جس طریقے سے بھی کرتے ہیں۔ لیکن خدا کیلئے یہ ہے کہ ہم پر جب اعتراض ہوتا ہے تو آپ مجھے توبولنے دیں۔ مجھے آپ کے اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ قلعہ عبداللہ میں سارے جو اسکیمات ہیں وہ نکلی ہوئی ہیں۔ اگر آج دن تک میں اس فلور پر دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر آج اٹھائیں تاریخ ہے

اس وقت تک ایک بھی اسکیم بتاؤں کہ میرے حلے میں آیا ہی ہے۔ چاہے وہ اجتماعی ہو چاہے وہ ذاتی ہو۔ کوئی بھی اسکیم ہو عوام کے مفاد میں آج تک نہیں آیا ہے۔ ہمارے کورٹ کا فیصلہ یہی تھا کہ آپ ongoing کو ختم کر لیں۔ جس طرح ہمارے دُمڑ صاحب نے کہا کہ یہ تو آپ کے پندرہ سال کی اسکیمات چل رہی ہیں۔ یہاں کوئی بھی بندہ بتائے۔ یہاں سے لیکر یہ جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں بشمول میں، کہ میری ایک ہی ongoing اسکیم ہے جس کا ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ ٹھیک ہے فڈڑ کی کی ہوگی۔ آپ ایک اسکیم بتائیں کہ ہمارے ایک ممبر کی ہے جس کا ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ یہاں سے لیکر یہ جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ قاعده سیف اللہ میں ہے یا تربت میں ہے یا خضدار میں ہے یا قاعده عبد اللہ میں ہے جو سو، دوسو، تین سو ڈیم جس بنیاد پر تقسیم ہوئے ہیں یہ میرے ہیں۔ کیا یہ عارف جان کے ہیں یا جام صاحب کے؟ تو بتائیں ہم نے کس کس کی اسکیمات کو payment کی ہیں؟ یہ پرانے جو بقا یا جاتی ہیں، انکو دیئے ہیں۔ یہ ہائی کورٹ کے ACS صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ میری اسکیمات تو نہیں ہیں۔ ایک اسکیم بھی بتائیں اگر ایک اسکیم بھی ہماری تھی۔ یہ جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم مجرم ہیں۔ لیکن آپ دوسرے کے کھاتے ہمارے اوپر تو نہ ڈالیں (مدخلت) شاء صاحب ایک منٹ آپ مجھے سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زمرک خان! میرے خیال سے جام صاحب کچھ کہنا چاہیں گے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ٹھیک ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر چمن میں اصغر خان ایک اسکیم لے گیا تھا یا میں ایک اسکیم لے گیا تھا تو آپ ہمیں بتا دیں کہ زمرک خان آج کی تاریخ تک یہ آپ نے ناجائز کیا ہوا ہے۔ لیکن ہم ایک پالیسی کے تحت اگر چلتے ہیں تو اس پر آپ ہمیں اعتراض بتا دیں۔ لیڈر آف دی ہاؤس آخر میں اپنی اپسیچ کریں گے۔ وہ آپ کو ساری چیزیں بتا دیں گے۔ ہم پھر بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم کمیٹی کے حوالے سے آپ کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ ہم PSDP میں آپ سے تجوہ زیلیں گے۔ امن و امان کے حوالے سے لیں گے۔ ایجوکیشن، ہیلتھ۔ تو آپ بھی ہمارے ساتھ چلنے کی کوشش کریں۔ اس طرح تو نہیں ہوتا کہ آپ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ ہمارے حوالے کرو۔ اگر بھی قدرت، یہ قانون جمہوریت کی یہ تفریق ہے۔ یہ اپوزیشن کیا ہوتی ہے اور ٹریئری کیا ہوتی ہے۔ تو آپ لوگ سمجھا کریں آپ زبردستی نہ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ تو انشاء اللہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ حاجی صاحب! ہم پہلے بھی آپ کے ساتھ تھے اب بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ زمرک خان۔ شاء بلوچ صاحب میرے خیال سے مزید بحث کی گنجائش نہیں ہے۔

جناب شاء اللہ بلوج: شکریہ جناب اسپیکر۔ زمرک بھائی نے جو باتیں کیں۔ بلاشبہ ایک confusion بار بار یہاں جو پیدا ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ سمجھایے جا رہا ہے کہ جی یہ ریلیز ہوئے ہیں ہمیں اس پر اعتراض

ہے۔ ریلیز کیوں نہیں ہے ہمیں اس پر اعتراض۔ بات یہ ہے کہ ہم نے اُس وقت پہلے والی PSDP کی discussion میں یہ بات کی تھی، اور ابھی مولانا صاحب نے بڑے وہ کیا کہتے ہیں دیکھے لجھ میں بھی یہی ساری باتیں دہرائیں کہ اس سارے discussion کا مقصد یہ ہے کہ دو تین مہینے کے بعد ایک ongoing آنے والی ہے۔ زمرک خان صاحب نے یہی بات کی کہ 15 یا 20 پی ایس ڈی پی کی اسکیم ہی ڈسٹرکٹ میں جن کا رقبہ ڈیڑھ سے دو ہزار سکواڑ کلو میٹر نہیں ہے، لیکن 48 ہزار سکواڑ کلو میٹر قبے سے زیادہ اُن کو فنڈ زدیے گئے ہیں۔ یہ خامی پبلک سیکٹر ڈپلمنٹ پلان میں اس کو کس طرح دور کیا جائے کہ آنے والی PSDP میں یہ خلل دور ہو اور آپ کی PSDP پارسے پانچ سال کی بنی۔ ہم ہر تین مہینے کے بعد پی اینڈ ڈی کی سیٹر ہیاں نہ چھڑیں۔ بھٹی صاحب جیسے کوئی مہر بان کوئی اور دوست آئیگا بیٹھے گا ASS جو ہے وہ ہمارے چہروں سے نک نہ آئیں۔ ہم political representatives ہیں ہم یہاں بیٹھ کے بلوچستان کے چار سال کا ایک فارمولہ public sector development plan کا اُس میں ایریا ہے، غربت ہے پسمندگی۔ ہم تو یہی باتیں کر رہے ہیں، صح سے ہم یہی کہہ رہے ہیں۔ یہ 5 کروڑ دس کروڑ لوکل گورنمنٹ، ریلیز زیبی بحث ہی نہیں ہے۔ پتہ نہیں بار بار ہمارے دوست چیزوں کو سمجھنے کی۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں۔ اس PSDP میں flaws ہیں وہ بلوچستان ہائی کورٹ میں identify کی۔ ہم اس کو تھوڑا بہت دیکھ لیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ مشترک طور پر یہاں پی ایس ڈی پی کو review کریں گے۔ اُس کی scrutiny میں کریں۔ اور یہاں اُس کو approve کر کے ہم مشترک طور پر کورٹ کے پاس جائیں گے، ہم آپ کو کورٹ سے آزادی دلوادیں گے کہ ہم سارے۔۔۔ (مدخلت) شاہ صاحب ایک منٹ مجھے ختم کرنے دیں۔ جناب اسپیکر! جب یہاں سے متفق طور پر جو کورٹ نے بتایا ہے۔ جو اسکیم کورٹ نے کہی۔ چارسویں، چارسوچھیں individual nature کے نکال دیئے۔ اس کے علاوہ شاہ صاحب! دوسری بات یہ ہے کہ کورٹ نے یہی کہا ہے، کورٹ نے یہاں پر مئیں بار بار پڑھنا نہیں چاہتا۔ میرے ساتھ سارے پیرے پڑے ہوئے ہیں اُس نے کہا ہے کہ ایک فورم بنائیں، نمبر 1 اگر آپ کہتے تو میں دوبارہ اُس کے page نمبر پر جاؤ گا۔ Petition 482/2006 CP Constitutional (مدخلت) ایک منت مری صاحب یارخدا کو مان لو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں 2 pera میں:

Clearly stated, that as such the provincial government was supposed to constitute the forum to decide a formula for the distribution of

funds amongst the districts. But because of non-availability of such forum there is no formula for the judicious.

بعنی منصافانہ distribution of funds

In this behalf provincial finance commission would be an appropriate forum.

اس کے علاوہ جو ایک کورٹ نے ۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ آپ سنجیدہ سیاسی، قانونی اور آئینی نفقات پر آ کے نہ خدا نخواستہ اس بلوچستان اسمبلی کی شرمندگی ہو۔ نہ بھی شرمندگی ہو۔ ہم چار یا پانچ سال تک بلوچستان کو ایک پلیٹ فل کل، ڈولپمنٹ اور سو شل اکنامک ایجنسڈا دیں۔ کہ جی اس ڈسٹرکٹ میں غربت اتنی ہے، یہاں پر سکول نہیں ہے، یہاں پر ہسپتال نہیں ہے۔ ایک criteria بنائیں گے کہ جی شناہ بلوچ کی طرف سے ایک ایکیم جائیگی تو کل ایم پی اے بنے گا۔ ہم کل ایکیشن نہیں لڑیں گے۔ لیکن:

Let's give this province a clear roadmap for the development.

اس بلوچستان کو 70 سال کے اس دلدل سے نکالنے کی بات کر رہے ہیں۔ بار بار لیجاتے ہیں 10 کروڑ۔ میں ابھی دوبارہ آپ سے یہ کہہ رہا تھا جناب والا! اگر یہ بات یہاں طے نہیں ہوتی ہم مجبور ہیں۔ یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے ہم عدالت میں جائیں گے۔ ہم کہیں گے کہ جی بلوچستان بحرانی کیفیت سے گزر رہا ہے۔ گورنمنٹ کے سارے میکنیزم، سارے رونز ریگو لیشن بلوچستان کورٹ کے فیصلے حکومت نہیں مان رہی ہے ہم کورٹ سے استدعا کریں گے کہ وہ بلوچستان کی حکومت کو take over کریں۔ ہم مجبور ہو گئے آپ اگر اس فرم پر ہمارے ساتھ decide نہیں کرتے۔ روڑ والی بات انہوں نے کی، روڑ کا حق، روڑوں پر بھی جانے کا حق رکھتے ہیں۔ تو آپ کو بار بار 2018ء ستمبر میں جام صاحب بیٹھے ہیں میرے بھائی ہیں میں ان کو یاد لانا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالحق ہزارہ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ کھلیل و ثقافت): ہائی کورٹ نے اسمبلی سے کہا ہے کہ

یا حکومت سے کہا ہے۔ انہوں نے حکومت سے کہا ہے۔

جناب شناہ اللہ بلوچ: تو آپ کو کہا ہے آپ لوگوں نے نہیں کیا آپ لوگوں نے کورٹ کے decision کی ہے۔ Let me to clear it for you again۔ اس سے بڑا لفظ کیا ہو سکتا ہے کسی حکومت کیلئے۔ یہ ہے page no. 2 یہ جو میں نے کہا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ:

The Government is bound to strictly follow the judgment of the

honourable.

یا را ایک منٹ سُن تو صحیح۔ تو میں گورنمنٹ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ نے تو ہین عدالت کی ہے۔ سنیں۔

The Government is bound to strictly follow the judgment of the honorable supreme court of Pakistan as well as the rules of the planning commission of Pakistan. Though we have already issued direction to the Government for the implementation of the judgment of the Honorable Supreme Court. But it seems that the government is confused.

یہ کورٹ کے 20 مارچ کا فیصلہ ہے۔ اس سے زیادہ گورنمنٹ کے کیلئے تو ہین آمیز الفاظ کیا ہو سکتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ contempt of court ہے، ہم اگر اس کو پڑھ کے جائیں دیکھیں! یہ تو ہماری شرافت ہے ایمانداری سے۔ یہ جو decision کا authorization کا letter ہے یہ یہ political nature کا۔ یہ بلوچستان عوامی ڈولپمنٹ فنڈ 19 مارچ 2019ء پانچ ارب تین سو لیکن 33 ڈسٹرکٹس میں دس، دس کروڑ۔ کس کو چاہیے ہم نے کہا تھا کہ ہمیں دس کروڑ چاہیے۔ بلوچستان کی تعلیم کو صحت، پانی اور پروزگاری کی مد میں plans چاہیں، پیسے نہیں چاہیں۔

Let us to have a plan for Balochistan. That is the issue.

جناب ڈپٹی اسپیکر: شناء بلوچ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر صحت): جناب اسپیکر! اگر اسی طرح اسمبلی چلانی ہے تو یہ بولتے رہے ہم خاموشی سے سنتے رہیں۔۔۔ (مداخلت) شناء صاحب نے تین دن سے تو اس کو اٹھایا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شناء بلوچ! آپ تشریف رکھیں۔ ملک! آپ تشریف رکھیں۔ order in the House. ملک سن لیا ہے چنگ سے آپ کو۔ ملک صاحب ابھی جام کو وضاحت کرنے دیں تو یہ بہتر رہے گا میرے خیال سے۔

ملک نصیر احمد شاہ ہواني: جناب اسپیکر! بالکل جام صاحب کو سنیں گے۔ ہم تو جام صاحب کو سننے کیلئے بیقرار ہیں۔ باقی لوگ سناتے سناتے خود تھک گئے ہیں۔ جام صاحب نہیں سناتے۔۔۔ (مداخلت۔ شو)

وزیر صحت: نصیر احمد صاحب! ہم تین دن سے آپ کو سن رہے ہیں۔ آپ لوگ بولتے جا رہے ہیں دو دن

سے آپ لوگوں کو تھوڑا جب ہم بولتے ہیں۔ اس طرح نہیں ہوتا ہے اسمبلی چلانے کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ جب آپ لوگ بولتے ہیں تو ہم خاموشی سے سنتے ہیں اور جب حکومت کی جانب سے بولی جاتی ہے تو آپ لوگ مداخلت کرتے ہیں۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: نصیب اللہ مری صاحب! اصغر ترین صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب مٹھا خان کا کڑ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ لائیو سٹاک و ڈیری ڈولپمنٹ): جناب اسپیکر! تھوڑا آپ لوگ صبر کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح ہے۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ لائیو سٹاک و ڈیری ڈولپمنٹ: عوام نے بھیجا ہے کہ ہمارا حق لائیں ہم ادھر آکے کاغذ پھینک دیتے ہیں۔۔۔ (مداخلت۔ شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگ خاموش ہوتے ہیں یا اجلاس ملتوی کر دوں۔ مٹھا خان صاحب! اگر آپ لوگ بیٹھیں گے نہیں تو ملتوی کر دینگے۔ مٹھا خان صاحب تشریف رکھیں۔ قادر بھائی مہربانی کر کے تشریف رکھیں ابھی ختم ہو گیا بحث و مباحثہ کا نائم نہیں۔ جام صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں ورنہ اجلاس ملتوی کرتے ہیں۔ جام صاحب! آپ بات کریں۔

جام کمال خان عالیانی (قائد ایوان): بڑی تفصیلی بات سننی پڑی گی۔ بسم اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ چلیں آج ایک بہت اسمبلی کے اصل مزاج کے حوالے سے آج ایک سیشن، پچھلے دو تین دن سے چلا ہے۔ اور مجھ سے کسی نے نیو پر پوچھا جی اپوزیشن کا روایہ جس طرح چل رہا ہے۔ تو میں نے دو منٹ کے لئے بھی اسکو مانتہ نہیں کیا۔ میں نے کہا جی اپوزیشن کا ایک role ہوتا ہے کسی بھی system کے اندر۔ اور وہ role ہم نیشنل اسمبلی میں بھی دیکھ رہے ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں بھی دیکھتے ہیں، سندھ اسمبلی میں بھی دیکھتے ہیں، KP میں بھی ہو گا وہاں بھی دیکھا ہے تو بلوچستان میں بھی وہی ہو گا، گورنمنٹ چاہے کوئی بھی اچھا کام کرے یا نہ کرے گورنمنٹ کے شاید performance ہمیشہ ہوا ہے۔ پانچ لوگ بھی ہو گئے، وہ بھی اپنا ایک role-play کریں گے۔ جہاں 50 لوگ ہو گے وہ بھی اپنا ایک role-play کریں گے۔ اور ہم اگر یہ expect کرنا شروع کر دیں کیونکہ ہمارے دوست ہیں کہ اپوزیشن شاید اس role کو چھوڑ گی تو وہ اس role کو کبھی نہیں چھوڑ گی۔ ہمارے بہت اچھے اقدامات ہو گے لیکن وہ بھی ان کو recognize نہیں کر سکتی۔ ہمارے وہ اقدامات جو شاید اس صوبے کے مستقبل کے لئے

بہت ہونگے وہ اس کو recognize نہیں کر سکی۔ ہمارے اقدامات اگر ان کے حلقوں کے حوالے سے بھی بہت اچھے ہوئے پھر بھی recognize نہیں کر سکی۔ کیونکہ اپوزیشن کا وہ مزاج نہیں ہے یہ کوئی سودفعہ باور کرانے کی اگر کوشش کر لیں یا اپوزیشن کی طرف سے بار بار یہ جب بات آتی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت اچھی کارکردگی کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ سسٹم اچھے کام کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اچھی پالیسیاں بنیں۔ اپوزیشن کبھی یہ نہیں چاہتی۔ اپوزیشن کا ایک مقصد ہوتا ہے، اس ہاؤس کے اندر سب سے بڑی چیز ایک ہی مقصد ہوتا ہے اپوزیشن والے یہ چاہتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے، ٹریئری پیپر پلیٹھس، حکومت ہمیشہ چاہتی ہے کہ وہ حکومتی پیپر پر رہیں۔ اس پر حکومت شروع ہوتی ہے اور اسی پر حکومتیں ختم ہوتی ہیں۔ لہذا اگر ہمیں کوئی، ہمارے دوست ہیں ہمارے بھائی ہیں بالکل وہ اپنا یہ رو یہ رکھیں وہ احتجاج کریں وہ شور کریں ہمیں اُس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن طریقہ کار اس ہاؤس کے بھی یہ ایک مقدس ہاؤس ہے اور اسی لئے مقدس ہے کہ ہم اس ہاؤس کے اندر بلوجستان کے لوگ مستقبلوں کا فیصلہ بھی کرتے ہیں۔ ہم قانون سازی کرتے ہیں۔ ہم Acts لاتے ہیں، ہم amendments لاتے ہیں تو ہر جگہ کا ایک تقاضہ ہوتا ہے اس ہاؤس کا بھی ہے۔ میں کم از کم ہم بہت سارے دوست آج وہ چارٹ اور بینرز expect نہیں کر رہے ہیں میں اپنی طرف سے بتا رہا ہوں ٹھیک ہے آپ یہاں بیٹھ جائے لیکن عموماً وہ چاٹ والا سسٹم وہ تھوڑا اس۔ اس ہاؤس کے لحاظ سے تھوڑا اس low گلتا ہے۔ یہ وہ ہے کہ اگر کوئی آدمی احتجاج کرے، کوئی اسکوں کے اندر احتجاج کرے۔ کوئی hospital کے اندر احتجاج کرے، ایک sense آتا ہے۔ یہ ایک مقدس آپ کا ہاؤس ہے یہاں آپ کی آواز کافی ہے، آپ کریں، آپ شور کریں، آپ احتجاج نوٹ کروائیں، آپ بائیکاٹ کر کے چلے جائیں جو کہ حکومت کا ایک حق بنتا ہے۔ لیکن میں نے صرف اس بات سے اس لیے شروع کیا تھا کہ میری آپ سے ایک request ہو گی کہ next time احتجاج کریں کھل کریں لیکن بینرز سے نہ کریں، اپنی آواز سے کرے جو کہ آپ کا حق اس پر بنتا ہے۔ میں کچھ چیزوں کی جی شروعات کروں گا کہ کیونکہ ہمارے کچھ بچھے دو تین دنوں سے یہاں بڑا بحث و مباحثہ چل رہا ہے کہ حکومت جام ہے، حکومت کمزور ہے، حکومت ٹرک ہے، حکومت پتہ نہیں کیا کر رہی ہے دس کروڑ دے رہی ہی میں کروڑ دے رہی ہے۔ مسافر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو جہاز میں سفر کرتے ہیں اور کچھ مسافر ہے جو عوامی گاڑیوں میں بسوں اور ٹرکوں میں اور گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں۔ آپ لوگ ہم سب ہوائی جہاز میں بہت travel کرتے ہیں اور عموماً جب ہم ہوائی جہاز میں جاتے ہیں تو کبھی کبھار یہ جہاز بادلوں سے بھی اور پر نکل جاتا

ہے اور وہاں اگر آپ مسافر سے پوچھیں کہ نیچے کا حال کیا ہے تو وہ صرف آپ کو یہ بتاسکتا ہے کہ جی یہاں خشکا ہے، یہ پہاڑ ہے اور کبھی کبھی نہ وہ پہاڑ نظر آتے ہیں نہ خشکا وہ نظر آتا ہے اور نہ دریا نظر آتا ہے صرف بادل نظر آتے ہیں۔ تو اس کا جو pilot ہوتا ہے وہ عموماً یہی کہتا ہے کہ نیچے بادل ہے۔ لیکن آپ کبھی گاؤں کے مسافر سے یا کسی ٹرک ڈرائیور سے یا کسی بس ڈرائیور سے پوچھیں تو ژوب سے لے کے جیونی تک کا وہ آپ کو پورا حال بتائے گا۔ وہ بتائے گا کہ ژوب میں کیسے کیسے علاقے ہیں۔ قلعہ سیف اللہ کیسا علاقہ ہے، چون کا کیا حال ہے ہوٹل کتنے ہیں، غریب کون ہے امیر کون ہے اسکوں کیسے ہیں علاقہ کیسا ہے سبزہ کدھر ہے، پانی کہاں ہے، لوگ غربت میں کدھر ہیں، لوگ اچھائی میں کدھر ہیں، سڑکیں کہاں اچھی ہیں کہاں نہیں ہیں، یہ وہ ٹرک والا بتاسکتا ہے۔ تو ہمارے دوستوں نے اشارہ کیا جہاز کے کپتان کا اور ٹرک کے کپتان کا اگر ان کا اشارہ میری طرف تھا تو ایک عام آدمی کی مسافر گاؤں کا ٹرک ڈرائیور ہونا مجھے بہت قبول ہے۔ کیونکہ میں کم از کم اس زمینِ حقائق سے واقف بھی ہوں اور اس کو دیکھ بھی رہا ہوں۔ آپ کو شاید بہت عجلت ہو کہ جہاز کی پرواز ہونی چاہیے جہاز کی پرواز میں کبھی کبھی کوتا ہیاں بڑی خراب ہوتی ہیں اور کریش لینڈنگ بھی بڑی خراب ہوتی ہے۔ ٹرک کا زیادہ سے زیادہ ٹائر پنچر ہو گا تو ہم ٹائر کا پنچر بھی انشاء اللہ الکلینڈنگ تھوڑا سا وقت ہمیں لگے گا لیکن ہم کام اپنا اچھا کر لیں گے۔ ہمارے ٹرک میں عام آدمی کا بھوسہ بھی جاتا ہے سیب کے کریٹ بھی جاتے ہیں کچھ مسافر چڑھ بھی جاتے ہیں بغیر پیسے کے چار گلینڈر بھی ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ عام آدمی سفر کرتا ہے۔ ہمارے ساتھ جہاز کی طرح عالیشان لوگ جو شاید وہ زمین پر بھی نہیں گئے ہوں، passenger first class کے ہم اسے بڑے مطمئن ہیں جس طریقے سے ہم جا رہے ہیں ہمیں اپنا دفاع کرنا بہت آسانی سے آتا ہے۔ لیکن آپ کا حق ہے آپ ہمارے ہر پروگرام کو جتنی فنی میں لیجاں میں کوئی بات نہیں۔ لیکن اس سے ایک چیز ضرور ظاہر ہوتی ہے کہ شاید اپوزیشن کو کچھ چیزوں کے خدشات نظر آرہے ہیں۔ میں اس لیے نہیں کر رہا، ہم یہ سارا کام اس لیے نہیں کر رہے ہیں کہ ہم آپ کی سیاسی ساخت کو کمزور کریں یا ہم یہ دکھانا چاہیں کہ جی یہ حکومت میں یہ coalition کی جتنی بھی پارٹیاں ہیں یہ قابلیت رکھتی ہیں اور آپ نہیں رکھتے یہ ہرگز ہمارا مقصد نہیں ہے۔ ہم یہ سارے کام اس لیے کر رہے ہیں صوبے کے لیے کر رہے ہیں۔ اور میں باری باری کچھ چیزوں کی طرف آپ کو لاڈنگ کا اور عوام اس کا فیصلہ کریں میں اور آپ اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ عوام اپنا فیصلہ جس دن ہمارے خلاف دینے گے ہم قبول کریں گے۔ اور عوام اپنا فیصلہ لیکشن میں دیتے ہیں تو انتظار کریں کہ جب وہ لیکشن کی گھڑیاں آئیں گی۔ یا جو بھی ایک صوبائی سسٹم ہے یا قانونی سسٹم ہے یا جو پارلیمانی نظام ہے اس میں جو فیصلہ ہے۔ لیکن

جب تک انشاء اللہ یہ coalition قائم ہے ہمارے ساتھی ہم سب اس گورنمنٹ کا حصہ بن کے آگے کام کر رہے ہیں۔ ہماری ساری محنت اسی بات پر ہے کہ ہم بلوچستان کی ان ساری چیزوں کو بہتر کر رہے ہیں اور اس کے لیے کام کریں۔ PSDP سے ہی شروعات ہوئی اور میرے خیال سے کورٹ کو میرا اپنا ایک مشورہ اپوزیشن کے دوستوں سے کیونکہ کیس کورٹ کے اندر چل رہا ہے۔ تو ہم بہت غور سے دیکھیں کہ کورٹ نے اس پر لکھا کیا ہے۔ میرے دوست نے کورٹ کا جو verdict پڑھا ہے شاید اُس سے پہلا والا پیرا نہیں پڑھا ہے۔ ہم کچھ دنوں سے کورٹ کے اندر باقاعدہ ہمارے ایڈو وکیٹ جزل صاحب بھی جا رہے ہیں، ہمارے ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب بھی جاتے ہیں، ACS، ہمارے وزراء بھی گئے ہیں، ہمارے MPAs بھی گئے ہیں، لوگ گئے ہیں باقاعدہ ہر چیز پر ہم نے کام کیا ہے۔ کم سے کم اس بات کا اور میں تو بڑا حیران تھا کہ اپوزیشن کی طرف سے ایک ڈیمانڈ آئی کہ اس کی کمیٹی بننی چاہیے اور فلاں شخص کی سربراہی میں کمیٹی آئے گی تو ہمیں منظور ہوگی ورنہ نہیں۔ یہ ہم نے PSDP نہیں بنائی یہ PSDP جس گورنمنٹ نے بنائی اُس گورنمنٹ کا حصہ بہت سارے لوگ تھے۔ ہم اُسی PSDP کو بہتر کر رہے ہیں اور court نے confusion word کیوں کہا ہے۔ ہم نے court کو بار بار request کی کہ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں، خاص کر کورٹ نے دو کا، اب یہ پورا آپ ذرا غور سے پڑھیں، یہ کیس اس دفعہ یہ کورٹ میں نہیں گیا ہے، یہ 2016ء سے، یہ کیس start ہوا ہے۔ 2014ء سے، جب میرے خیال زیارت وال صاحب کا اور زمرک خان صاحب بھی ادھر تھے اور راجہ پرویز صاحب کا بھی جو reference nature کی بات آتی ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ individual کی بات آتی ہے اور نہیں ہے اور چلتا گیا چلتا گیا بلکہ مارچ میں تو suspension بھی ہوتی تھی پھر یہ کھولا گیا۔ ہمیں court نے ایک اس بارے میں دی کہ آپ کے key sectors ہیں، یہ key sectors کیا ہیں؟ اس بارے میں دی کہ آپ کے key sectors any emergency related matter یہ ہیں جن پر آپ نے focus کرنا ہے۔ اور اس کے علاوہ بہت ساری چیزیں جن پر آپ focus نہیں کریں اور اپنی percentage اس پر رکھیں۔ پھر بار بار ہمارے ایڈو وکیٹ جزل گئے، ہمارے وزراء بھی گئے، ہمارے officers بھی گئے کہ جی کچھ ایسے معاملات ہیں جو اس سے برکش بھی ہیں۔ سیلاب کی آپ نے بات کی، drought کی آپ نے بات کی دوسری چیزوں کی بات کی۔ ہم نے کہا جی جہاں جہاں ہو سکتا ہے کچھ چیزوں

میں ایسی ضرورت بھی ہمیں پڑ سکتی ہے جہاں روڈ کی ضرورت بہت زیادہ ہو، جہاں شاید سیالوں کے بعد خطرہ ہے بندات کا وہاں زیادہ ضرورت ہوگی۔ جہاں شاید کوئی ایسا sector ہے جو بھل کی مثال ہے میرے بہت سارے بیہاں دوست ہیں جن کے علاقوں میں بھل کا نیٹ ورک بڑا درودور تک نہیں ہے جس میں خاران بھی شامل ہوگا، جس میں خضدار بھی شامل ہوگا، جس میں چاغی بھی ہوگا۔ جہاں گرڈ facility شاید پیچاں، سائچہ کلو میٹر بھی نہیں ہے لیکن وہاں دس گھروں کو بھلی چاہیے، آپ ٹرامیشن سے نہیں دے سکتے، تار سے نہیں دے سکتے، solar light سے دے سکتے ہیں۔ ان کے لیے نہ تو پانی وہاں ضرورت ہے نہ ان کے لیے روڈ ضرورت ہے لیکن وہ solar کا ایک چھوٹا سا setup بہت ضروری ہے جو ان کے رات کو گھروں کو اُجالا کر سکے۔ تو ہم نے کہا کہ جی ہمیں اس کی ضرورت ہے اُس کی ہمیں اجازت دی جائے۔ اور اسی طرح ہم نے بہت ساری چیزوں پر بحث و مباحثہ کیا۔ تو بعد میں ایک جو clarification بعد میں ان سے ہم نے کی کہ جی confusion court نے نہیں کہا ہے۔ کورٹ نے کہا ہے ہمیں یہ محسوس ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ کچھ چیزوں پر اس verdict کے حوالے سے clarity نہیں ہے کہ وہ confusion میں ہے۔ اور اس confusion کو clear کرنے کے لیے، انہوں نے یہیں نہیں بولا کہ violation آپ نے کی ہے۔ اس پورے verdict میں جس میں ہمارے محترم دوست نے کہا کہ ہم نے violation کی ہے۔ ایک جگہ دکھادیں جہاں کورٹ نے بولا کہ موجودہ گورنمنٹ نے violation کی ہے، ایک جگہ بھی نہیں ہے۔ کورٹ نے پھر راجہ ظفر الحق کا کیس کھولا۔ اور اس کی گائیڈ لائن بتائے اور اس کی گائیڈ لائن میں پارہ نمبر جو ہے اس کے بعد والا یہ confusion word کے بعد یہ وہ parameters کے بعد یہ کام کر رہا ہے۔ کورٹ نے نہیں کہا کہ آپ سارے کام غیر قانونی کر رہے ہیں آپ فلاں غیر قانونی کر رہے ہیں ایک جگہ بھی نہیں ہے۔ تو سب سے پہلی بات ہے کہ اس بات کا الزام لگانا ہم کورٹ کے فیصلوں کے خلاف کام کر رہے ہیں، ہم نے کوئی کام ایسا نہیں کیا ہے بلکہ ہماری جو ایک direction ہے وہ PSDP میں کیا بہتری کی۔ یہ اُسی سمیت چل رہی ہے جو ایک PSDP کو بہتر کرنے کے لیے ہیں۔ ہم نے PSDP میں کیا بہتری کی۔ یہ سب سے بڑا سوال تو یہ ہونا چاہیے گورنمنٹ سے، گورنمنٹ نے سب سے پہلی بات کی اور ہمارے بہت سارے دوستوں نے مثالیں دیں کہ جی گورنمنٹ جو ہے وہ PSDP جام ہو گئی ہے۔ اور جام صاحب نے PSDP جام کر دی ہے۔ دیکھیں! ہم جب اس گورنمنٹ میں آئے ہم court کی directions کو ہمارے لیے follow کرنا، اُس طریقہ کار میں آگے جانا ایک بہت ایسا matter تھا کہ جس میں بڑا sensitized بھی

ہے، تو ہم نے اُن سارے factors کو منظر رکھتے ہوئے اس گورنمنٹ نے۔ پہلے تو ایک ہے کہ جی PSDP lapse میں کوئی خرچ ہی نہیں ہو رہا سب سے پہلی بات یہ آئی کہ PSDP ہو رہی ہے، آج آپ کے سامنے ایک بڑی report clear ہے۔ اور اس report کو شاید میں سامنے پڑھوں اور بولوں کہ جی مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے تو یہ میری کوتا ہی ہو گی۔ آپ اگر اس کے اندر دیکھیں authorization ہم کے کہتے ہیں۔ ہم کے کہتے ہیں۔ جو آپ current-development sector میں آپ کے جو بھی programs کے releases department کو authorization کیے department کے expenses ہیں جو آپ نے department کا ہے۔ آپ ماضی کے دس سال کا ریکارڈ کالیں ہمارے ایک اور محترم ممبر تھے جو میرا خیال گورنمنٹ کا حصہ بھی تھے گورنمنٹ چلا بھی رہے تھے ان کا یہ کہنا تھا کہ جی lapse ہو جائے گی excess and surrender میں کچھ نہیں ہوا گا ہم پیسے خرچ نہیں کر پا رہے۔ ہم اپنا پیسہ بالکل صحیح طرح خرچ کر رہے ہیں بلکہ ہم بلوجستان کی اُن اسکیمات کو complete کر رہے ہیں جو شاید جنہوں نے شروع کی تھیں وہ بھی serious نہیں تھے۔ 450 ایسیں اسکیمات آپ کی ہونگی انشاء اللہ اس جوں میں جو ہم complete کریں گے اس صوبے کے۔ اور یہ آپ کی 450 اسکیمات کوں سی ہیں جس طرح زمرک خان صاحب نے اور خالق صاحب نے بتایا یہ ہم نے نہیں بنائی ہیں، لیکن اس صوبے کی ہے۔ آپ کے حلقوں کی ہیں، خضدار کی ہیں کوئی کہ ہیں خاران کی ہوں گی یہ سارے علاقے اُنکی بھی ہیں ہماری بھی ہوں گی ہمارے حلقوں کی بھی ہیں۔ تو ہم اگر چاہتے ہم اُن ساری ongoing میں ایک روپے بھی نہیں رکھتے پھر آپ کہتے ہیں کہ جی انصاف نہیں ہو رہا ہم نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ اور ہم نے formula کیا بنایا ہے بڑا ذریعہ district کی اسکیم، فلاں علاقے ہے۔ ہم نے کہا 80,800 فیصد سے اوپر ہو رہا اسکیم، یہ ہم نے نہیں کہا کہ فلاں کی اسکیم، فلاں علاقے کی اسکیم، نہیں ہم نے کہا ہر اسکیم جو 70% سے زیادہ جس پر خرچ ہو چکا ہے اور جس کی physical progress 70% سے زیادہ ہو چکی ہے، آپ اُن سب کو complete کریں۔ اور یہ court کی appreciate بھی کیا ہے اور کوڑ کی بھی ایسے direction تھے۔ اُن سب کی list بنی اور وہ 450 اسکیمیں ہیں جو آج complete ہوں گی۔ اور یہ اسکیمیں کب کی ہیں، ان میں ایسی بھی اسکیمیں ہیں جو 2005ء کی ہیں، جو 2007ء کی ہیں، جو 2013ء کی ہیں، 2011ء اور 2012ء کی بھی ہیں اور شاید کچھ

اسکیمیں ایسی بھی ہیں جو 2003ء کی بھی ہیں، یہ ہے ایک responsible government کا طریقہ کار۔ ہمیں جیسے بار بار بتایا جاتا ہے کہ ہم انصاف نہیں کر رہے ہیں یہ ہے انصاف۔ انصاف یہ ہے کہ نہ ہماری اسکیم لیکن اس صوبے کی اسکیم ہے اس صوبے کا پیسہ ہے اور اس گلیری میں بیٹھے ہوئے اور اس ہال میں بیٹھے ہوئے اور یہاں بیٹھے ہوئے بہت سارے ایسے لوگ ہیں جن کے لوگ، جن کی families جن کے رشتہ دار، جن کی پڑوی، جن کے سارے لوگ اُس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اُس روڈ سے leader of the House یا ہماری treasury benches ہیں صرف ہم جائیں گے؟ کیا اُس ڈیم سے صرف ہم فائدہ اٹھائیں گے؟ کیا اُس ہسپتال میں ایک کارڈ بننے گا کہ treasury گورنمنٹ کے جو لوگ ہیں یا ووڈر ہیں وہ اُن میں گے اپوزیشن والا نہیں آئے گا؟ کیا اُس اسکول میں بچہ بلوچستان عوامی پارٹی کا، بی این PTI کا، بی این پی (عوامی) کا اور اس طرح ANP کا، ہزارہ ڈبیو کرٹیک کا ان کے بچے صرف جائیں گے؟ اُن کا card الگ الگ بنے گا۔ نہیں سب کے جائیں گے ہم تو سب کی اسکیمیں complete کر رہے ہیں۔ آپ کو تو کرنا چاہئے کہ ہم بلوچستان کا وہ کام کر رہے ہیں جو پچھلے 25 سے 30 سالوں میں کسی حکومت نے نہیں کیا اس PSDP کو کس نے کھولا؟ اس PSDP کو پہلی ہماری حکومت ہے جو کھول رہی ہے کہ اس کی کمزوریاں کہاں ہیں۔ اس کے flaws کدھر ہیں؟ اس کا طریقہ کار کہاں ہے۔ اور اس کے طریقے کار کو ہونا کیا چاہئے۔ تو آج الحمد للہ یہ 30 ارب روپے کی authorization ہماری گورنمنٹ نے کی ہیں۔ یہاں کچھ جام نہیں ہے۔ ایک چیز ضرور جام ہے اور وہ یہ ہے کہ ان اسکیمات کو approval کے لیے پہلے CM House بھی involve ہوتا تھا۔ ان اسکیمات کی approval کے لیے P&D کا department ہوتی تھی اور ان اسکیمات کی منظوری اور ان کو آگے بڑھانے کے لیے ministry department ہوتی تھی اور اور ان اسکیمات کی finance کا بھی دروازہ کھلکھلا یا جاتا تھا۔ آج اگر کچھ جام ہے، تو اُن عناصر کا جام ہے جو اپنی من پسند کی اسکیمات اس PSDP میں ڈلواتے تھے۔ جو لوگ تھے جن کا نہ system سے تعلق ہوتا تھا بس اُن کا تعلق ایک factor سے ہوتا تھا وہ ہے financial corruption وہ ضرور ناراض ہیں۔ کیونکہ آج انکو راستہ نہیں مل رہا۔ آج آپ کے department سے ایک آپ میں سے بیٹھا ہے، کوئی ایک گواہی دے کر جی اس اسکیم کی release کے خاطر ہم نے اتنے پیسے finance department کو ہمارے وزراء صاحبان کو ہمارے سیکرٹری صاحب کو دیئے۔ یا ہم نے P&D کو authorization کے اتنے دیئے۔ یا ہم نے chief minister

کیا آج یہاں کوئی گواہی دے یہاں تو ہم قصوروار ہیں۔ وہ رونارور ہے ہیں۔ ایسے influence office ٹھیکیدار کی دکانیں بند ہو گئی ہیں۔ تو اُس پر شور ہو رہا ہے۔ PSDP بلوچستان کے عوام کے گھروں کے چوہے نہیں جلتے یہ اللہ کی ذات چلاتی ہے جو روزق دیتی ہے۔ یہ چوہا ان لوگوں کا بند ہو رہا ہے جو صرف 5% بھی نہیں 2% بھی نہیں ہو گا، جو اپنے اپنے اثر و سوخ اور اپنی ساری چیزوں سے اس system کو یوں بند کر کے اُنہوں نے جام رکھا تھا۔ yes ان کا رونا ہے۔ کیونکہ، جی جی میں ایک بات کروں میں، جی آپ آپ جناب بات کرنے دیں گے۔ دیکھیں ہم نے بھی آپ کو بڑے خمل سے سنا تھا۔

please
جناب ڈپٹی اسپیکر: order in House ملک نصیر صاحب صاحب!

فائدایوان: جی جی، اب اُس PSDP کی بندش ہو رہی ہے اور یہ ساری ongoing اسکیمز چل رہی ہیں۔ 30 ارب authorization releases ہوئے ہیں۔ تقریباً 27 ارب ہوئے ہیں۔ 11 ارب مزید ہوئے ہیں۔ یہ ساری چیزیں اگر PSDP میں ہو رہی ہیں تو PSDP تو بند نہیں ہے۔ PSDP تو چل رہی ہے، PSDP شاید کچھ sectors میں نہیں چل رہی ہے، جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ تو ہمیں تھوڑا سا صبر سے کام لینا چاہئے۔ ٹھیک ہے آپ کا ایک political stunt ہے اُس میں آپ بہتر سمجھتے ہیں آپ hitting بھی کر سکتے ہیں لیکن اس کتاب کو اس sheet کو کسی بھی financial آدمی کو جو بجٹ سے جو development سے وابستگی رکھتا ہوں اُس کو دکھادیں 450 اسکیموں کی وہ دکھادیں 0% جو کام ہے جن کی list، میں کوڑ نے بھی کہا ہے اور ہمارا بھی decision ہے۔ جو unapproved ہیں، ساری performance ساری چیزوں کی clarity اس گورنمنٹ کی ساری coalition کروائی ہیں۔ اپنے department سے جو کہ پچھلی گورنمنٹ کو کرانی چاہئے۔ تو لہذا اس بات پر kindly اس بات میں کوئی دو رائے نہیں ہیں یہ کوئی PSDP جام نہیں ہے۔ جام جو چیزیں ہیں ہم آپ سے ذکر کیا ہے اور وہ عناصر بہت بے چین ہیں۔ کیونکہ ان کا گھر کا چوہا اگر بند ہو رہا ہے بلوچستان کے عوام کا گھر کا چوہا نہیں بند ہوتا۔ وجہ ایک اور ہے۔ آج ہم اس PSDP کو اس طرح بنا رہے ہیں جس طرح خالق صاحب نے کہا کہ ایسی بلڈنگ روڑ زو غیرہ ہم نہیں بنارہے جن کو آپ ایک لات مارے تو پوری بلڈنگ گر جائے۔ بلوچستان کے آدمی کا چوہا اُس وقت خراب ہوتا ہے جب اُنکے حقوق کو اس طرح خراب کیا جائے۔ بنادیں آپ یہ PSDP کے اندر لتنی اسکیمات ہیں؟ اربوں روپیہ کی اسکیمات ہیں لیکن بلوچستان کے لوگ تو اُس سے فائدہ نہیں اٹھا رہے جس کو انتظرو یو کریں ناقص بلڈنگ ناقص روڑ طریقہ کار پورا نہیں ہے۔ کیا ہم بس PSDP اس لیے چلا کیں کہ ہم صرف دونسر کا کام

کریں۔ یہ گورنمنٹ دونبڑ کا کام نہیں کرے گی۔ یہ گورنمنٹ جو اسکیمیات بنائے گی یہ گورنمنٹ جو پروگرام بنائیں گی یہ گورنمنٹ جو construction کا کام کرے گی۔ ٹھیک ہے آپ کے ماضی میں چیزوں میں قباحت جو بھی ہو گی ہم اس چیز کو پابند نہیں کر رہے لیکن ہم اس چیز کو پابند اس لحاظ سے ضرور کریں گے کہ misquality یا کام کی صحیح صلاحیت جگہوں پر ہوں۔ اور ہم یہ ایک system کے تحت اس کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اور شاید اس حوالے سے بہت سارے لوگ اگر چیخ و پکار کرتے ہیں تو میں اس کا بہتر سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کا آدمی اُس وقت خوش ہو گا، جس دن اس کتاب کو ہم صحیح کریں گے اور ہم نے اس کتاب کو 80 فیصد صحیح کیا ہے۔ اور شاید بہت سارے لوگ سمجھتے ہیں کہ جس دن یہ کتاب 100 فیصد صحیح ہو گی پھر بلوچستان کی تقدیر بدلتے میں بہت بڑا اسکا role ہے۔ اور جب یہ PSDP کی اسکیمیات جو 40 یا 60-150 ارب روپے کی ہوں گی صحیح معنوں میں صحیح ترتیب سے ہر ضلع میں لیکن گی تو بلوچستان کے لوگ اس کا فائدہ اٹھائیں گے۔ policy کیا ہے طریقے کار کیا ہے؟ الحمد للہ اس coalition کی government میں بہت صاحب حیثیت لوگ صاحب فہم لوگ بیٹھے ہیں۔ ہم بارہ، بارہ گھنٹے بیٹھتے ہیں، آپ ماضی میں ایک مثال نکال لیں، کوئی کمیٹی بیٹھے، میرے خیال میں 3 گھنٹے سے زیادہ بیٹھے ہیں، یہ کمیٹی بارہ بارہ گھنٹے بیٹھی ہے، ہم لوگوں نے اینجناہ اکیا ہے، delibrations کئے ہیں، وہ laws، وہ legislations جو بلوچستان کی history میں بھی کسی نے سوچا بھی نہیں ہے۔ اس گورنمنٹ نے منظور کئے ہیں اور آگے بھیجے ہیں۔ ہمیں اُن سب چیزوں کا پتہ ہے ہمیں کیا کرنا ہے، طریقہ کار کا کیا کرنا ہے، آگے کیا لے جانا ہے۔ اب کیا پالیسی ہے، یہ بھی آپ ہماری سن لیں۔ آپ کی اس کتاب کے اندر 5 لاکھ کی بھی اسکیم ہے اس PSDP کو ہم ٹھیک کرنے کی بات کرتے ہیں ایک PSDP کی 5 لاکھ کی اسکیم کی گنجائش اس کتاب میں ہونی ہی نہیں چاہئے۔ ہم نے پروگرام بنایا ہے جو دس، دس کروڑ روپے کی بات کر رہے ہیں یا ٹاؤن کی بات کریں ایک عام انسان ایک عام وڈر ایک عام بلوچستانی جو اپنے محلے میں رہتا ہے اُس کی approach نہیں ہے ادھر کوئی آنے کی۔ اُس کی approach ہے اپنی یونین اپنی تحصیل تک۔ اُسکے مسائل یہاں سے حل ہوتے تھے۔ یہ گورنمنٹ ہے پہلی دفعہ ہے اپنی یونین اپنی تحصیل تک۔ کرہی ہے ایک چیز کی نہیں ہر چیز کی کرہی ہے۔ میں آپ کو ایک مثال دوں گا کل ہماری میٹنگ تھی۔ ہم نے ایسی سو میٹنگز ہر چیز پر کی ہیں۔ اور اُسکی implementation آپ دیکھیں کہ جوں جوں وقت آئے گا بہتری کی طرف آئے گا آپ کو اور ہمیں فائدہ ملے گا اس بلوچستان کے عوام کو ملے گا۔ کل ہماری recruitment policy کی میٹنگ تھی۔ بلوچستان کی recruitment policy تیس سال پہلے بنی

تحتی۔ اور 30 سال پہلے بہت عقائد لوگ تھے کہ انکو کم از کم یہ شوق تو تھا کہ اس رولر کو بنایا جائے۔ لیکن 30 سال کے اندر 1990ء کے بعد Balochistan Recruitment Policy کبھی بھی نہیں بنی ہم ان کو بنانے جا رہے ہیں۔ ایک department نے add cook کا چاہئے اور bracket میں لکھا ہے کہاں سے چاہئے، پورے صوبے سے اور کہاں کے لیے چاہئے، ہے کوئی کیا کریں؟ پورا بلوچستان ایک سیٹ کے لیے جیونی سے لیکر زوب، زوب سے لیکر چن، چمن سے لیکر درجی تک سب apply کریں گے۔ کیونکہ وہ لکھا نہیں ہے کہ کہاں کی پوسٹ ہے۔ ہر آدمی یہ روزگار ہے، اُس کو روزگار چاہئے۔ وہ کہتا ہے شاید میں لگ جاؤں، نہیں تو میں زیرے صاحب کو پکڑ لوں گا۔ میں عارف صاحب کو پکڑ لوں گا میں جام صاحب کو پکڑ لوں گا۔ آپ مجھ سے منسلک ہر شخص امید رکھے گا مجھے ایک نوکر ملے۔ تو آپ ایک پوسٹ کے لیے جو صرف کوئی ہے سیکرٹریٹ کی ہے اُس لیے پورے صوبے کو کیوں بلا رہے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ رولر یہ اجازت نہیں دیتے۔ رولر میں کیا ہے، صوبائی سطح کی پوسٹ ہے۔ ہم اب اُس کو change کرنے جا رہے ہیں۔ کیا change کرنے جا رہے ہیں، کہ آپ کی پوسٹ اگر کوئی ہے تو add کے سامنے لکھیں کوئی پوسٹ ہے۔ تو کم از کم صرف کوئی والے کریں گے۔ باقی 31 اضلاع کے لوگ اپنے form پر اور اپنی محنت اُس پر ضائع نہیں کریں گے آپ کی ہیں پورے division seats کا کوئی ہے۔ ایک زمانہ ہوتا تھا جب نوکری نہیں تھی اور ایک زمانہ تھا وہ نہیں تھیں۔ ایک زمانہ تھا کہ جب لوگوں کے پاس تعلیم نہیں تھی تو division seats پر یہ بات آتی تھی کہ یہ پوچھیں division پر ہوں گی۔ شاید ہمیں قلات سے بندہ نہیں مل رہا، ہو سکتا ہے مستونگ سے مل جائے ہمیں شاید لسیلہ سے مل جائے کیونکہ requirement تھی۔ لیکن پوسٹ کہاں کی ہے۔ پوسٹ ایک ڈسٹرکٹ کی ہے۔ لیکن division کا کوئی آگیا۔ اب division کا کوئی جب آگیا تو اب آپ کی پوسٹ خاران کی ہے تو خاران کے اندر سارے چانگی کے لوگ لگ گئے ہیں۔ تو شاء صاحب پھر شور ضرور کرتے یا عارف جان شور کرتے یا ہمارے خاران division کے اور لوگ کرتے کہ جی میرے ڈسٹرکٹ کی پوسٹ ہے آپ نے اٹھا کے اڈھ سے ایک بندہ فتح دیا۔ اس کو ہم تبدیل کر رہے ہیں۔ کیوں؟ وہ اُس گاؤں کے آدمی کا یا اُس تھیصیل کے آدمی کا حق بتتا ہے۔ لیکن وہ میرے اور آپ کے کہنے سے نہیں بنے گا وہ اس PSDP کے شور کرنے سے نہیں بنے گا وہ یہاں کوئی اور کام سے نہیں بنے گا۔ وہ اُس وقت بیٹھے گا جب اُسکے لیے cabinet یا رولر frame کر گی۔ اور وہ رولر frame کر کے منظور کر کے اسپلی میں بھیجے گی۔ تب وہ آپ سہولت عام بلوچستانی کو دے سکیں گے۔ یہ کہرتی ہے ہماری گورنمنٹ financial discipline down ہم کر رہے

ہیں۔ PSDP کی اسکیم، نالی چاہئے، روڈ چاہئے۔ یہ پسیے جو ہم بھیج رہے ہیں یہ ڈسٹرکٹ decide کریں۔ مجھے نہیں پتہ کہ یہاں ACS صاحب کو کیا پتہ ہے۔ یہاں سیکرٹری C&W سیکرٹری لوکل گورنمنٹ یا cabinet کو کیا پتہ ہے کہ فلاں ضلع کے فلاں اور بعض جگہوں پر تو اتنا پتہ نہیں ہوتا کہ ہماری فلاں فلاں یونین کونسل کے فلاں فلاں گاؤں میں کس چیز کی ضرورت ہے اتنی تفصیلات نہیں ہوتیں 60 سے 70 فیصد پتہ ہوتا ہے 30 فیصد نہیں پتہ ہوتا۔ لیکن وہاں کے ممبر کو پتہ ہو گا وہ اپنی اسکیم لے جائے اپنے DC کے پاس اپنے AC کے پاس اپنے متعلقہ کونسلر کے پاس وہاں فیصلہ کریں کہ تمیں یہ چاہئے۔ یہ کام اُدھر کا ہے۔ اب PSDP کس طرح بننی چاہئے؟ یہ آپ کو بتاتے ہیں۔ لوکل سطح کے کام لوکل level اپر ہوں۔ ایک level آپ کا بڑا آجاتا ہے۔ جہاں آپ MPA یا گورنمنٹ یا department بہتر بھجتا ہے کہ اس ضلع کے اندر اب نالی، ٹرانسفر مر او را ایک سول بورڈ سے بڑھ کر بھی کچھ کام ہونا چاہئے، کوئی بڑا اسکول ہونا چاہئے کوئی بڑا ہسپتال ہونا چاہئے کوئی بڑا ایک کالج ہونا چاہئے۔ PSDP کا یہاں provincial role آتا ہے کہ وہ اپنی PSDP میں اُس متعلقہ حلے کے اندر، اب کم از کم 6 سے 10 ایسی اسکیمات دیں جو بڑے level کی ہوں۔ پھر آپ کا ایک level آتا ہے کہ وہ ایک provincial PSDP کی jurisdictions سے تھوڑا اور بڑھ جاتی ہے، جہاں آپ کو ایک ایسی اسکیم دینی ہو گی جو اس ڈسٹرکٹ کے لیے ایک ہی کافی ہے۔ مثال ہے ابھی ایک ڈیم کا project تھا جو خاران کے اندر ہی ہو رہا ہے۔ جو گوروک ڈیم کے اندر سے ہے۔ یہاں ہمارے کچھ دوستوں نے کہا کہ ہمارے اضلاع میں کچھ نہیں ہو رہا۔ گوروک ڈیم کے کام شروع ہو گا وہ خاران میں ہے لبیلہ میں نہیں ہے۔ وہ چاغی کے اندر نہیں ہے۔ وہ قلعہ عبداللہ کے اندر نہیں ہے، ہمیں نہیں کرنا ہوتا ہم بند کرتے۔ لیکن ایک بڑے پیمانے پر ڈیم ہے اُس کا فائدہ پورے ضلع کو بھی ہو گا اور اُس کا فائدہ شاید کسی ایک اور ضلع کو بھی ہو گا۔ تو ہماری strategy ہے کہ وہ 3rd number پر ایک policy ہے وہ اُس level پر ہم بنائیں کہ وہ اسکیمات ڈالیں۔ پھر کچھ اسکیمات ہیں جو وفاق اور صوبے میں کرنا ہوتا ہے۔ اور وہ تین تین، چار چار اضلاع کو ملائے بنائی جاتی ہیں۔ سو، ڈیری ڈھنے سو کلومیٹر کی روڑ۔ تو ہماری strategy ہے، نچلی سطح پر کام ڈسٹرکٹ level اپر لوکل گورنمنٹ، DC level پر لوگوں کی request پر لوگوں کی suggestions پر چھوٹے کام اُدھر ہوں اُن کو اور پر نہیں آنا چاہئے۔ اُن کی ضرورت بھی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اُن کے کام اُن کی دہلیز کے level پر ہوں۔ پھر ایک overall level پر صوبائی حکومت کے middle level پر آنے چاہئے۔ پھر ایک صوبائی level کے

بڑے level پر آنا چاہئے۔ اور پھر آپ کی جو اسکیم ہے وہ وفاق اور آپ مل کے پورے اُس ڈسٹرکٹ کے لیے یا اُن تین چار ڈسٹرکٹ کے لیے مل کے بنائیں۔ تو یہ ہمارا ہے طریقہ کارجو ہم بنارہے ہیں۔ کیا فرق ہے education کی ہم بات کر رہے ہیں۔ education پروگرام ہم لارہے ہیں۔ اُن میں سے ہمارے بہت سارے دوستوں کے کہنے پر بھی اسکولز شاید گئے ہوں گے ہر ڈسٹرکٹ کے اندر یہ plan پہلے کبھی نہیں بنائے ہے ہر ڈسٹرکٹ کے اندر دو ہائی اسکولز ہر ڈسٹرکٹ کے اندر تین سے چار مل اسکولز اور ہر ڈسٹرکٹ کے اندر تقریباً کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ چھ یا سات شیلٹرز سکول ہر سال بنانے کا پروگرام ہے۔ اور ہر مل ہائی اسکول کے اندر جو ہمارا دوسرا phase آ رہا ہے، ہر ضلع کے اندر دو ماؤں ہائی اسکولز بنائیں گے۔ اور انہی ماؤں ہائی اسکولز کو اونٹر کالج کا status بھی دیں گے۔ تاکہ بارہ کلاس، تاکہ وہی ہائی اسکول، آپ کو اونٹر کالج بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اُسی اسکولز کی کلاس بارہ تک کی جماعتیں کرائیں۔ اب آپ سوچیں 32 اضلاع کے اندر 46 اونٹر کالجز ایک سال میں بن جائیں اور تقریباً اتنے ماؤں ہائی اسکولز بن جائیں۔ تقریباً دو سو سے زیادہ ہائی سکول بن جائیں۔ اور اسی طرح پتہ نہیں کتنا شیلٹرز سکول بن جائیں۔ کیا یہ ایجاد کیشن پالیسی نہیں ہے؟ اُس سکس ساتھ اُسکی requirement yes کیا ہے۔ ہم پہلی دفعہ، یہ جو بہت بڑی بات ہو رہی ہے یہ پر وزگاری ہے، اس پر وزگاری کو یہی گورنمنٹ ختم کر رہی ہے۔ ہم نے ہمیشہ سُنا کہ تمیں ہزار پوٹھیں بیس ہزار پوٹھیں، پندرہ ہزار پوٹھیں اخبار میں کوئی نہیں لیتیں۔ اگر لگیں بھی تو شاید دو تین ہزار لگیں، fill ہو گئیں۔ پہلی دفعہ یہ سارے ڈیپارٹمنٹس اپنے adds لگا رہے ہیں۔ اور ہم نے جو سب سے بڑا پروگرام اسٹارٹ کیا ہے ہیلتھ میں، آج ایسے ایسے آپ کے ڈسٹرکٹس ہیں جہاں پہلی دفعہ سرجری ہو رہی ہے۔ یہ ایسا کوئی کام نہیں ہے جو صرف ہماری سرجری کریگا۔ یہ لوگوں کی کر رہے ہیں۔ نصیر آباد ڈویژن کے اندر اگر آپ گئے ہوں۔ ٹرپ کے اندر ایک خاتون ڈاکٹر پہلی دفعہ سرجری کر رہی ہے۔ کیوں؟ ایک پالیسی گورنمنٹ لائی ہے۔ پالیسی کیا تھی contract basis پر آپ specialists کو hire کریں۔ وہ آپ کے بھی ہو سکتے ہیں۔ کل کو آپ کے حلقوں میں سے آپ کے وٹرز ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہیں اپیلیٹسٹس، qualification ہے ڈاکٹر educated ہے۔ آگر لگیں، اپنے ڈسٹرکٹ کے اُسی ہسپتال میں لگیں۔ اور ایک اچھے انداز میں لگیں۔ کم سے کم دولائھ کی تنجواہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ کی تنجواہ اٹھائیں۔ اور اپنے صوبے میں اپنے ڈسٹرکٹ میں، اپنے علاقے میں serve کریں۔ آج یہ hospitals ان پالیسیوں کی وجہ سے پھر سے آباد ہو رہے ہیں۔ اور آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ یہ چھ، آٹھ مینے کے بعد اور ہونگے۔ پورے صوبے میں، ایک جنی

حوالے سے پورے ہائی ویز پر ہم نے یہ concept ساڑھے تین ارب کا جو منظور ہے، پرانا پتہ نہیں کب سے لوگ سوچ رہے ہیں، نہیں کیا، PPHI کے حوالے سے، ہائی ویز میں ایر جنسی ریلیف کے سنٹر ز ہم بنارہے ہیں۔ جتنے ایکسٹنٹس ہوتے ہیں لوگوں کو access نہیں ملتا۔ first aid یہ حکومت ابھی انشاء اللہ بنائے دے گی کہ آپ کی جتنی بھی ہائی ویز ہیں بلوچستان کے ہر لحاظ سے وہاں تقریباً ہر چالیس پچاس کلو میٹر پر ایک ایر جنسی سنٹر ہوگا۔ خُد انخواستہ کوئی بس الٹ جاتی ہے کوئی ایکسٹنٹ ہو جاتا ہے اُنکو فرسٹ ریلیف وہاں سے ملے گا۔ جناب اسپیکر! ٹائم کی constraint ہے بولنے کو ماشاء اللہ چیزیں بہت ہیں لیکن میں کوشش کروں گا آہستہ آہستہ ان چیزوں کو آگے کوشش کروں گا۔ ثناء صاحب نے کہا کہ ہم کورٹ سے ریلیف دلائیں گے۔ ہم نے کورٹ جانے سے کسی کو منع نہیں کیا۔ کوئی بھی جا سکتا ہے۔ اپوزیشن اگر محسوس کرتی ہے کہ وہ اس PSDP کے حوالے سے کورٹ جانا چاہتی ہے، وہ جا سکتی ہے۔ وہ جائے بالکل پیش ہو وہ اپنا کیس نیا ڈالیں ہم اپنا کیس خود لڑنا جانتے ہیں۔ گورنمنٹ الحمد للہ، ٹھیک ہے آپ اپنے حوالے سے جو بھی آپ کی suggestion ہے لیکن گورنمنٹ کا مطلب ہے ہم اپنی responsibility خود اٹھائیں گے۔ ہم اپنا کیس بھی اُسکو بھی pursue کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ first week of April میں ایک اور hearing کیسے جارہے ہیں اُس کے لئے بھی ترتیب بنارہے ہیں۔ اور اُس کیلئے جو بھی چیزیں ہو گئی اُس کے لئے ہم کام کریں گے۔ لیکن as a normal petitioner کسی کو کسی نے منع نہیں کیا، سب جا سکتے ہیں اور وہاں آگے بات بھی کر سکتے ہیں۔ ابھی چیزوں کو دیکھتے ہوئے ہمارے لحاظ سے ہے کہ گورنمنٹ کے بہت سارے ایسے initiatives ہیں، جن کی تفصیل میں اور چیزوں میں بھی بتا سکتا ہوں۔ لیکن چونکہ سیشن کا ٹائم تین چار گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ لیکن کہنے کا overall مقصود یہ ہے۔ الحمد للہ اس گورنمنٹ کی سُستیاں ہو گئیں ہماری اچھائیاں ہو گئی۔ لیکن یہ ذمہ داری ہماری ہے۔ یہ اس پیغام پر بنتی ہوئے گورنمنٹ کی Sarri coalition کی ہے۔ ہم اس پر کریڈٹ لیں کمزوری لیں ہم اُس کے لئے تیار ہیں ہم اس بات پر نہیں ہیں کہ ہم یہ سمجھیں کہ کوئی ہمیں بولے کہ جی آپ کام نہیں کر رہے ہیں ہم محسوس کر رہے ہیں۔ ہم محسوس کریں گے کہ ہم کام نہیں کر رہے ہیں۔ کوئی بولے کہ آپ اچھا کام کر رہے ہیں ہم بلوچستان کے مفاد میں ہر وہ کام کریں گے جو اس بلوچستان کے لوگوں کی زندگیوں کو بہتر کریں۔ صرف پی ایس ڈی پی کی چار روڑ زبانے سے یہ بلوچستان نہیں بنتا اس کیلئے بہت ساری چیزیں چاہئیں۔ اس کیلئے قانون سازی کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے

law amendment کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ریفارمز لانے کی ضرورت ہے۔ یہ ساری چیزیں ہم کر رہے ہیں۔ بیک وقت ساری چیزیں کر رہے ہیں اور ان کی ہی ضرورت ہے کیونکہ ان ساری چیزوں کو اگر ہم نہیں کرینے تو اس سے بہتری نہیں آ سکتی، ریفارمز ہے، ریونیو ہے بلوچستان کا potential ہے۔ ہمیں کسی نے کہا کہ بلوچستان کے وسائل کے لئے کام ہونا چاہئے کہ یہ بن جائے بلوچستان کے وسائل کو سب سے پہلے اس مخلوط گورنمنٹ نے وہ پالیسی لائی جو پچھلے دس، پندرہ بیس سال میں کوئی نہ لاسکا بلکہ اس پورے پاکستان میں ابھی تک کوئی اور صوبہ نہیں لاسکا۔ یہ صوبہ لا یا ہے۔ کہ جو آج ایک بلوچستان کو اُسکی زمین کا تحفظ دے رہا ہے۔ اس سے بڑا کام اگر ایک آپ لے لیں۔ میں سمجھتا ہوں پورے بلوچستان کے اندر آپ اگر کسی بلوچستانی کو یہ گارنٹی دے سکتے ہیں کہ تمہاری زمین آج تمہارے لئے secure ہے۔ کم از کم یہ دونی ملک کا کوئی شخص اس کا مالک نہیں بن سکتا یہ ایک بہت بڑی security ہے، یہ جو ہم ساحل و وسائل کی بات کرتے ہیں۔ لیکن شاید لوگ محسوس نہیں کر رہے ہیں کوئی بہت بڑی بات ہے۔۔۔ (مداخلت) ابھی میں اُس پر آتا ہوں اچھا ہے آپ نے اُس پر بات کر لی۔ چلیں شاء صاحب نے بات چھپڑ دی۔ میں شاء صاحب سے کہتا ہوں کہ آپ اُس کا حصہ بن جائیں آپ کی پارٹی اُس کا حصہ بن جائے۔ اور ہم یہ تفصیل نکال لیں۔ یہ زمینیں کس کی تھیں اور کس کو ملیں کس طریقے سے ملیں اور آج cases کدھر ہیں۔ آپ کو Left Right شاید بہت سارے factors خود بتا دیں۔ بلوچستان کی زمین کس کی ہے۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: بیٹھ کر بات کرنے کی اجازت نہیں ہے ملک نصیر صاحب۔

فائدایوان: میں اس پر تھوڑا سا آتا ہوں۔ یہ بالکل۔۔۔ (مداخلت) نہیں نہیں آپ نے بات کر لی جی شاہو ای صاحب! بات کرنے دیں۔ دیکھیں عملًا میں آپ کو بتا تا ہوں زمینیں کس کو ملیں؟ گواہ کے عام آدمی کو نہیں ملی ہیں آپ ریکارڈ نکال لیں۔ عام بیچارے کو تو پتہ بھی نہیں ہے کہ اُس کی زمین کہاں گئی ہے۔ یہ زمین پندرہ سے بیس، بیس سے پچھیں ایسے لوگوں کو ملی ہیں جن کو قدرت نے ویسے ماشاء اللہ بہت کچھ دیا ہے۔ عام بلوج کو اُدھر نہیں ملی ہے۔ اور اگر اُس عام بلوج کو بھی ملی ہے تو اُس کے پیچھے ایک اور اتنا بڑا اسٹا مپ پیپر کسی اور کا شامل ہے۔ کہ یہ زمین تم نے مجھ پر بیٹھ دی ہے۔ جب ریکارڈ نکلے گا یہ بلوچستان کے لوگ بھی دیکھیں گے۔ یہ ہر چیز، ایک ایک چیز ہم کوں کر دکھائیں گے کہ کتنی زمین ہے۔ زمین کس کی ہے۔ بلوچستان کی یہی چیز ہے۔ آپ کی بلوچستان حکومت ذمہ دار ہے بلوچستان کے لوگوں کی اور آپ کی حکومت کے پاس وسائل دو ہی ہیں۔ ایک آپ کے قدرتی وسائل ہیں اور ایک آپ کی زمین ہے۔ اگر آپ کی زمین لینڈ مافیا کے صرف میں

سے پچھیں لوگ اگر پورے صوبے کے اٹھا کر لے جائیں کہ یہ future یہ جو نوجوان بیٹھے ہیں انکا future پھر کچھ نہیں ہے۔ پانچ پانچ ہزار، دس دس ہزار ایک آدمی کے پاس زمین ہے یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اصل میں اس پر ڈسکشن بھی ہے۔ چونکہ آپ نے زمین کی بات چھیری تھی اسی لئے میں نے زمین کی لے آیا۔۔۔ (مدخلت) اس پر بالکل ہم پورا سیشن رکھیں گے۔ بلکہ ہم وہ پوری رپورٹ لا کر پیش کریں گے۔ عدالتوں میں کونسے کیس چل رہے ہیں۔ نیب میں کونسے کیس چل رہے ہیں۔ حکومت کے پاس کونسے کیس چل رہے ہیں۔ جو اس طرح کی زمینوں سے آگے گئے ہیں۔ اور وہ انشاء اللہ آیگا انشاء اللہ ضرور آیگا اس میں آپ بے فکر ہوں ہم آپ کے ساتھ مل کر انشاء اللہ ان cases کو کھولیں گے اور سب کو انشاء اللہ دکھائیں گے۔ میں ایک چیز کی آپ کو گارنٹی دے رہا ہوں، کسی ضلع یا کسی حلقے کے ساتھ ظلم نہیں ہوگا۔ انصاف برابری کے انداز میں ہم بnar ہے ہیں۔ اب وہ کیا طریقہ کار بnar ہے ہیں؟ ہم نے ابھی ایک فارمولہ بنایا ہے کہ ہم نے ماضی کا پورا ریکارڈ نکالا اور دیکھا ہے۔ دیکھیں وہ ہم نے بھی نہیں بنایا ہے، شاید آپ میں سے کچھ نے بنایا ہو کچھ نہیں بنایا ہو۔ کسی ایک ضلع کو تو آٹھ ارب مل رہا ہے اور کسی ایک ضلع کو پچاس کروڑ بھی نہیں مل رہے یہ کہاں کا انصاف ہے۔ ہم بnar ہے ہیں۔ اٹھارہ سے بیس، سترہ سے بیس، سولہ سے بیس چل جاتا ہے۔ لیکن پانچ اور بیس نہیں چل سکتا اور انشاء اللہ نہیں چلے گا یہ ہم کہہ رہے ہیں۔ اس فلور پر بول رہے ہیں۔ یہ ہماری مشترکہ کی بینٹ کا ہماری اتحادی جماعتوں کا سب کا یہ فیصلہ ہے کہ بلوچستان کے تمام اضلاع، ہر حلقہ کے اوپر ایک equal طریقہ کار سے خرچ ہوگا۔ اور اسی حلقے میں اسی ڈسٹرکٹ میں ہی خرچ ہوگا۔ اس کا طریقہ اب کیا ہوگا، بہت ساری اسکیمات ایسی ہیں جو provincial ہیں۔ بہت ساری اسکیمات ایسی ہیں جو ڈنر زادروں نے پیسے دیے ہیں۔ اور بہت ساری اسکیمات ایسی ہیں جو وفاق نے دی ہیں۔ بہت ساری اسکیمات ایسی ہیں جو صوبے اور وفاق مل کر کر رہے ہیں۔ ہم اس کا فارمولہ بنارہے ہیں ہم ہر لحاظ سے اس کو spread-out کریں گے کہ اگر ایک ضلع کے اندر صوبائی حوالے سے زیادہ خرچ ہو رہا ہے۔ تو ہم وفاق کی اب دوسری اسکیم ایک اور جگہ لے جائیں، وہاں compensate ہوں۔ اور جہاں پہ وہ compensation نہیں ہو رہا وہاں ڈسٹرکٹ حوالے سے کوشش ہو جائے۔ تو آخر میں ہر ڈسٹرکٹ کا جو close, financial requirement different کے ہو گے جن کی different ہوتی ہے۔ گوار کی آج requirement different ہو گی کل کوچمن کی ہو گی۔ خضدار کی نصیر آباد کی بارڈر ایریا زکی different ہو گی۔ سیلہ کی کچھ حد تک different ہو گی۔ کچھ ایسے آپ کے

علاقے ہیں جہاں کی investment different ہوگی۔ لیکن اُس سے ہٹ کر ان سب کو ملا کے انشاء اللہ یہ کیبنت نے decision لیا ہے کہ ہم یہ برابری کی تقسیم ہرجگہ کر لیں گے۔ الحمد للہ یہ پہلی دفعہ ماضی میں بھی PSDP بنے۔ ماضی میں بھی PSDP کبھی کسی کیبنت میں ڈسکس ہی نہیں ہوا ہے۔ چار لوگ ڈسکس کرتے تھے۔ پی ایس ڈی پی کا 60% اپنے اضلاع میں لے جاتے تھے باقی کسی کو ملتا نہیں تھا۔ آج ہم سب coalition کے ممبرز، سارے ممبران بیٹھ کے پورے صوبے کا پروگرام بنارہے ہیں۔ کیا ہونا چاہئے۔ jobs کا بھی اسی طرح ہے۔ jobs کی recruitment پالیسی کو اگر ہم تبدیل کریں تو اس کا فائدہ آپ کو بھی ملے گا۔ بلکہ ہم سب اس پورے بلوچستان کے لوگوں کو ملے گا۔ پہلے سارے کوئی آتے تھے ہزاروں لوگ خوار ہو رہے ہیں کاغذ لیکر پھر رہے ہیں چھوٹی چھوٹی پوستوں کیلئے۔ پوست کدھر ہے اُنہی کے ڈسٹرکٹ میں۔ پہلی دفعہ ہم نے کمیٹیز بنائی ہے کہ یہ انٹرویو، یٹیسٹ اُسی ضلع میں ہوگا۔ کس کو فائدہ ملے گا اُس سے غریب کو ملے گا جو شاید دو ہزار کی ایک application بھی نہیں بنا سکتا ہے۔ اپنے ضلع میں ہوگا اپنا کھایا اپنے موڑ سائیکل پر سائیکل پر کرایہ کر کے جائے گا دفتر میں کاغذ ڈالے گا انٹرویو کیلئے جائے گا پھر اپنے گھر جائیگا۔ کس کو فائدہ ملتا ہے۔ jobs ملگی انشاء اللہ اسی طرح اور اسی معیار پر ملگی کام مل گا طریقہ کار اسی طریقے سے مل گا جو میں نے آپ کو بتایا۔ انصاف ہے۔ رونا دھونا ہے، کچھ عناصر کا ہے وہ رہے گا کیونکہ اُن کی عادتیں بگڑی ہوئی ہیں۔ اور جن کی عادتیں بگڑی ہوئی ہیں اُن کی عادتوں کو ٹھیک کرنا بھی ہمیں آتا ہے۔ اور ہم بلکہ میں اُن عناصر سے نہیں ہو رہے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں، دیکھیں اسیں یہ بلوچستان کا مفاد ہے۔ ہم اس پی ایس ڈی پی کو controversial expenditure کا لیوں پر جائے گا شاید ماضی میں کسی اور لیوں پر کبھی گیا نہیں ہو، اُس وقت آپ کیا کہیں گے۔ ہم جب آپ کو دکھائیں گے ہم نے اتنا خرچ کیا ہے اتنا authorize کیا ہے۔ یہ اتنی اسکیمیں مکمل ہو گئی ہے اس طریقے سے ہو رہی ہے۔ تو بہتر ہے کہ آپ اُس کو recognize بھی کریں۔ کمیٹی کی آپ نے بات کی حکومت نے پالیسی کی بات کی۔ دیکھیں میں ہمیشہ سے کہتا آ رہا ہوں اور آج بھی میں نے وہاں بات کی ہے۔ سب سے زیادہ آپ کی اسٹینڈنگ کمیٹیز کے حوالے سے بات کی تو coalition نے کی ہے۔ اس گورنمنٹ نے کی آج مولانا صاحب بتا رہے تھے کہ آپ نو ٹیکنیشن نہیں کر رہے ہیں۔ یہ میرے نو ٹیکنیشن سے نہیں ہو گا یہ اس اسمبلی میں ٹیکل ہو گا۔ اسمبلی اس پر ووٹنگ کر گی پھر اس کو اسپیکر notify کریں گے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے۔ yes الیڈ را ف دی ہاؤس لیڈر آف اپوزیشن کی باری ہے مولانا صاحب، اختر حسین صاحب اور

میریوس صاحب ہم لوگ بیٹھے تھے تھوڑی دیر پہلے ہم نے ہمیشہ ایک اچھے اتفاق رائے پر آئے کہ yes ان کو ٹیبل کریں۔ ان کو منظور کریں تاکہ آپ کے ذہن میں جتنی بھی policies ہیں۔ ویکھیں اس فورم کا ایک طریقہ کارہوتا ہے۔ یہ اسمبلی ہے یہ ہمارا کمیونٹی ہال کسی صوبے کا نہیں ہے یا باہر نہیں ہے۔ ہم یہاں سے جو بھی کام کریں گے اُس کا طریقہ ہے۔ اسٹینڈنگ کمیٹیز ہیں۔ resolution, legislations adjourn motion ہیں اور پوائنٹ آف آرڈر ہیں۔ ہم ان طریقوں سے اس اسمبلی کی کارروائی کو لے جاسکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم سمجھیں گے کہ بات کرتے رہیں گے چیزیں آگے بڑھیں گے کبھی نہیں بڑھ سکتے۔ کمیٹیز بنائیں۔ پی اینڈ ڈی کی کمیٹی بننے کی آپ کو اعتراض ہے۔ پی اینڈ ڈی کی کمیٹی کے اندر آپ پی ایس ڈی پی کی ڈسکس کریں آپ اُس پر اپنا مشورہ دیں۔ اُس سے بڑا فورم کیا ہو سکتا ہے۔ پی ایس ڈی پی کی کمیٹی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ہاؤس کے اندر نہیں رکھتی۔ ہاؤس کے اندر ایک چیز اہمیت رکھتی ہے اسٹینڈنگ کمیٹیز اُس اسٹینڈنگ کمیٹیز کے اندر ایجوبیکیشن لے آئیں۔ ہیاتھ لے آئیں۔ لا اینڈ آرڈر لے آئیں۔ پی ایس ڈی پی لے آئیں جو بھی discuss کرنے ہیں آپ کر لیں تجویز دے دیں طریقہ کارہتادیں۔ آپ کے colleagues آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کو ٹیبل کرائیں۔ ٹیبل کرانے کے بعد رپورٹ ہے۔ رپورٹ گورنمنٹ کو پیش کر دے کہ جی یہاں اسمبلی کی کمیٹی محسوس کرتی کہ آنے والی پی ایس ڈی پی میں یہ کام ہونا چاہئے یہ وہ کام ہے ہماری تجویز ہے۔ حکومت ان پر غور کرے کہ کیا کر سکتی ہے کیا نہیں کر سکتی۔ تو جناب اپنیکر! جیسے میں نے آپ سے کہا کہ ہم نے شاید اس کا اتنا فائدہ نہیں اٹھایا کچھ بیگ کے لوگوں کو اگر میстроپولیٹن میں لا کے اور ان کو میстроپولیٹن کا حصہ بنانا ہمارے فائدے میں ہے یا وہاں ہمارے دمابر ہیں ان کے فائدے میں ہیں۔ جو انت روڈ بنانا اور اس کو آگے تک لے جانا، جس کے حلقات میں، ہمارے حلقات میں ہے یا ہمارے کس ممبر کے حلقات میں ہے ہمیں اگر نہیں ہوتے اور اسی طرح بہت ساری اور بھی روڈر ہیں۔ اور پہلی دفعہ اگر ہمارے دونوں معزز ممبران بیٹھے ہیں ان سے آپ پوچھ لیں کہ ان کی لگیوں میں زندگی میں پہلی دفعہ میstroپولیٹن کی گاڑیاں ابھی آ کر صفائی کر کے گئی ہوں گی پہلے کبھی نہیں آئیں۔ تو یہ بھی کچھ اقدامات ہمارے بھی appreciate کیے جائیں۔ جو ہم نے اس لئے نہیں لیئے کہ ہمارے ممبروں نے۔ ہمارے ممبروں نے وہاں سے ووٹ بھی زیادہ نہیں لئے۔ ہم چاہتے تو کچھ نہ کرتے۔ ہم آج بھی آپ کے حلقات میں وہ کام کریں گے جو شاید اسکا benefit ہمیں بھی ملے گا لیکن کوئی ملے گا کوئی کوئی کوئی ملے گا کوئی کوئی ملے گا۔ آج یہ بُرج العزیز ڈیم یا کوئی اور ڈیم بناتے ہیں، اس کا فائدہ کس کو جائے گا؟ کوئی کوئی لوگوں کو جائے گا۔ یہ میرے لسیلہ کو تو پانی نہیں دے گایا کھیڑت ان

صاحب کے بارکھان میں پانی نہیں جایگا۔ یا اصغر خان کے قلعے عبد اللہ میں اسی طرح ژوب تو نہیں جائیگا یا تربت۔ یہ کوئئے کے 09 معزازاً کین ہیں جن میں ہمارے آنریبل لیڈر آف اپوزیشن بھی ہیں ان کو فائدہ ملے گا۔ یہ ہم نے رکھے ہیں ہم اس صوبے کا پیسہ انشاء اللہ ضائع نہیں کریں گے۔ ہم اس صوبے کا پیسہ ان چیزوں میں ضائع نہیں کریں گے جس کا فائدہ کسی کو نہیں ہے۔ ماضی میں اس طرح کی اسکیمات آئیں، دوسوارب کی اسکیمات صرف دو پراجیکٹ کی۔ اور ہم اس صوبے کے اندر انشاء اللہ آج ادھر ہمارے بہت سارے ممبرز بیٹھے ہیں کل مغربی روٹ کا افتتاح انشاء اللہ وزیر اعظم پاکستان ادھر آ کر رہے ہیں۔ جس کے بارے میں ماضی میں بہت ساری مبارکبادیاں دی گئیں تختیاں بھی لگائی گئیں۔ لیکن یہاں عملی کام شروع ہو گا۔ یہ dual carriage ژوب سے لیکر کچلاک تک بن گا اور انشاء اللہ next phase میں وفاقی حکومت کے ساتھ جس طرح ہم نے بات کی ہے۔ کوئی کارڈ یک سینٹر کا بھی کل انشاء اللہ افتتاح ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح، کوئی ہمارا حلقة نہیں ہے مولانا صاحب! لیکن پھر بھی یہاں کے لئے ہم کام کریں گے۔ ہمارے یہاں کو اپوزیشن کے ممبرز کم ہیں اور اپوزیشن کے زیادہ ہیں۔ لیکن کوئی ہمارا شہر ہے اس کے لئے بھی ہم کریں گے اسی طرح چمن سے لیکر جب تک انشاء اللہ یہ dual carriage بھی یہی وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، اس کو سامنے لا لیں گے۔ اور انشاء اللہ آپ یہاں دیکھ رہے ہیں، ہم انشاء اللہ آنے والی وفاقی پی ایس ڈی پی میں جو ایک منصوبہ پورے بلوچستان کا لار ہے ہیں، وہ آپ کے اضلاع بھی کھولیں گے اپوزیشن کی بھی کھولیں گے ہمارے بھی کھولیں گے پورے بلوچستان کے کھولیں گے۔ شاید آپ کو اس منصوبے کا علم ہو گا یا نہیں لیکن آنے والے بلوچستان کے تین، چار مہینے جب یہ چیزیں کھلیں گی بلوچستان کو چیزیں دکھائیں گے۔ میرے دوست اس دن آئے تھے خسرو بختیار صاحب انہوں بڑی ایک اچھی مثال دی انہوں نے کہا تھی وعدہ کرنا یا صرف دکھانا کہ یہ اسکیم پی ایس ڈی پی کی کتاب میں ہے بڑا آسان ہے جو کہ ماضی میں بلوچستان میں ہوئے ہیں۔ 100 روپے کی گنجائش تھی دو ہزار دو ہزار کے خرچے ہم نے دکھادیئے کہ ہم کریں گے۔ اتنی اسکیمیں رکھیں جتنی complete کر سکتے ہیں اور انشاء اللہ ہم اس دفعہ کریں گے۔ ہمارا کیا پلان ہے پی ایس ڈی پی کا، وہ کام رکھیں جو ڈیڑھ دو سال میں بلوچستان کے لوگوں کے کام میں آئے وہ روڈ نہ رکھیں جس کیلئے صرف دس پرسنٹ کمیشن کھالیا جائے۔ یا acceptance کی صورت میں لے لیا جائے۔ authorization اور allocation صرف پانچ فیصد رکھے جائیں۔ ہم اگر اس type کی amount رکھیں گے رکھیں گے کہ وہ اسکیم ایک ڈیڑھ سال کے اندر complete ہو آپ کو فائدہ دے۔ آپ کی گیلری میں لوگ جو اس علاقے سے ہیں ان کو فائدہ دے، یہاں

بیٹھے ہوئے سب لوگوں کو فائدہ دےتاکہ کل کو آپ کو بھی benefit ملے اور ہمیں بھی ملے۔ یہ ہمارا پی ایس ڈی پی کا ارادہ ہے۔ اور اس طرح بے انہا بہت سارے پروگرام ہیں انشاء اللہ ہر سیشن میں کسی نہ کسی ایک chapter کو ہم اٹھائیں گے۔ اُس کو لے جائیں گے اور آگے کی طرف چلیں گے۔ اپوزیشن، yes جیسے میں نے پہلے بھی کہا آپ کا ایک روں ہے۔ آپ اس روں پلے کو کریں گے اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کچھ چیزوں میں آپ کا حق بتا ہے۔ کچھ چیزوں میں ہمارا بھی حق بتا ہے۔ ہم حکومت کریں گے آپ ہماری کمزوریوں کو بھی آگے لاں گے کبھی کبھی آپ بلا وجہ بھی ہم پر شور کریں ہم اس چیز کو accept کر رہے ہیں۔ کچھ چیزوں میں ہمیں آپ کو مل کے بھی چلنا پڑیگا۔ میں صرف ایک ٹویٹ کا حوالہ دونگا۔ ہمارے ایک دوست نے دیا تھا کہ میں نے ایسی بات نہیں کی ہے۔ اور وہ یہ تھی ہم نے کہا تھا کہ بلوجستان کے مفاد میں ہم دونوں مل کے آگے جائیں گے۔ تو انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ ٹویٹ میری نہیں ہے۔ بلوجستان کا مفاد آیا گا۔ آپ کو ہمارے ساتھ ہر صورت چلنا پڑیگا۔ کیونکہ یہ اس صوبے کا مفاد ہے۔ ہاں سرکار ہے ہم سرکار کی ٹریشوری بیٹھ کے ذمہ داران ہیں۔ ہمیں اچھا چلا کیں برا چلا کیں۔ آفیسر زاچھے بھیجیں۔ دیکھیں وہ آپ کی ضرور خواہش ہو سکتی ہے۔ لیکن حکومت پیغمبر چلا رہی ہے۔ ہمیں اپنا وہ space ہے، ہمارا space ہے، ہم اس کو چلا کیں گے کوشش ہم کریں گے ہم نے آج کے دن تک جیسا کہ زمرک خان صاحب نے کہا ہم نے ابھی تک کوئی ایسی پالیسی نہیں اپنائی ہے جس سے ہم زبردستی کی حلقتے میں اس طرح کا ماحول create کریں۔ ہر لحاظ سے کوشش ہماری یہ ہوتی ہے اپوزیشن ہمارے سامنے ہے، آپ لوگ آتے ہیں آپ لوگ سارے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے دوست ہیں اور آپ لوگوں نے بہت سارے کام ان لوگوں کے through کروائے بھی ہوئے۔ کوئی ٹرانسفر ہے، کوئی پوسٹنگ ہے، کوئی کام ہے کوئی ادھر ہے کوئی ادھر ہے، ہوتے رہتے ہیں، لیکن اجتماعی طور پر یہ کہنا کہ حکومت ہر لحاظ سے کچھ نہیں ہے بند ہے فیل ہے نہیں ہور ہے ہیں ظلم ہور ہا ہے۔ سوائے واشک کا میں نہیں کہہ سکتا لیکن اس کے علاوہ جو ایک چیز ہے اُس کے حوالے سے۔

میرزاد علی ریکی: جناب آپ نے بالکل صحیح کہا ہے۔

قائد ایوان: میں اسی لئے کہہ رہا ہوں لہذا آخر میں ایک دفعہ، اچھا! دیکھیں جی! یہ ڈیبیٹ ہے چیزیں ہیں لیکن ہمیں، ایک چیز میں آپ clear بتاؤں کہ اس پی ایس ڈی پی کو انشاء اللہ جس حوالے سے ہم صحیح کریں، یہ کل کو سب کا benefit ہے۔ اس کے اندر اتنی چیزیں ہیں جن کو rationalize کیا جا رہا ہے جو بہت سارے لوگوں کو پسند نہیں ہیں۔ اور میں چاہوں گا کہ آپ ایک پاریمانی ممبر کی حیثیت سے انکو پورٹ نہ

کریں۔ اس کتاب کے اندر بہت ساری چیزیں ہیں، جن کو ہم نے صاف کرنا ہے۔ ہم جس دن اُس کو صاف کریں گے اُس کا کریٹیٹ آپ کو بھی جایگا ہمیں بھی جایگا۔ چند لوگ شاید انکو سوٹ نہیں کرتا لیکن یہ حکومت بلوجستان، بلوجستان کے لوگوں کے مفاد میں ہیں جن پر ہمیں کام کرنا چاہیے۔ میں آخر میں آپ سب کا بڑا مشکلور ہوں اپوزیشن کا کم از کم آج کے دن انہوں نے اتفاق کر لیا اسٹینڈنگ کمیٹیوں کا۔ اور ہم نے ایک بہت بڑا gesture دیا ہے۔ اسٹینڈنگ کمیٹیوں میں، ہم نے آپ کی سب باتیں مان لیں۔ یہاں تک کہ ہر چیز آپ لے گئے۔ تو ہمیں، ہمارا space ہے، ہمارا دل بھی بڑا ہے، ہمارے پاس ایک گنجائش بھی ہے، ہم بھی یہی چاہیں گے کہ اپوزیشن بھی criticize کرے لیکن خدا را اس gesture کو اس ہاؤس کو برقرار رکھیں۔ شور کریں دس دفعہ کریں۔ یہ پلے کارڈز، کل کوشاید بیز زبھی آ جائیں گے، پرسوں کچھ اور آ جائیگا۔ یہ نہ کریں یہ آپ کو سوٹ نہیں کرتا۔ تو میں اُمید رکھوں گا کہ ان چیزوں پر تھوڑی نظر ثانی اپوزیشن بھی کر لے گی۔ بہت بہت شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ۔

ملک سعیدرخان ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): ہمارے ساتھیوں نے مطالہ کیا کہ یہ جو آج پی ایس ڈی پی کے پیپرز یہاں پیش ہوئے ہیں۔ جب تک کمیٹیوں کا اعلان نہیں ہوتا اُس وقت تک کیلیج اگر آپ لیڈر آف دی ہاؤس یا اسپیکر صاحب کل اس پر، ڈیبیٹ کیلئے کوئی کمیٹی بنالیں ہاؤس میں، اُس کے بعد۔ تاکہ یہ جو دو، تین دن سے بحث ہو رہی ہے اس کا بھی لوگوں کی تسلی بھی ہو جائے اور تحفظات بھی۔

قائد ایوان: میرا اپنا مشورہ ہے، کمیٹی آپ کی جو بھی بیٹھے گی ٹھیک ہے وہ ادھر ہی بیٹھے گی۔ آپ کی کمیٹی ہماری تقریباً آج ہمارا فیصلہ ہو گیا ہے۔ میں تو کہتا ہوں اگر اپ ابھی بھی ٹیبل کرالیں تو وہ کمیٹیاں آج نو ٹینفاری ہو سکتی ہیں لیکن ہم نے مشورہ کیا ہے کہ next session جو آ رہا ہے۔ میرے خیال میں تیس تاریخ کو ہے، تیس تاریخ کو پیش کر دیں۔ کمیٹیز بنا دیں اُس کمیٹی کا پہلا اجمنڈا جو بھی آپ کی پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی ہے، وہ ایک دن بلا لیں، آپ ایک دن بحث، چار دن بحث، سب کمیٹی بنا دیں، اُس کا طریقہ کار بنا لیں وہ آپ کیلئے زیادہ بہتر ہے۔ اس حوالے سے جو کمیٹی ہے میرے خیال اس کی وہ ساخت نہیں ہو گی جو کہ ایک اسٹینڈنگ کمیٹی کی ہوتی ہے۔ اب وہ میرے خیال مناسب طریقہ بھی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلیں ناء بلوج صاحب میرے خیال سے بس۔

جناب ثناء اللہ بلوج: جناب اسپیکر! یقیناً قائد ایوان کی تقریر کے بعد تو گوکہ بہت سے تحفظات ہیں لیکن ہم اس پر بات نہیں کریں گے۔ لیکن جو کمیٹی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، یہ اپیش کمیٹی جو ہوتی ہے اسکی حیثیت

اسٹینڈنگ کمیٹی سے مختلف ہوتی ہے۔ اور اس وقت کنفیوژن ہے، آیا ہم شاید غلط ہیں یا آپ صحیح طریقے سے convey نہیں کر پائے یا پی اینڈ ڈی پارٹمنٹ ongoing ہیں۔ تو اس پر میرے خیال میں جو ہاؤس کی کمیٹی بنے گی اُس کی اپنی اہمیت ہوتی ہے۔ اور یہ جو احتجاج اتنے دنوں سے ہو رہا ہے اس کا مقصد اسٹینڈنگ کمیٹیوں کے حوالے سے نہیں تھا۔ اس احتجاج کا مقصد سب سے ---

جناب ڈپٹی اسپیکر: شناہ بلوچ صاحب! ایک بار یہ اسمبلی کی کمیٹیاں بن جائیں کہ جو ان سے پھر آپ لوگ مطمئن نہ ہوئے پھر کچھ کر لیں گے۔

جناب شناہ اللہ بلوچ: اس میں بیشک ہم اے سی ایس صاحب کو بلا لیں گے۔ وہ کیا کہتے ہیں urgent basis پر یہ بہت ہی ترجیحی بنیادوں پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اے سی ایس صاحب کے ساتھ آپ لوگ ویسے بھی میٹنگ کر سکتے ہیں گورنمنٹ والے بھی آپ کے ساتھ چلے جائیں گے۔ آپ لوگ بھی چلے جائیں، میٹنگ میں تو کوئی وہ نہیں ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروزہ فتحہ مورخہ 30 مارچ 2019ء بوقت صحیح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس رات 09:00 بجے 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

